ما شاء الله لا قوة الا بالله

شکر که درین زمان سعادت اقتران کتاب فیض توامان تحفه اهل ایمان ایقان

# تکمیل الایمان فی حصول العرفان

تالیف شریف و تصنیف لطیف

حسب فرمایش جناب محمد حافظ خان صاحب تاجر کتب چوک لکھنؤ

در مطبع قومی واقع لکھنؤ مطبوع گردید

باهتمام منشی محمد ... حسین ... پریس

# فہرست مضامین کتاب مکمل الایمان فی حصول العرفان مولفۂ مولوی محمد عبد الباری صاحب لکھنوی مقبول گ[illegible]

| نمبر شمار | مضمون کتاب | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | نام کتاب و نام مصنف و صاحب فرمائش۔ | ۱ |
| ۲ | حمد و نعت۔ | ۲ لغایت ۳ |
| ۳ | مقدمۂ کتاب | ۳ لغایت ۴ |
| ۴ | باب اول علم اور علما کی فضیلت مین | ۴ لغایت ۱۴ |
| ۵ | باب دوسرا ایمان کے بیان مین | ۱۴ لغایت ۱۷ |
| ۶ | باب تیسرا وضو کے بیان مین | ۱۷ لغایت ۱۹ |
| ۷ | باب چوتھا نماز کے بیان مین | ۱۹ لغایت ۳۱ |
| ۸ | باب پانچوان زکوۃ کے بیان مین | ۳۱ لغایت ۳۹ |
| ۹ | باب چھٹا روزے کے بیان مین | ۳۹ لغایت ۴۶ |
| ۱۰ | باب ساتوان حج کے بیان مین | ۴۶ لغایت ۴۹ |
| ۱۱ | باب آٹھوان تصوف کے بیان مین | ۴۹ لغایت ۵۸ |
| ۱۲ | باب نوان شریعت اور طریقت کے بیان مین۔ | ۵۹ لغایت ۶۰ |
| ۱۳ | باب دسوان توکل کے بیان مین | ۶۱ لغایت ۶۳ |
| ۱۴ | باب گیارھوان صبر کے بیان مین | ۶۳ لغایت ۶۷ |
| ۱۶ | باب بارھوان ریاضت نفس کے بیان مین۔ | ۶۷ لغایت ۷۰ |
| ۱۷ | باب تیرھوان دل کی حقیقت کے بیان مین۔ | |

| نمبر شمار | مضمون کتاب | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۸ | باب چودھوان دل کے لشکر کے بیان مین | ۷۱ لغا[illegible] |
| ۱۹ | باب پندرھوان گوشہ نشینی کے بیان مین۔ | [illegible]۷۴ |
| ۲۰ | باب سولھوان گوشہ نشینی کی آفتون کے بیان مین۔ | [illegible]۷۷ |
| ۲۱ | باب سترھوان ریا اور نفاق کے بیان مین | [illegible]۷۸ |
| ۲۲ | باب اٹھارھوان مرشدون کے آداب کے بیان مین۔ | [illegible]۸۴ |
| ۲۳ | باب اُنیسوان بیان مین آداب مرید کے جو شیخ کے ذمہ ہین۔ | [illegible]۸۸ |
| ۲۴ | باب بیسوان خلق کے بیان مین | [illegible]۹۱ |
| ۲۵ | باب اکیسوان حلم کے بیان مین | [illegible]۹۴ |
| ۲۶ | باب بائیسوان وظائف کے بیان مین | [illegible]۹۹ |
| ۲۷ | باب تئیسوان قبر کے بیان مین | [illegible]۱۰۲ |
| ۲۸ | خاتمۃ الکتاب تمت۔ | [illegible]۱۰۵ |
| ۲۹ | تاریخ کتاب ہذا | [illegible]۱۱۳ |
| ۳۰ | اعلان صاحب فرمائش | [illegible]۱۱۵ |
| ۳۱ | پتہ صاحب فرمائش | ۷۰ |

Marfat.com

# مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

الحمد للہ کہ درین زمان سعادت اقتران کتاب فیض مآب تحفہ اہل ایمان و ایقان اعنی

# [illegible] تحفۃ العرفان

[illegible]

تالیف شریف و تصنیف لطیف [illegible] شاہ محمد علی صاحب لکھنوی نور اللہ مرقدہ

حسب فرمایش محب الفقرا انیس الغربا منشی عبد العلی حنفی نقشبندی لکھنوی والد مؤلف

در مطبع خاص سیٹھ کندن لال واقع متصل گنج لکھنؤ طبع شد

135313



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہزاران ہزار شکر اُس خدای منعم حقیقی کو سزاوار ہی کہ جسنے ایک مشت خاک انسانکو خلعت وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ سے ممتاز فرماکر اپنی قدرت کاملہ کا نمونہ بنایا اور درود نامحدود اُس سردار عالیمقام رسول ذوالاکرام احمد مجتبٰی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جسنے طالبان حق کو صراط مستقیم کا پورا نقشہ دکھایا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین اَمَّا بَعْد حقیر سراپا تقصیر شیخ محمد عبد العلی بلیح آبادی حنفی نقشبندی قادری غفر اللہ ذنوبہ حال وارد کٹڑہ مقبولگنج شہر لکھنؤ خاص الارباب دانش کی خدمت مین عرضپرداز ہی کہ میرے فرزند جگرپیوند شیخ محمد عبد الباری حنفی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ مختصر طالبان راہ مستقیم کیواسطے آیات واحادیث واقوال بزرگان دین کی سند سے تالیف کرکے ایک مقدمہ اور تیئیس ۲۳ باب پر منقسم کیا اور نام اُسکا مکمل الایمان فی حصول العرفان رکھا ہر چند کہ یہ رسالہ حجم مین چھوٹا ہی لیکن مطالب ضروریہ کیواسطے ایک کافی دستور العمل ہی مگر افسوس کہ اُسکی اشاعت بلکہ بعض مضامین کی ترتیب کی نوبت نہ آنے پائی تھی کہ اُس نونہال باغ کامرانی کا صرصر موت ناگہانی نے چمن ہستی سے نام و نشان مٹادیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ چونکہ یہ رسالہ اُس مرحوم کی یادگار ہی جسکی اشاعت کی حسرت کا داغ

وہ مرتے دم اپنے ساتھ قبر مین لیگیا بدین خیال مین نے اُسکو مرتب کیا اور خاتمہ مین اُس مرحوم کے مختصر حالات بطور سوانح عمری کے واسطے آگاہی ناظرین کے اضافہ کردیے اللہ تعالیٰ اُسکی سعی کو مشکور اور اُس مرحوم کو مغفور اور اِس ناچیز کو ماجور فرماوے وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

## مقدمۃ الکتاب

ارباب بصیرت پر مخفی نہ رہے کہ کوئی کام خواہ دینی ہو یا دنیوی جب تک اُسکے اصول سے واقفیت نہو حصول مقصود غیر ممکن ہی اور چونکہ امور دینی بمقابلہ امور دنیاوی مثلاً تجارت وغیرہ مین بوجہ ناتجربہ کاری کے مال کا خسارہ ہو تو یہ ممکن ہی کہ اُس مال کو دوسرے طریق سے حاصل کر سکین یا بالفرض اگر اُسکا بدل نہ بھی ہو سکے تو اُسکا افسوس اپنی زندگی تک ہی جسکی انتہا موت ہی اور امور دینی کا نقصان ایسا نہین ہی نہ اُسکا بدل ممکن ہی اور نہ اُسکے افسوس کی انتہا ہی اسلیے کہ امور دین کا تعلق آخرت سے ہی جب آخرت مین یہ معلوم ہوا کہ ہماری ساری محنت برباد ہوئی تو وہان اُسکا بدل کیا ہو سکتا ہی اور عالم آخرت کی انتہا نہین بلکہ وہ دایمی ہی تو اُس بربادی محنت کے افسوس کی انتہا بھی نہین اور جب یہ مسلم ہی کہ ہر کام کے اصول کا جاننا اُس کام کے شروع کرنیسے پہلے مقدم ہی اور اصول کا جاننا اُسی کام کے جاننے والے کی تعلیم پر موقوف ہی تو ضرور ہوا کہ راہ حق مین قدم رکھنے سے پہلے اُس طریق کے جاننے والے کو تلاش کر کے تعلیم حاصل کرے اور اِسی واقفیت کو علم اور اُسکے جاننے والے کو عالم کہتے ہین اور چونکہ راہ حق کی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اس اُمت کو پہونچی اور وہی اُسکے اصول کے عالم کامل تھے تو ضرور ہوا کہ اسی تعلیم کو آپکے نائب عالمون سے جنکی شان مین آپنے ارشاد فرمایا اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ حاصل کر کے آپکے قدم بقدم چلے تا کہ منزل مقصود کو پہونچے کہ بغیر اتباع

عالم نبیون کے وارث ہین ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وسلم کے منزل مقصود کو ہوچنا غیر ممکن ودشوار ہی

## باب اول علم اور علما کی فضیلت مین

اللہ جل شانہ نے قرآن مجید مین یون ارشاد فرمایا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنی کیا برابر ہین جو علم رکھتے اور جو علم نہین رکھتے ہین ف پس علم کو جہل پر اور عالم کو جاہل پر ہر طرح فضیلت ہی اور دوسرے مقام پر اسطرح فرمایا وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ یعنی ہماری مخلوقات مین ایک جماعت ہی کہ سچی راہ بتاتے ہین اور اسی پر انصاف کرتے ہین ف مراد اس سے وہ عالم ہین جو اچھی فتوی دیتے ہین اور وہ قاضی ہین جو انصاف کرتے ہین اس سے یہ ثابت ہوا کہ سچی راہ عالمون سے ہی معلوم ہوسکتی ہی پس جسکو راہ راست کی تلاش ہو وہ عالم دیندارکی صحبت اختیار کرے اور جب بغیر رہبری علمای دیندار کے وصول الی اللہ کا طریق غیر ممکن ہی تو اہل صوفی کو ضرور ہوا کہ پہلے بقدر ضرورت علم دین حاصل کرے اسکے بعد تصوف کی طرف رجوع کرے کہ بغیر جانے ہوئے حلال وحرام و فرائض وواجبات وارکان اسلام کے اور اُسی کے موافق عمل کرنیکے صفائی قلب کہ تصوف اُسی سے مراد ہی حاصل نہین ہوسکتا اور جس شخص سے طریق صفائی باطن کا حاصل کرنا چاہے اُسمین علم ظاہری اور اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ہو اور بغیر سمجھے بوجھے کسی کو اپنا مرشد نہ بنائے ورنہ اگر کسی خلاف شرع کے پنجہ مین جا پڑا تو خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق ہوگا اسی بارہ مین مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہی ع اے بسا ابلیس آدم روے ہست ۔ پس بہر دستی نباید داد دست یعنی بہت سے شیطان آدمی کے روپ مین ہین پس ہر کسی کے ہاتھ مین اپنا ہاتھ دینا نچاہیے غرضکہ تصوف حاصل کرنیوالا خود بھی علم شرع کا بقدر ضرورت رکھتا ہو اور اُسکا مرشد بھی اہل علم ہو چنانچہ جتنے

Marfat.com

اکابر صوفیہ و مشائخ گذرے ہین وہ سب علم ظاہری کے عالم اور عامل تھے کوئی کام اُنکا خلاف شرع نہ تھا اور اپنے مکتوبات اور ملفوظات مین اپنے معتقدون اور مریدون کو اتباع سنت کی تاکید کرتے رہتے تھے جیساکہ اُنکی عبارت سے ہر موقعہ پر واضح و لائح ہی اور یہان بعض فقرا ے جہال کو یہ خبط سمایا ہوا ہی کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین پس بوجہ نہونے علم کے ایسے خیالات ناقصہ اُنکے دلون مین جم گئے ہین کہ جنکا نکلنا دشوار بلکہ محال ہی بہرحال اسکو خوب غور سے سمجھ لین کہ جب تک علم ظاہری نہوگا علم باطن کا فہم مین آنا غیر ممکن جیساکہ وارد ہی لَا یُعْقَدُ الْبَاطِنُ عَلَی الظَّاهِرِ وَلَا یَکْتَفِیْ بِالظَّاهِرِ عَنِ الْبَاطِنِ کیونکہ علم کی شان یہ ہی کہ وہ شیطان کے کید سے بچاتا ہی چنانچہ سابق کے بزرگون نے ایسا ہی کیا کہ پہلے علم دین حاصل کرنے مین کوشش کی پھر صوفی ہوے پس خوب جانتے ہو کہ شیطان تمھارا اجانی بلکہ آبائی دشمن ہی اس سے مفر بغیر علم کے نہین ہوسکتا اور دشمنی اسکی ظاہری حق تعالی نے قرآن شریف مین اکثر مقامات پر ارشاد فرمایا از انجملہ یہ ہی یَا بَنِیْ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ پس دیکھو کیسی دشمنی اسکی ظاہر ہی ہرگز بغیر علم حاصل کیے ہوے فقیری کیطرف نہ رجوع ہونا کیونکہ فقیہہ سے شیطان کا زور نہین چلتا اور جاہل عابد کو تو آن واحد مین اپنے قبضہ مین لاکر گمراہ کردیتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُّجْتَهِدٍ وَّاَلْفِ وَرِعٍ اور ممکن نہین کہ فضیلت عالم کی بیان مین آئے فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَوْمُ الْعَالِمِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْجَاهِلِ

(سونا عالم کا بہتر ہے جاہل کی عبادت سے)

الغرض اس حدیث سے فقیہہ بدرجہا افضل ہوا جاہل عابدون سے پس اگر فقیہ بھی ہی اور عابد بھی تو اور بھی افضل ہوگا مگر اب فقیہ سچا وہی ہی کہ علم فقہ پر پورے طور سے عمل کرے اور ممنوعات شرعیہ

Marfat.com

سے بچے اور جہان تک ہو سکے اوروں کو بچائے پس ایسا ہی فقیہ شیطان پر شدت کرنیوالا ہوتا ہی ہزار
عابدوں سے اور وہ فقیہ نہین کہ علم حاصل کرکے عالم ہوگئے اور سند بھی مل گئی اور چوغا بھی پہن لیا عمامہ
باندھ لیا اور علم پر خود عمل خاک نہین کرتے تو اُس عالم سے وہ عابد جاہل جو ہر وقت عبادت الٰہی خلوص نیت
سے کرتا ہو اور جو بات فقیہ سے سُن لی اُسپر پورے طور سے عمل کرتا ہو تو اُس عالم سے جو عامل نہین
ہی بدرجہا افضل و بزرگ ہی اور عالم کی شان ہی کہ جاہلون کو شرک و بدعت سے نکال کر حق کی طرف
لاوے اور حرام سے بچاوے یہان برعکس معاملہ درپیش ہی خدا خیر کرے دیکھیے کیا ہوتا ہی کہ بعض
علما خود شرک و بدعت بلکہ حرام مین مبتلا ہو رہے ہین ہاے افسوس ہاے افسوس جاہلون کے
واسطے اُنکا فعل سند ہوتا ہے کہ فلان مولانا یہ کام یون کرتے تھے ہم بھی کرتے ہین اور جواب
دیتے ہین کہ اگر یہ کام خلاف شریعت ہوتا تو مولانا کیون کرتے پس جو کچھ شرک و بدعت اُن جاہلون سے
وقوع مین آتا ہی اُسکا بھی مواخذہ اُسی عالم سے ہوگا کہ جسکو کرتے دیکھکر وہ گمراہ ہوئے اور جب عالم
کی نصیحت سے جتنے لوگ نیک کام کرین گے اُن لوگون کے ثواب کے برابر اُسکو بھی ملیگا اور اُن
لوگون کے ثواب سے کچھ کم نکیا جائیگا پس عالم کو واجب و لازم ہی کہ اپنے عقائد موافق سنت نبوی
اور شرع شریف کے کرے تاکہ لوگ اُسکو دیکھکر وہی روش اختیار کرین نہین تو اس شعر کا
مصداق ٹھہرے گا۔ مخالف سنت نبوی کا کب مصداق رحمت ہو۔ شریعت ہی کسوٹی ہر کھرے کھوٹے
کو کسنی ہی۔ اور اسکا بھی خیال ضرور رہے کہ جاہل سے عالم پر سخت عذاب ہوگا کیونکہ یہ جانتا تھا کہ شریعت
مین اس بات کی ممانعت ہی اور باوجود اسکے اُسکو کرتا رہا اور باز نہ آیا اور جاہل چونکہ ناواقف ہی
اسلیے عذاب اُسپر بہ نسبت عالم کے کم ہوگا ہان جاہل کو اس بنا پر عذاب ہوگا کہ تونے علم دین کیون
نہ سیکھا

نہ سیکھا اسی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم
علم کا ڈھونڈھنا یعنی حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہی
ومسلمۃ اور ایک مقام پر سرور انس وجان یون ارشاد فرماتے ہین اطلبوا العلم ولو کان
علم طلب کرو اگرچہ چین مین ہو یعنی
بالصین اور عالم باعمل کی فضیلت مین یون ارشاد فرماتے ہین العلماء ورثۃ الانبیاء
اگرچہ وہ مقام بہت دور ہو — علما وارث ہین انبیا علیہم السلام کے ۱۲
یہ فضیلت علمائے متبع سنت کے حق مین کافی ووافی ہی اور عالم کی فضیلت مین اللہ تعالے
یون ارشاد فرماتا ہی یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ۔ حضرت
بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبے انکے جو ایمان اور علم رکھتے ہین تم مین ۱۲
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہین کہ علما کے درجے ایمانداروں کے اوپر سات سو
درجہ ہونگے اور ہر درجہ پانچ سو برس کی راہ ہی۔ ایک مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ارشاد فرماتے ہین فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنی رجل من اصحابی اللہ اکبر اپنے
عالم کی زیادتی عابد پر ایسی ہے جیسے میری زیادتی میرے ساتھیون مین سب سے کمتر شخص پر ۱۲
مرتبہ پر غور کرو ایک مقام پر یون ارشاد ہوا ہی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اور بھی وارد ہی
علما میری امت کے انبیا بنی اسرائیل کے مثل ہین ۱۲
یشفع یوم القیامۃ ثلاثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء اس حدیث سے علما
قیامت مین تین شخصون کی شفاعت قبول ہوگی انبیا کی پھر علما کی پھر شہدا کی ۱۲
کی فضیلت شہدا پر سمجھی جاتی ہی مگر یہ وہی علما ہین جنکی تصریح اوپر ہوئی ہی اور یہ علما نہین جنکی حالت
ہو رہی ہی کہ علم پڑھا اور عمل اڑا دیا حریص اعلی درجہ کے ہوگئے خلاف شریعت باتین کرنے پر
موجود ناچ رنگ مین شریک محرم مین ٹال کٹورے بھی تشریف لیجائین اور گانے مین بڑی شان
وشوکت سے شریک ہو رہے ہین حالانکہ آج تک کسی مفتی نے سماع کی اباحت مین فتوی نہین دیا
اور یہان بڑے دعوے سے سماع کی حلت مین رسالے تصنیف کرکے شائع کرادیے ساری
وجہ اسکی یہ ہی کہ اگر سماع کی حرمت مین فتوے دیتے تو رہی سہی آمدنی بند ہو جاتی لاحول ولا قوۃ
الا باللہ پیسے کی لالچ مین دین خراب کر دیا چونکہ عام طور سے یہ مشہور تھا کہ مولوی اور قوالی والے

Marfat.com

صوفیون سے نہین بنتی ہی پس ایسے مولویون نے قورمہ پلاؤ اور روپیہ کی لالچ سے سماع کی حلت مین رسالے چھاپ دیے کہ ہمارا بھی نام صوفیون کے دفتر مین لکھ جاے جب گانے مین شریک ہونگے تو بہرحال نذرین ملین گی اور جہان کہین تشریف لیجائینگے وہان لوگ توقیر کرینگے اور نقد وجنس سے مدد کرینگے خیر اللہ تعالی خود پوچھیگا اُسوقت معلوم ہوگا اب جنکو اللہ نے ہدایت کی ہی تو وہ گانے اور خلاف سنت کامون سے نفرت کرتے ہین اُنکو کہتے ہین کہ یہ وہابی کے پیرو ہین یا اور جو کسی محدث یا فقیہ کی کتاب سنداً پیش کیگئی تو جواب دیتے ہین کہ یہ بھی تو وہابی تھے بہرحال وہابی اسوقت مین اُس شخص کو کہتے ہین کہ جو متبع شریعت محمدی کا ہو اور خلاف شرع باتون سے نفرت کرتا ہو بڑی شرم کی بات ہی کہ علم حاصل کرکے پھر جاہل سے بدتر ہوے جاتے ہین بعض علما کی حرکتون سے جاہل لاحول پڑھتے ہین کیونکہ اُنھون نے ایسی باتین رائج کردین کہ جنکو اکثر جاہل بھی بُرا جانتے ہین اگر اپنے آپ میان مٹھو بنے تو کیا خلق تو لاحول بھیج رہی ہی۔ پس عالم کی شان ہی کہ علم حاصل کرکے اعلیٰ درجہ کا قانع ہوجاوے اور وجہ حلال سے روزی حاصل کرے یہ نہین کہ کیسا ہی پیسہ ہو کہین مل بھر جائے پھر تو صندوق کے اندر داخل ہے یہ نہین سمجھتے کہ حرام کا ہی یا کیسا ہی واقعی یہ بات ہی کوئی ہو جب تک قناعت نہ اختیار کریگا خداوند کریم ہرگز نہ ملے گا حضرت قطب الاقطاب سلطان العارفین مولانا جلال الدین محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہین

؎ بند بگسل باش آزاد اے پسر * چند باشی بند سیم و بند زر * گر بریزی بحر را در کوزۂ * چند گنجد قسمتِ یکروزۂ * کوزۂ چشم حریصان پُر نشد * تا صدف قانع نشد پُر دُر نشد * یہان تو اُسکے برعکس معاملہ ہی روپیہ اور دنیاوی ثروت ہی پیش نظر ہی بس حصول زر کے بہت سے طریقے جاری ہین موت زیست دوسرون کی اُنکے حق ہین دولت کا ذریعہ ہی اب کیا پوچھنا جب کوئی امیر مرا اسقاط وغیرہ کا

حیلہ کر کے مال حاصل کیا چالیسوین مین اُسکا مستعمل اسباب معہ دیگر نقد وجنس کے ہاتھ آیا اُنکی بلا سے
اپنے حلوے مانڈے سے مطلب اس سے کیا غرض کہ وہ کسی رشوت خوار حرامکار وسود خوار کا مال
ہی یا کسی یتیم و بیوہ کا اور جو اللہ کے طالب ہین اُنکو بڑی احتیاط ہی اگر لاکھ روپے بھی ہون تو ایسی
دولت پر وہ پیشاب کر دیتے ہین بلکہ اُنکے نزدیک تمام دنیا کا مال و متاع تھوڑا ہی پس وہی عالم
باعمل ہین اور علم کا نتیجہ بھی یہی ہی چنانچہ حضرت امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی
کہ اللہ تعالے نے دنیا کے مال و متاع کو تھوڑا کہا اور فرمایا قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ اور حکمت
(کہ دنیا کا سامان تھوڑا ہی ۱۲)
اور علم کو بہت نیکی کے ساتھ موصوف کیا اور فرمایا مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا
(جسکو دی گئی سمجھ پس دیگئی اُسکو خیر)
كَثِيْرًا پس عالمون کو چاہیے کہ دنیا دارون کی ملازمت نکرین اور اُنکی خدمتون کا داغ اپنی پیشانیون
(کثیر)
پر نلگوائین کیونکہ اللہ تعالے نے عالمون کو خیر کثیر عنایت فرمائی اور دنیا دارون کو متاع قلیل اور
کیا اچھا کہا ہی کسی کہنے والے نے۔ رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ۞ لَنَا عِلْمٌ وَّلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ
(راضی ہوے ہم اللہ کی تقسیم سے جو اُس نے ہم مین جاری فرمائی واسطے ہمارے علم ہی)
فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ۞ وَاِنَّ الْعِلْمَ بَاقٍ لَا يَزَالُ ۞ علم دادند
(اور واسطے دشمنون کے مال تحقیق مال فنا ہو جائیگا اور علم باقی رہیگا کبھی نہ زائل ہوگا ۱۲)
بادریس وبقارون زر وسیم ۞ شد یکے فوق سماک و دگرے تحت سمک ۞ پس طالبون کو چاہیے کہ علم
دین حاصل کر کے پھر تصوف کی طرف رجوع ہون خبردار خبردار بغیر فقیہ ہوے صوفی نہونا ورنہ پچھتاؤگے
شیخ المحدثین حضرت مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی قادری قدس سرہ العزیز اپنی کتاب مرج البحرین
مین لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ
(جو شخص صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس ضرور بیدین حق سے پھرا)
وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ
(اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس ضرور فرمان سے باہر آیا اور جس نے دونون کو جمع کیا پس تحقیق وہ محقق ہوا ۱۲)
اور فرمایا حضرت امام شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ انسان کو لازم ہی کہ پہلے

Marfat.com

چنگل مارے فقہ اور شریعت پر پھر بلندی حقیقت اور تصوف پر آوے اسلیئے کہ فقاہت مرتبہ اسلام کا ہی اور کلام درجہ ایمان کا اور تصوف درجہ احسان کا اور بھی آپ فرماتے ہین کہ بے علم فقیر کو ہمارے دائرہ تصوف سے نکالدو الغرض وہ صوفی کہان سے گئے جو عالم اور علم شریعت کی مذمت کرتے ہین اور بُرا کہتے ہین حضرت امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب کیمیاے سعادت مین ارشاد فرماتے ہین کہ جھوٹے صوفی جو علم اور علما کی مذمت کرتے ہین وہ قابل قتل ہین اُنکو دائرہ تصوف سے نکالدو کیونکہ انبیا علیہم السلام کا علم کیمیا ہے اور عالمون کا علم سونا۔ اور امام قدوۃ المتاخرین حجۃ المتقدمین ملقب بہ شیخ شہاب الدین سید احمد مغربی برنسی جو اکابر علماے وقت اور اعاظم مشائخ مغرب وسلم الثبوت اُس دیار سے گذرے ہین اپنی کتاب قواعد الطریقہ فی الجمع بین الشریعۃ والحقیقۃ مین یون نقل کرتے ہین کُن فقیهاً صوفیاً ولا تکن صوفیاً فقیهاً اور حضرت سلطان
ہو فقیہ صوفی اور نہو صرف فقیہ یعنی اول فقہ حاصل کر پھر صوفی بنجا ۱۲
العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ جس نے نہ سیکھا علم فقہ اور رجوع ہوا تصوف کی طرف وہ ہمارے مذہب مین نہین اور بدنصیب ہی اور فرماتے ہین حضرت شیخ المشائخ قطب جہان امام ابو علی فارمدی نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہین کامل ہی طریقت مین وہ شخص جو علم فقہ نہ رکھتا ہو اور نہ پیروی کرو اسکی ورنہ تمکو بھی برباد کرے گا اور کتاب طریق محمدی مین وارد ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت کے حضرت ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہین کہ جس نے نہ یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوے اُسکی اس امر تصوف مین اسلیئے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا موافق ہی مقید ہی ساتھ کتاب اور سنت کے اور یہ بھی قول آپ کا ہی کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْہَا الشَّرِیْعَۃُ فَہُوَ زَنْدَقَۃٌ پس اب وہ صوفی جو کہتے ہین
جس طریقہ کو شریعت رد کرے وہ مکر و دغا ہی ۱۲

کہ علم فقہ فقیری کے روبرو کوئی چیز نہین ہے وہ کہان تشریف لے گئے کدھر منھ چورائے ہوئے ہین
ذرا سامنے تو آوین اپنے پیران طریقت کے تو اقوال کو ملاحظہ فرمائین کہ کیا فرما رہے ہین بڑے بڑے
تو یون فرماتے ہین خبردار اب ایسے بیہودہ کلمے ہرگز زبان سے نہ نکالنا ورنہ اپنے پیرون سے بھی مخالف
ہوجاؤگے اور احکام شریعت کی پابندی کو ناچیز سمجھنا بڑی خطا ہی کیونکہ فقہا رحمہم اللہ تعالے نے لکھدیا ہی
کہ اگر کوئی مفتی سے یہ بات کہے کہ اپنے مسئلہ کو طاق پر رکھو تو وہ کہنے والا نزدیک کفر کے ہوجاتا ہی
پھر تصوف کجا اور تمھاری یہ گفتگو کجا جو کہتے ہو کہ اہل شرع مولوی تو ہمارے دشمن ہین اور جب دیکھو
جب یہی کہا کرتے ہین یہ تو فلان مفتی کا قول ہے اور فلان محدث کا یہ قول ہی ہمکو اس سے کیا سروکار ہی
نعوذ باللہ من ذلک اب ہم بہت بڑے قطب الاقطاب کا قول سناتے ہین سنو فرمایا حضرت
محبوب سبحانی غوث الصمدانی مقبول بارگاہ یزدانی سیدنا شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی
رضی اللہ عنہ نے کہ نہ آؤ بغیر علم فقہ حاصل کیے ہوے کوچۂ تصوف مین ورنہ شیطان اپنے کید مین ڈالکر
گمراہ اور برباد کردیگا پس ان اقوال صوفیہ کرام رحمہم اللہ تعالے سے صاف صاف ظاہر ہوگیا کہ بغیر علم
حاصل کیے ہوے ہرگز تصوف کی طرف نہ آوے ورنہ برباد ہوجائیگا اور شیطان اپنے قبضہ مین لاکر گمراہ
کردیگا اسی بنا پر مجھے ایک نقل یاد آئی کہ حضرت غوث الدہر قطب الآفاق مقبول بارگاہ رحمانی سیدنا و مولانا
شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین ارشاد فرماتے ہین کہ
مین ایک بار بعد نماز عصر کے بیٹھا ہوا کچھ اوراد پڑھ رہا تھا کہ یکایک ایک روشنی مکہ معظمہ کی طرف سے
نمودار ہوئی اور اُس مین سے آواز آئی کہ یا شیخ اب تم ریاضت و مجاہدہ نکرو تم مقبول بارگاہ ہوگئے جو
چاہو سو کرو پس مین نے سکوت کیا کہ مین ایک ادنیٰ امتی سے ہون جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

باب حکم موقوفی کا ہنین ہوا حتی کہ قدم مبارک آنجناب کے ورم کر آتے تھے بوجہ قیام شب کے حالانکہ آپ معصوم تھے تو میرے واسطے یہ حکم موقوفی کا کیسا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام شیطان کا ہے پس مین نے لاحول پڑھا وہ روشنی پھٹ گئی اوس مین سے شیطان گرا اور کہا کہ یا شیخ اسی روشنی سے مین نے ہزارون عابدون کو گمراہ کر دیا اگر آپ کو علم نہوتا تو آج آپ کو بھی گمراہ کر دیتا پس اے علم کے دشمنون ذرا اپنی عقل کو زور دیکر غور کرو کہ جب اتنے بڑے شیخ المشائخ غوث الاعظم کو شیطان لعین دھوکا دینے آیا تو ہماری اور تمھاری کیا اصل وحقیقت ہی بموجب مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک پس ہر شخص کو واجب و لازم ہے کہ بغیر علم حاصل کیے فقیری کی طرف قدم نہ رکھے ورنہ ضرور ضرور گمراہ ہو جائے گا اور ہرگز منزل مقصود کو نہ پہونچے گا کیونکہ بہت بڑا دشمن اور رہزن درمیان مین حائل ہی اور اس سے بچنے کیواسطے بغیر علم کے کوئی چارہ ہنین ہے پس طالب پر واجب ہے کہ پہلے علم حاصل کرے حضرت امام حسن بصری قدس سرہ ارشاد فرماتے ہین کہ اگر علما نہوتے تو لوگ مثل چوپایون کے ہو جاتے علما ہی کی شان ہے کہ لوگون کو جہالت سے نکال کر مرتبۂ انسانیت کو پہونچاتے ہین پس علما کو واجب و لازم ہے کہ خود متبع سنت رہین تاکہ اُنکے فیضان صحبت سے عوام بھی راہ راست پر آوین اور اُنکے فرمانے کا پورا اثر عوام کے دلون پر پڑے اور منجملہ فوائد علم کے ایک یہ بھی ہے کہ غرور وتکبر سے دور رہو اور ہر ادنے واعلے سے یکسان برتاؤ کرے چنانچہ اس زمانہ کے بعض علما کو ہم دیکھتے ہین کہ غرور مین سر سے پیر تک بھرے ہین امیرون سے عمدہ طریقے سے اور غریبون سے بے اعتنائی سے حتی کہ غریبون کا اچھی طرح سلام

بھی نہین لیتے کیونکہ غریب متقی اور شب بیدار تہجد گذار تو بیچارے اللہ کے پیارے مولویصاحب سے دور بیٹھتے ہین اور امیر داڑھی منڈے بے نماز شراب خوار مولانا کے برابر مسند پر بیٹھے ہین ہاے افسوس کی بات ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو بالکل بھول گئے امیرون سے محبت رکھنے اور اُنکی توقیر کی وجہ یہ ہی کہ وقتاً فوقتاً اُن سے نذرانے اور تحائف وصول ہوتے ہین غریب کہان سے لاوین تو واقعی بات یہ ہی کہ علم اللہ کے واسطے نہین پڑھا بلکہ ذریعہ دولت کمانے کا پیدا کیا بہر حال جسکو صوفی ہونا ہو وہ پہلے علم حاصل کرے اگر وہ علم محض اللہ کی راہ سمجھنے اور حلال وحرام کے جاننے کے لیے پڑھتا تھا اور مرگیا تو اللہ تعالے اُسکو بہت بڑے محدثون کے برابر ثواب عنایت فرمائے گا اور علم بہت بڑی ریاضت ہی بموجب کلام حضرت ابودرداء صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کے آپ فرماتے ہین کہ اگر مین ایک مسئلہ سیکھون میرے نزدیک تمام رات کی شب بیداری سے اچھا ہی حضرت امام محمد بن محمد غزالی رضی اللہ تعالے عنہ کتاب احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت عمر بن الخطاب رضے اللہ تعالے عنہ نے ہزار شب بیدار روزہ دار عابدون کا مرنا ایسے عالم کی موت سے کم ہی جو اللہ تعالے کے حلال وحرام کا ماہر ہو حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالے عنہ کا قول ہی کہ علم کا طلب کرنا نفل سے افضل ہی اور جس عالم نے علم پڑھکر دنیا کی محبت نہ چھوڑی اُس نے گویا علم بھی نہین پڑھا کیونکہ علم کا فائدہ یہ تھا کہ وہ آخرت حاصل کرتا اور جب آخرت کو اُس نے پس پشت ڈالا تو دنیا ہی کا طالب ہوا اور طالب دنیا سے سواے خطا کے کوئی نیک کام نہین ہوتا چنانچہ بموجب اسی کے آنحضرت صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین حُبُّ الدُّنیا رَاسُ کُلِّ خَطِیۡئَۃٍ دنیا کی محبت ہرگناہ کا سر ہی یعنی جیسے سر سردار ہی تمام اعضا کا ویسے ہی محبت دنیا کی سردار ہی تمام گناہون کی پس آخرت کو دنیا کی محبت سے کنارہ کش ہونا ضروری ہی اسلیے کہ دنیا کی محبت کو حسد لازم ہی اور حسد بہت بُری خصلت ہی اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی حسد نیکیون کو ایسا کھا جاتا ہی جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہی اور حسد کو ہندی مین ڈاہ کہتے ہین یعنی کسی شخص کو آرام و نعمت مین دیکھکر یہ خیال کرنا کہ اس سے یہ آرام و نعمت دور ہوجاوے اور مجھکو حاصل ہو پس جس شخص کو اپنی نیکیان بچانا ہو اُسکو لازم ہی کہ اس بُری خصلت سے اپنے کو دور رکھے اس زمانہ مین یہ بلا عام ہی اللہ تعالی سب کو بچاوے آمین بہرحال انسان کو چاہیے کہ توحید الٰہی کو دل مین جماوے اور اللہ کے حرام و حلال مین تمیز کرے تاکہ خطا سے محفوظ رہے اور چونکہ علم سے یقین واثق اور ایمان کی ترقی ہوتی ہی لہذا بعد علم کے ایمان کا بیان ضروری ہوا اب ہم ایمان کی صفت بیان کرتے ہین کہ مومن کسکو کہتے ہین اور ایمان کیا چیز ہی۔

## باب دوسرا ایمان کے بیان مین

ایمان کہتے ہین دل سے اُن باتون کے سچے جاننے کو جنکے یقین کرنے کے واسطے قرآن و حدیث مین مذکور ہی منجملہ اُنکے اول توحید ہی اور وہ اللہ تعالے کو وحدہ لاشریک جاننا ہی اُسکی ذات و صفات کمال کے ساتھ اس طرح کہ مالک سارے جہان کا اور پیدا کرنیوالا تمام مخلوقات کا ایک ہے اللہ اُسکا نام پاک ہی مارنا جلانا روزی دینا اولاد دینا نفع و نقصان

مختار دلون کا حال جاننا دور و نزدیک سے برابر سُننا اور دیکھنا بیمار کرنا تندرستی دینا
بندون کی مرادین پوری کرنا اسی کے اختیار مین ہے اُسکے کارخانہ مین کسی کو مطلق اختیار
نہین جو چاہے سو کرے اُسکے حکم کا روکنے اور پھیرنے والا کوئی نہین سب اُسی کے محتاج
ہین وہ کسی کا محتاج نہین کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین جو کچھ ہوا اور آیندہ ہوگا سب کی
اُسکو خبر ہی اُسکا کوئی ساجھی نہین سب بُرائیون اور عیبون سے پاک ہے ہمیشہ سے ہی اور
ہمیشہ رہے گا نہ وہ کسی کا ماں باپ ہی اور نہ کوئی اسکا ماں باپ ہے نہ اُسکی جورو ہی حاجات
حیوانی سے پاک ہی کسی کام مین تھکتا نہین اپنے کارخانہ مین کسی وزیر و مُشیر و مددگار کا محتاج نہین
سب کام اُسکی مشیت سے ہوتے ہین اس صفت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پوجنے اور معبود جاننے
کو توحید کہتے ہین جب تک بندہ اس عقیدہ پر مضبوط نہو گا اور اسی کے موافق خداے تعالےٰ
کی پرستش نکرے گا کوئی بندگی اُسکی قبول نہو گی اگر بندہ موحد ہو اور شرک کے لگاؤ
سے بالکل علاحدہ ہو تو اُسکے حق مین آخرت کے وبال سے ایک وقت ضرور امید
نجات کی ہی چاہے تو خداوند تعالےٰ اُسکو اپنی رحمت سے بلا عذاب چھوڑ دے ورنہ
بعد عذاب کے ضرور جنت مین جاویگا اور شرک والا ہمیشہ جہنم مین رہے گا اُسکی
نجات کی امید منقطع ہو چکی ہے۔ توحید ہندی مین ایک جاننے کو کہتے ہین اور شرک
ساجھا کرنے کو کہتے ہین اول مسلمان پر یہی فرض ہے کہ اللہ کی توحید کو جانے اور توحید
اسکو نہین کہتے کہ زبان سے ایک کہے اور حاجتین اور مُرادین غیرون سے مانگے پس
کوئی تو مراد حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے مانگ رہا ہی اور بیڑا مانتا ہی اور کوئی توشہ

Marfat.com

شیخ عبد الحق قدس سرہ کا کوئی شیخ سدو کوئی ہٹیلے سے مرادین مانگتے ہین اور کوئی انبیا علیہم السلام سے کوئی شہدا اُن سے آرے احمقو اسی کا تو نام شرک ہی اور شرک کے دُم نہین لگی ہی بڑے شرم اور غضب کی بات ہی کہ ظاہر مین مسلمان اور باطن مین شرک بنے ہو اللہ عزوجل کے روبرو سب عاجز ہین ہم بعض صوفیون کو دیکھتے ہین کہ وہ اپنے پیرون کو حاضر و ناظر جانتے ہین یہ صریح شرک ہی کیونکہ حاضر و ناظر رہنا یہ اللہ کی شان ہے بندے اگرچہ نبی ہون مگر بے اللہ کے بتلائے کچھ نہین جان سکتے پس جسکو ایمان نہو گا اُسکو ایقان بھی نہو گا اور جسکو ایقان نہو گا اُسکو معرفت نہو گی اور نہ اُسکا علم یہ درجے اور طبقے ہین اور جسکا اسلام ٹھیک ہو گا اُسکا گردن جھکانا اور زبان لینا درست و صحیح ہو گا پس اللہ تبارک و تعالی کا ہر حال مین فرمان بردار ہو جائے اور یہ جو لوگ اکثر غیرون کے نام پر جانور کا ذبح کرنا رائج کیے ہوے ہین مثلاً شیخ سدو کا بکرا ہٹیلے کا مرغا سید احمد کبیر کی گائے یہ بھی خاص ہو اللہ کے واسطے اور روزہ یہ بھی خاص ہے اللہ کے لیے اکثر عورتین مشکل کشا علی کا روزہ رکھتی ہین یہ شرک ہی اور بعض سوا پہر کا بھی رکھتی ہین یہ روزہ شیطان کا ہی کیونکہ روزہ وہی ہی کہ نیت تقرب الی اللہ طلوع صبح سے غروب آفتاب تک ایسے ہی سجدہ خاص اللہ کے واسطے ہی بہر حال اللہ کی بنائی ہوئی چیزون مین فکر و غور کرے تو ضرور ہے کہ اللہ سے ملجاویگا کیونکہ صانع سے مصنوع کا پتہ ملتا ہے اور مومن یقین کرنے والے اور اُسکے پہچاننے والے کی چار آنکھین ہین دو ظاہر کی اور دو باطن کی ظاہر کی آنکھون سے جس چیز کو اللہ نے زمین مین پیدا کیا ہے دیکھتا ہی اور باطن کی آنکھون سے جس چیز کو آسمان مین پیدا کیا ہے دیکھتا ہے پس انسان کو چاہیے کہ پہلے اپنے ایمان کو

Marfat.com

کامل کرے اور مومن بنے تو مومن اسکو کہتے ہین کہ خلاف شریعت محمدی کے کوئی بات نہ کرے جس چیز سے شریعت روکے فوراً رک جائے سرِ مو فرق نہ کرے اللہ کی رضامندی کا طلبگار رہے اُسی کو مومن یعنی ایماندار کہتے ہین اسی کی تعریف مین اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (اور اللہ کے لیے عزت ہے اور اسکے رسول کے لیے اور ایمانداروں کے لیے) بہرحال جب مومن ہوگئے جب ہی عزت والے ہوگے ورنہ ذلت ہوگی اگر ایمان مین کامل نہوئے دیکھو مومن اسکو نہین کہتے ہین کہ وضع مومنون کی ایسی بنالی ہے اور دل مین غلاظت شرک بھری ہی نماز سے کوسون دور وہ لوگ اس عزت کے لائق کہان ہین اس عزت کے لائق وہی ہے کہ جو احکام شریعت کی پابندی دل وجان سے کرے اور فرائض خمسہ پر مستعد رہے پس جب توحید آلہی پختہ ہوئی تو وہ ایمان مین کامل ہوا جب آدمی نے اللہ کی توحید جانی اور اُسکا اقرار کیا اب اُسپر نماز روزہ وغیرہ فرض ہوا پس اب ہم وضو کا بیان کرتے ہین کیونکہ نماز کے واسطے طہارت لازمی ہے اسی سے وضو کا بیان ہوتا ہی اگر وضو نہوگا تو نماز بھی نہوگی

## باب تیسرا وضو کے بیان مین

اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ (بے شک اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالون کو اور دوست رکھتا ہی طہارت کرنیوالون کو) سبحان اللہ اس آیۂ پاک سے کیا فضیلت و بزرگی طاہرون کی پائی جاتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ کے دوست ہو جاتے ہین اسمین ایک لطیفہ باریک ہے یعنی اللہ تعالےٰ نے اول لفظ توابین کا اور متطہرین کا بیان فرماکر یہ اشارہ فرمایا کہ شرک وعصیان سے توبہ کرکے اول طہارت قلبی ہونا چاہیے اور اسکے بعد طہارت جسمانی پس اگر کوئی شرک وکفر سے توبہ

نہ کرے اور طہارت جسمانی کر کے عبادت مین مشغول ہو تو وہ خدا ے تعالے کے قابل قبول نہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُحَدِّثْ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور وضو اور نماز پڑھنے مین کوئی بات دنیا کی نہ لاوے تو اپنے گناہون سے یون نکل جاویگا گویا کہ اُسی روز اُسکی مان نے جنا اور ابوداوٗد نے بروایت عقبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نقل کیا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی وضو کرے اچھی طرح سے پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر کلمہ توحید پڑھے تو اُسکے لیے جنت کے دروازے کھل جاتے ہین جس دروازے سے چاہے اُسکے اندر جاوے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہین کہ اچھا وضو تجھ سے شیطان کو دور کرے گا یعنی احتیاط سے جو وضو کرتا ہے اُس سے شیطان دور ہو جاتا ہے اور حضرت عثمان ذے النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندہ وضو پورا نہین کرنے پاتا کہ اللہ تعالےٰ اُسکے اول و آخر کے گناہ بخشدیتا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جہان تک ہو ہمیشہ باوضو رہنا چاہیے اسلیے کہ جس وقت ملک الموت بندے کی روح قبض کرتا ہے تو اگر وہ بندہ باوضو ہے تو شہید کا مرتبہ ملتا ہی غور کرو کہ باوضو رہنے سے تو شہید کا مرتبہ ملتا ہے تو جو لوگ اکثر نماز ہی مین رہتے ہین اُنکو کیا ثواب و مرتبہ ملے گا پس ممکن نہین کہ فضیلت نماز کی بیان یا تحریر مین آوے ہر شخص کو واجب و لازم ہے کہ

سو بہت احتیاط سے کرے اور بعض لوگ جو وضو اسطرح کرتے ہین کہ جھٹ پٹ ہاتھ مُنھ دھو کر
بدی جلدی پیر دھو لیتے ہین تو مین کہہ سکتا ہون کہ اُنکا وضو کامل ہرگز نہوتا ہوگا اور ایسے وضو سے امید
ثواب کی جاتی رہتی ہے اور جسکا وضو درست نہین ہوتا ہے اُسکی نماز بھی صحیح نہین ہوتی بہرحال
آدمی وضو بہت احتیاط سے کرے اور جب وضو سے بخوبی باحتیاط فارغ ہوا تو اب نماز مین داخل ہو

## باب چوتھا نماز کے بیان مین

حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَاتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ فِیْ
جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ ط جو لوگ اپنی نماز کی محافظت کرتے ہین وہ جنتون مین بزرگی دئیے گئے ہین
یعنی جنت کی نعمتون سے سرفراز ہین اور فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ
وَاظَبَ عَلٰی صَلٰوۃِ الْخَمْسِ حَلَّ لَہُ الْجِنَانُ وَحُرِّمَ عَلَیْہِ النِّیْرَانُ
جس نے مداومت ومحافظت کی نماز پنجوقتہ کی اُسکے واسطے حلال ہوئی جنت اور حرام ہوئی آتش دوزخ
دیکھو مسلمانون اس آیت پاک اور حدیث شریف سے کیا فضیلت نماز کی پائی جاتی ہے خیر اب
ہم سجدے کی فضیلت بیان کرتے ہین اس سے تمکو نماز کی پوری پوری فضیلت معلوم ہوجائے
گی چونکہ سجدہ ایک رکن ہے جسکی یہ فضیلت بیان ہوتی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ
یعنی سجدہ کر اور اللہ کا مقرب ہو پس جسنے سجدہ کیا وہ اللہ کا مقرب ہو گیا اب غور کرو کہ جب سجدہ
کی یہ فضیلت ہے کہ اللہ تعالے کا تقرب حاصل ہوتا ہے تو نماز کی کیا فضیلت ہوگی صحیح مسلم مین بروایت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ مذکور ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بندہ
سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ ہوکر رو تا ہے اور کہتا ہے ہائے مصیبت

اسکو سجدے کا حکم ہوا اور اسنے سجدہ کیا تو اسکو جنت ملی اور مجھکو سجدے کا حکم ہوا اور مین نہ مانا تو مجھکو دوزخ ملی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً یعنی جو مسلمان اللہ تعالے کے واسطے سجدہ کرتا ہی اللہ تعالے اُس سجدے سے اُسکا ایک درجہ اونچا کرتا ہی اور ایک بدی اُس سے دور کرتا ہی اور فرماتے ہین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کہ بندہ زیادہ تر قریب خداے تعالے سے سجدے کے وقت ہوتا ہی حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضے اللہ تعالے عنہم سے مروی ہے کہ وہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے تھے چنانچہ لوگ اسی باعث سے آپ کو سجاد کہتے تھے پس اب غور کرو کہ ایک سجدے کی کیا فضیلت ہو اگر پوری لکھی جائے تو دفتر عظیم ہو جائے اُسپر بھی تمام نہو اور نماز کی فضیلت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی نماز مسلمانون کے لیے معراج ہی سبحان اللہ اے بھائی مسلمانو بڑی بزرگی ہی نماز پڑھنے والے کی دیکھو آپ نے فرمایا ہی کہ ایمانداروں کی نماز معراج ہے اور بھی آپ فرماتے ہین نماز جنت کی کنجی ہی پس جو نماز نہین پڑھتا وہ جنت کے قفل کو کیونکر کھولے گا جبکہ اُسکے پاس اُسکی کنجی ہی نہین ہی اور صحیحین مین بروایت ابی مسعود رضی اللہ تعالی عنہ مذکور ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اعمال سے کونسا عمل افضل ہی آپ نے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی اس زمانہ مین ہم اکثر لوگون کو دیکھتے ہین کہ نماز بہت اخیر وقت مین پڑھتے ہین اور کار دنیا مین مبتلا رہتے ہین ادھر اُدھر کی باتون مین پڑے رہتے ہین اور خصوصًا عصر اور فجر کی تو نوبت ہی تنگ وقت پر پڑھتے ہین پس ایسی نماز سے امید ثواب کی کم ہوتی

ہی بہرحال نماز پر مستعد رہے اور وقت مسنون پر پڑھتا رہے کہ نماز افضل العبادات اور جامع ہی
کل عبادتوں کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز بہت محبوب تھی چنانچہ آپ ارشاد فرماتے ہین
وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز مین ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ نماز
دل وجان سے گذارے اگر اللہ اور رسول اللہ کو رضامند رکھنا چاہتا ہی مسلمان اور کافر مین صرف
نماز کا فرق ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اَلصَّلٰوةُ عَلَمُ الْاِيْمَانِ
نماز پڑھنا نشان ہی ایمان کا اور ارشاد فرماتے ہین لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ
نہین ایمان ہی اُس شخص کا جو نماز نہین پڑھتا۔ اے بے نماز یو اب تم مسلمان کہان رہیگا
کے گوشت کھانے اور لابنی داڑھی رکھنے سے مسلمان نہین ہوتا ہی جب تک اللہ کے فرائض
کو ادا نہ کرے اور متبع شریعت محمدی کا نہو جاے اور یہ بھی خوب سمجھ لو کہ نماز دین کا ستون
ہی بموجب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ مَنْ اَقَامَهَا
فَقَدْ اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ یعنی نماز ستون
ہی دین کا جس نے نماز کو قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو چھوڑ دیا دین کو گرا دیا پس غور کرنا چاہیے
کہ جس نے دین کو گرا دیا وہ مسلمان کہان رہا اب غور کرنے کا مقام ہی کہ جو کوئی نماز نہین پڑھتا ہی وہ گرچہ
لوگون کے نزدیک کیسا ہی بزرگ تصور کیا جاتا ہو مگر اللہ و رسول کے نزدیک مردود و ملعون ابلیس
کا بھائی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ كَفَرَ یعنی جس شخص نے نماز کو جانکر چھوڑا وہ کافر ہوا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک وقت
کی نماز کے تارک کو کافر جانتے ہین اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حبس دائمی کا حکم فرماتے ہین تاوقتیکہ توبہ کرے

Marfat.com

اور بیہقی نے بروایت ام ایمن رضی نقل کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے نماز جانکر چھوڑی اُس سے ذمہ محمدؐ کا بری ہوگیا آہ نماز سے دم چُرانے والو اور نام کے مسلمانو کیا تمکو خبر نہیں کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذمہ بری ہوا اُس سے خدا کا ذمہ بھی بری ہوا پس ایسے شخص کا ٹھکانا سوا جہنم کے اور کہان ہوگا ای بھائی مسلمانو کیون نماز چھوڑکر دوزخ کے مستحق ہوتے ہو اب بھی ایسی حرکتون سے باز آؤ ورنہ بعد مرنے کے کسی کام کے نہ ہوگے دوزخ مین جا پڑوگے جہان کوئی مددگار نہو گا اور جو یہ تم لوگون کے دلون مین سمایا ہوا ہی کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخشوا لینگے اللہ کے محبوب ہین انکو امت کی پاسداری اور غمخواری بہت ہی یہ سب کچھ ہم تسلیم کرتے ہین لیکن شفاعت تو اللہ تعالی کی اجازت پر ہوگی پھر جو شخص اللہ کے فرض کے تارک ہوکر اللہ و رسول کے ذمہ سے نکل گیا تو آپ اُسکی پاسداری و غمخواری کس طرح فرمائینگے خدا تعالے اُسکی شفاعت کی اجازت کیون فرمائیگا چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ یعنی کون ایسا ہی کہ شفاعت کرے اللہ کے پاس مگر اُسکے حکم سے خلاصہ یہ کہ نماز بزرگترین عبادت ہی مصابیح مین مذکور ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو تکبیر اول نماز کی کہتا ہی وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہی گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا جب ثنا کہتا ہی اُسکے ہر ایک رونگٹے کے بدلے حق سبحانہ تعالے ایک سال کے روزہ دار اور شب بیدار کی عبادت کے برابر ثواب عطا کرتا ہی اور جب کہتا ہی أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اللہ تعالی اُسکے نامہ اعمال مین چار ہزار

135313

نیکی کا ثواب لکھتا ہی اور چار ہزار برائیان اس سے دور کرتا ہی اور چار ہزار درجے اُسکے بہشت مین بلند کرتا ہی اور جب سورۂ فاتحہ پڑھتا ہی اُسکے نامۂ اعمال مین ثواب حج و عمرے کا لکھا جاتا ہی اور جب رکوع مین جاتا ہی تو گویا اُسنے اپنے برابر راہ خدا مین سونا صدقہ دیا اور جب تین بار کہتا ہی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ گویا اُسنے جمیع کتب آسمانی کی تلاوت کی اور جب رکوع سے اُٹھتا ہی تو اللہ تعالی اُسکی طرف نظر رحمت سے ملاحظہ فرماتا ہی اور جب سجدے مین جاتا ہی تو گویا اُسنے بدلے ہر آیت قرآنی کے ایک بردہ آزاد کیا اور جب سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہی تو حق تعالے جنون اور پریون کی برابر نیکی اُسکے نامۂ اعمال مین لکھتا ہی اور اُسی قدر اُسکی بدیان دور کرتا ہی اور اُسی قدر اُسکے درجے جنت مین بلند کرتا ہی اور جب وہ جلسہ کرتا ہی اور تشہد پڑھتا ہی اللہ تعالے اُسکو ثواب صبر کرنے والون کا مرحمت فرماتا ہی اور جب سلام دیتا ہی اور نماز سے فارغ ہوتا ہی تو آٹھون دروازے جنت کے اُسکے لیے کھولے جاتے ہین جس دروازے سے چاہے اُسمین داخل ہووے ارے غافلو ایسی نعمت کو کیون کھوتے ہو یہ نہ سمجھنا کہ بغیر نماز کے نجات ہو جایگی بعد توحید کے اللہ تعالے نماز ہی کا حساب لیگا چنانچہ پوچھیگا حدیث نبوی شاہد ہی اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بَعْدَ التَّوْحِیْدِ الصَّلٰوۃُ یعنی پہلے جس چیز کا بندہ سے حساب ہوگا وہ بعد توحید کے نماز ہی نماز کی قرآن مجید اور حدیث شریف مین تعریف اور تاکید جابجا ہے اُس سے غفلت و بے پروائی نکرنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہی کہ بے نمازی کے کلمے اور امانت اور خیرات اور روزے کو اللہ تعالے قبول نہین کرتا اللہ اور تمامی پیغمبر اُس سے بیزار ہین اور بھی وارد ہی کہ فرمایا رسول

بقول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قیامت مین گنہگارون کا مُنہ کالا ہوگا مگر سب سے زیادہ بے نمازی
روسیاہ ہونگے حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
شخص نماز کی محافظت اور احتیاط نہین کرتا ہی اُسکے لیے نہ نور ہوگا اور نہ حجت اور ہوگا وہ قیامت مین
فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ اللہ محفوظ رکھے اس حدیث کے وعید مین وہ لوگ بھی
داخل ہین جو نماز اچھی طرح نہین گذارتے ہین یعنی رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ اچھی طرح نہین کرتے اور
بیدلی سے پڑھتے ہین دل کہین ہی اور خود ہاتھ باندھے کھڑے ہین یا رکوع و سجدہ مین ہین تو جو نماز
ایسی ہو اُسکا پڑھنا نہ پڑھنا یکسان ہی چاہیے کہ دلجمعی کے ساتھ پڑھے حضرت سلطان الفقہا امام
ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین کہ ایک مرد نے ابلیس سے پوچھا کہ مین تیرے
برابر ہونے کا قصد رکھتا ہون اُسنے جواب دیا کہ اگر تو ہوا پر اُڑنا چاہتا ہی اور ہر فرد بشر کے اعضا
اور سارے بدن مین خون کی طرح پھرنے کا ارادہ رکھتا ہی تو نماز کو چھوڑ اور جھوٹی قسم کھا پس
معلوم ہوا کہ بے نمازی اور جھوٹی قسم کھانے والے شیطان کے بھائی ہین اس زمانہ مین بہت
کم لوگ ایسے ہین کہ جو اس سے بچے ہون اول تو یہی ہی کہ اکثر نماز نہین پڑھتے اور جو پڑھتے
ہین وہ دلجمعی کے ساتھ نہین پڑھتے ہین تو وہ بھی بے نمازی ہین اب رہی جھوٹی قسم تو اس کا
شیوہ کرلیا ہے بے ضرورت قسم کھانے کی عادت کر رکھی ہی اور عدالت مین جھوٹی گواہی
قسم کھا کر بیان کرتے ہین کتاب ترغیب والترہیب مین وارد ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ نماز
اُس شخص کی قبول ہوتی ہی جو میری بزرگی اور عظمت کے واسطے پڑھتا ہے اور دنیا کے
دکھانے کو دراز نہین کرتا اور گناہون مین دن رات نہین گذارتا بلکہ میری یاد و ذکر مین کاٹتا

بیوہ عورتوں اور یتیموں مسکینوں مسافروں پر رحم کرتا ہے اُسکا نور آفتاب کے نور سے
بڑھ کر ہوگا اُسکو عزت کا لباس پہناوینگا فرشتے اُسکی حفاظت کرینگے اُسکو ظلمت اور تاریکی
سے نکال کر روشنی اور نور بخشونگا جہالت سے نکال کر علم اور حلم عنایت کرونگا جنتون مین
جیسے جنت الفردوس افضل و بہتر ہے ویسے ہی جنتیون مین وہ شخص افضل ہوگا نماز نیکی اور
ثواب کی راہ دکھاتی ہے نماز کا اجر نور ہے قیامت کو اپنے صاحب کی شفاعت کریگی یعنی پڑھنے والے
کو اللہ تعالے اُسے بخشوائیگی اور جس طرح ہر شخص اپنے اعمال سے پوچھا جائے گا اُسی طرح اپنے
ماتحتون کی بابت بھی پوچھا جائیگا مثلاً جس مرد کے عورت ہے اور اولاد ہے اُنکی بابت بھی پوچھا
جائیگا کہ تونے انکو کس راہ پر لگایا اگر اچھی راہ پر لگایا ہوگا تو اُسکا بھی ثواب پائیگا ورنہ الزام
پاکر عذاب پائیگا اللہ تعالے فرماتا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ یعنی مرد حاکم ہین
عورتون پر پس مردون کو چاہیے کہ خود بھی نماز پر مستعد رہین اور اپنی عورتون پر بھی تاکید
رکھین اور اگر وہ کسی طرح بے توجہی کرین تو اُنپر سختی کرین جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ آخرت مین دونون
میان بی بی نمازی جنت مین تختون پر آرام کرینگے جیسا کہ اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہے هُمْ
وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ یعنی ایمان والے مرد اور انکی بیبیان
درختون کے سایے مین تختون پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے اے پیارے مسلمان بھائیو
یہ کیسی خوشی کی بات ہے کہ جیسے یہان دنیا مین بیبیون کے ساتھ اکٹھا ہو ویسی ہی اگر دونون
اللہ تعالی کے فرمانبردار بندے رہوگے تو جنت مین بھی تمھارا جوڑا جدا نہوگا کتاب طبرانی مین
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز جماعت کی پانچون

وقت پڑھے گا اول گروہ کے ساتھ بجلی کی طرح پل صراط پر گذر جائیگا اور قیامت کے دن
اس صفت سے آئے گا کہ منھ اُسکا چودھوین رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا اس
حدیث سے نماز جماعت سے پڑھنے کی کیا فضیلت پائی گئی اور دوسرے مقام پر یون
ارشاد ہی تَکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا تکبیر اولے دنیا سے
اور جو کچھ دنیا مین ہے اُس سے بہتر ہے ف یعنے اللہ تعالے کے نزدیک تمام دنیا اور
اُسکی سب چیزون سے بڑھکر ہے تکبیر اولے کیا ہے نماز کی نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہنے
کو تکبیر اولے کہتے ہین پس جو شخص امام کے ساتھ نیت باندھتے وقت نماز مین شریک ہوا
اُسنے پہلی تکبیر پائی ہم دیکھتے ہین کہ اکثر لوگ جب امام نیت کر چکتا ہو اور الحمد شریف بھی پڑھ لیتا
ہے تو وہ کھڑے آپس مین باتین کیا کرتے ہین اور جب دیکھتے ہین کہ اب قریب ہی کہ امام
رکوع مین جائیگا اُسوقت شریک ہوتے ہین وہ اُس تکبیر کے ثواب سے محروم رہتے
ہین اُنکو امام کے ساتھ ہی نماز مین شامل ہونا تھا حضرت مولانا الشیخ ابو بکر واعظ سندھی
رحمۃ اللہ علیہ کہ سرآمد علمائے نامدار اور مستند فقہائے روزگار سے ہین اپنی کتاب انیس الواعظین
مین فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی تارک الجماعت کا منھ قبر مین قبلے
کی جانب سے پھیر دینگے خبردار ہو جاؤ اے گھر مین بلا ضرورت کے نماز پڑھنے والو جماعت
کی فضیلت کیون نہین لیتے جماعت پر جناب حق سبحانہ تعالے جل جلالہ وعم نوالہ کی رحمت
ہوتی ہے حتی الوسع جماعت ہی کے ساتھ نماز پڑھا کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد
فرماتے ہین تَارِكُ الْجَمَاعَۃِ مَلْعُوْنٌ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَ

Marfat.com

الفرقان وتارک الجماعۃ یمشی فی الارض والارض تلعنہ و
ینظر الی السماء والسماء تلعنہ تارک الجماعت لعنت کیا گیا ہے توریت اور انجیل اور
زبور مین اور قرآن مین اور ترک کرنیوالا جماعت کا چلتا ہے زمین مین اور زمین اسکو لعنت
کرتی ہے اور دیکھتا ہے آسمان کی طرف اور آسمان اسپر لعنت کرتا ہے ف یعنی اہل زمین
اور آسمان اسپر لعنت کرتے ہین پس اسے بے عذر جماعت کے چھوڑنیوالو گھرون مین
نماز پڑھنے والو کیون ملعون ہوتے ہو صحیحین مین بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگون کو بعض نمازون مین نپایا تو فرمایا
کہ مین یہ چاہتا ہون کہ کسی شخص کو لوگون کی نماز پڑھانے کو مقرر کرون اور خود ان لوگون کو تلاش
کرون جو نماز مین نہین آتے اور انکے گھر پھونک دون اللہ اکبر کیا سخت تاکید ہے نماز جماعت
کی پس ہرگز نماز فرض بے عذر گھر مین نپڑھو ورنہ روح مطہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ناراض ہوجائیگی اور نماز جماعت سے پڑھنے مین تنہا کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ثواب
ہے بموجب حدیث شریف - صحیحین مین بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما وارد ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوۃ الجمیع تفضل صلوۃ المنفرد بسبع
وعشرین درجۃ یعنی جماعت کی نماز تنہا کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہے
اے بھائی مسلمانون نماز جماعت سے ہمیشہ پڑھا کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بہت تاکید فرمائی ہے صحیح ترمذی مین بروایت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہا وارد ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من صلی اربعین یوما الصلوات

Marfat.com

فِی جَمَاعَۃٍ لَا تَفُوْتُ فِیْھَا تَکْبِیْرَۃُ الْاِحْرَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَآئَتَیْنِ بَرَآءَۃً مِنَ النِّفَاقِ وَ بَرَآءَۃً مِّنَ النَّارِ جو شخص چالیس روز نماز مین جماعت سے پڑھے اس طرح سے کہ تکبیر اولے فوت نہو اللہ تعالٰے اُسکے لیے دو علیحدگی لکھدیتا ہے ایک نفاق سے علیحدہ رہنا دوم آگ سے علیحدہ رہنا یعنی اُسکو اللہ تعالٰے نفاق سے بری رکھے گا اور جہنم سے بچالیگا کتاب احیاء العلوم مین مسطور ہے کہ سابق کے بزرگان دین سے اگر تکبیر تحریمہ فوت ہو جاتی تھی تو تین دن اپنے نفسون پر سختی کیا کرتے تھے اور اگر جماعت فوت ہوتی تھی تو سات دن اور چاہیے کہ جماعت ایک دوسرے سے ملکر اور سیدھی صف باندھکر کھڑا ہو ورنہ جس قدر فرق ہوگا اُسیقدر اللہ تعالٰے دلون مین فرق پیدا کرے گا اور جسقدر صف مین ٹیڑھا پن ہوگا اُسیقدر دلون مین ٹیڑھا پن ہو جائے گا اور مسلمانون کے دلون مین باہم فرق اور کجی ہونا علامت نفاق کی ہے اور نفاق بہت بُری بلا ہے منافقین کی مذمت قرآن مجید و حدیث شریف مین وارد ہی چنانچہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے طبقے مین ہین اور نماز و جماعت مین سستی کرنا اور شوق دل سے نہ پڑھنا یا لوگون کے دکھانے کو پڑھنا بھی نفاق کی علامت ہے حضرت امام ابن حجر رضے اللہ تعالٰے عنہ کتاب زواجر مین لکھتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مرد یا عورت نماز مین سستی کرے اور دل کے شوق و محبت سے وقت پر نہ ادا کرے اُسکو اللہ تعالٰے پندرہ عذابون مین گرفتار کرے گا اُسمین سے چھ عذاب دنیا مین اول عمر مین برکت نہوگی دوم اُسکے چہرے سے صالحون کی نشانی جاتی رہے گی سوم نیکیون کا اجر

نہین ملے گا چہارم اُسکی دعا قبول نہوگی پنجم رحمت کے فرشتے اُس سے بیزار ہونگے ششم
اسلام مین کچھ حصہ نہ ملے گا یعنی اسلام کی خوبیون اور نعمتون سے بے نصیب رہے گا
اور تین موت کے وقت ہونگے اول ذلیل اور خوار ہوکر مرے گا دوم مفلس اور بھوکا ہوکر مریگا
سوم ایسی پیاس کی شدت ہوگی کہ اگر تمام دنیا کا پانی پی جائے گا توبھی تشنگی کم نہوگی تین
عذاب قبر مین ہونگے اول قبر اُسکو ایسا دبائے گی کہ دونون پسلیون کی ہڈیان ملجائینگی دوم
اُسکی قبر مین آگ ہوگی کہ رات دن اُسمین جلے گا سوم حق تعالے اُسپر ایسے فرشتے کو مسلط
کرے گا کہ اُسکی آنکھین انگارے کی طرح ہین اُسکے ناخن لوہے کے ہین ہر ایک ناخن کی
لمبائی ایک دن کی راہ ہوگی اُسکے پاس لوہے کا گرز ہوگا اُسکی آواز رعد بجلی کے گرجنے
کی طرح ہوگی مردے سے کہے گا میرا نام شجاع اقرع ہے مجھکو اللہ تعالے نے تجھپر عذاب کرنے
کو بھیجا ہے تو نے نماز کیون نہین پڑھی تھی یہ کہکر گرزون کی مار اس ترتیب سے دے گا
کہ فجر کی نماز کے لیئے فجر سے ظہر تک اور ظہر کی نماز کے واسطے ظہر سے عصر تک اور عصر
کی نماز کے واسطے عصر سے مغرب تک اور مغرب کی نماز کے لیے مغرب سے عشا تک
اور عشا کی نماز کے بدلے عشا سے فجر تک جسوقت مار پڑیگی شترگز زمین مین دب جائیگا
فرشتہ اپنے ناخنون سے اُسکو لگائے گا پھر مارے گا پھر وہ زمین مین دھنس جائے گا
پھر ناخن سے نکالے گا اسیطرح قیامت تک یہی عذاب کرتا رہے گا محشر کو جاتے وقت
تین عذاب ہونگے اول اللہ تعالے اُسپر ایک فرشتہ مقرر کرے گا وہ فرشتہ اُسکو
اوندھے مُنھ موقف کی طرف کھینچے گا تمام خلق اُسکی طرف نظر کرے گی حق تعالے بھی

اُسمقام کا نام ہے جہان آدمی قیامت مین فیصلے کے واسطے کھڑے ہونگے ۱۲

Marfat.com

غضب سے دیکھے گا دوئم اللہ تعالےٰ اُسکا حساب سختی اور طول کے ساتھ لے گا سوئم اللہ تعالیٰ
کے روبرو دوزخ مین جائیگا دوسری روایت مین یون ہے کہ اوّل عذاب کے فرشتون
مین سے ایک فرشتہ ایسی زنجیر ہاتھ مین لے کر آئے گا کہ اگر ایک کڑی اُسکی دنیا مین گرے تو
تمام دنیا جل جائے وہ زنجیر اُسکے گلے مین ڈال کر اوندھے مُنھ دوزخ کی جانب گھسیٹتا لیجائیگا
اور کہے گا کہ یہی عذاب ہے ایسے آدمی کا جو خدا کے فرض کو ضائع کرے دوئم حق تعالےٰ اُسکی
طرف نظر رحمت نہ کرے گا سوئم وہ پاک نہو گا اور سخت عذاب پائے گا پس اے بھائیو
غور کرلو کہ جو اللہ تعالےٰ کے فرائض کو ادا نہ کرے گا اُسکا یہی حال ہوگا یعنی نماز روزہ حج زکوۃ
لیکن حج اُسپر فرض ہو کہ جو راہ خرچ پر قادر ہو اور حج تمام عمر مین ایک مرتبہ فرض ہے
اور زکوٰۃ صاحب نصاب پر اور نماز روزہ ہر غریب امیر عاقل بالغ سب پر فرض ہے اسکا
تارک سخت گناہگار ہی اور منکر اسکا کافر ہے یہ بھی خوب غور سے سمجھ لو کہ جسقدر اسکا ثواب
ہے ویسا ہی اسکے تارک پر عذاب ہی اور نماز کی اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین بیشمار
مقامون پر تاکید فرمائی ہے اب ہم فضیلت نماز مین ایک حدیث جامع نقل کرکے اس
بیان کو ختم کرتے ہین حضرت جعفر بن محمد اپنے باپ وہ اپنے دادا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ
عنہم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز حق تعالیٰ
کی خوشنودی۔ فرشتون کی روشنی۔ پیغمبرون کا طریقہ۔ معرفت کا نور۔ ایمان کی اصل۔ دعا کی
اجابت۔ اعمال کی قبولیت۔ رزق کی برکت۔ دشمنون کے مقابلے کو ہتھیار۔ شیطان کی کراہت۔
ملک الموت کے درمیان شفاعت۔ قبر مین قیامت تک چراغ ہی۔ قیامت کے دن سایہ

Marfat.com

اج ہوکر سر پر اور لباس ہوکر بدن پر اور نور ہوکر نمازی کے سامنے دوڑے گی۔ دوزخ
اڑ حق تعالے کی حضور مین حجت اور سند ہوگی۔ اعمال تولنے کے وقت پلہ میزان مین وزن
راط سے پار اُتارنے والی۔ جنت کی کنجی ہوگی۔ بے شک نماز تسبیح اور تحمید اور تقدیس
تمجید اور قرارت اور دعا اور انکساری ان سب چیزون پر شامل ہے اللہ اکبر کیا فضیلت
ںانکی ہے اور نماز کے پڑھنے والون کی کیا بزرگی ہے پس اے بھائیو نماز پڑھو اپنی حجوڑو
رلڑکون کے مستعد ہو اللہ تعالے اپنے فضل و کرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صدقے سے ہم سب مسلمان بھائیون کو اپنی طاعت کی توفیق عطا فرماوے کہ دل کے
شوق کے ساتھ خشوع و خضوع سے نماز ادا کرکے اُسکی رضامندی کے مستحق ٹھہرین آمین
رب العالمین۔ اور چونکہ اللہ تعالے نے نماز کے ساتھ ہی زکوۃ کا ذکر قران پاک مین جا
بجا فرمایا ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ اِسکے بعد اسی کا بیان لکھا جاوے۔

## باب پانچوان زکوۃ کے بیان مین

تیسرا رکن اسلام کا زکوۃ ہے یہ بھی مثل نماز کے فرض ہے جو اسکی فرضیت کا منکر ہو وہ کافر
اور نہ ادا کرنے والا زکوۃ کا فاسق نماز عبادت بدنی ہے اور زکوۃ عبادت مالی نماز امیر غریب
سب پر فرض ہے اور زکوۃ فقط امیرون پر فرض ہے اور غریبون پر نہین چنانچہ اللہ جل جلالہ
وعم نوالہ اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ
وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ قائم کرو نماز کو یعنی نماز پڑھو اور دو زکوۃ کو اور رکوع کرو ساتھ
رکوع کرنے والون کے اللہ تعالے نے نماز کے ساتھ زکوۃ کو ذکر فرمایا اس سے یہ بات معلوم

Marfat.com

ہوئی کہ فرضیت مین نماز و زکوۃ یکسان ہین یعنی جیسے فرضیت نماز کی قطعی ہے اسی طرح زکوۃ
کی بھی فرضیت قطعی ہی مگر ہان زکوۃ مثل نماز کے ہر غریب و امیر پر فرض نہین ہی بلکہ اس مین تفصیل
زکوۃ فرض ہوتی ہی اُس شخص پر جو مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب اُسکے ضروری خرچ
سے زائد ہو اور اُسپر پورا ایک برس گذرا ہو نصاب ایک مقدار معین کو کہتے ہین جب
شرع نے زکوۃ مقرر کی ہے پس چاندی کی نصاب ساڑھے باون تولہ ہی خواہ اسی قدر
وزن روپیہ نقد ہو یا زیور یا چاندی اور سونے کی نصاب ساڑھے سات تولہ ہی خواہ اسقدر
وزن کی اشرفی ہون خواہ زیور خواہ سونا ایسے مالدار پر چالیسوان حصہ ادا کرنا ہوتا ہے جب
اسقدر مالیت اپنے کھانے کپڑے اور اُن لوگون کے خرچ سے جنکا روٹی کپڑا اُسکے ذمہ
ہے بچ رہے اور سال پورا اسپر گذرے پس جس شخص کے پاس اس قدر مال ہو لیکن
اُسکے ضروری خرچ سے زائد نہین ہی مثلاً جب تک سال پورا ہو وہ صرف ہو گیا تو اُسپر
زکوۃ نہین ہے یا وہ اسقدر یا اس سے زائد کا قرضدار ہی تو بھی اسپر زکوۃ نہین ہے
اسیطرح اگر کوئی صاحب نصاب تھا اور سال تمام ہونے سے پہلے غریب ہو گیا تو اُسپر
زکوۃ نہین اگر کسی کے پاس سونا ہی مگر پورے نصاب بھر نہین اور اسی طرح چاندی بھی ہی
تو دونون کا بھاؤ کرکے نصاب قائم کرے اور زکوۃ ادا کرے اگر کسی کے پاس سونا
چاندی نہو مگر سوداگری کا مال اسقدر ہو تو زکوۃ واجب ہوگی نصاب سے کم پر زکوۃ نہین ہی
اور جو مالدار ہو کر زکوۃ نہ دے اسکے حق مین اللہ سبحانہ تعالے ارشاد فرماتا ہے
وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

[فبش]رهم بعذاب الیم یوم یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها
[ج]باههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما کنزتم لانفسکم
[ف]ذوقوا ما کنتم تکنزون ٭ یعنی جو لوگ سونے روپیے کے خزانے
[ر]کھتے ہین اور خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے زکوۃ نہین دیتے اُنکو بشارت دیجئے آپ
[ا]ے محمد عذاب دردناک کی جس روز گرم کیے جائین گے خزانے اور داغی جائینگی
اُس سے اُنکی پیشانیان اور پہلو اور پیٹھین یہ وہی ہے جسکو تم گاڑا اپنی جانون کے واسطے
رکھتے تھے پس چکھو جسکو گاڑتے تھے۔ جو لوگ مالک نصاب کے ہو کر زکوۃ نہین ادا کرتے
ہین اُنکے حق مین یہ وعید ہے دیکھو اللہ تعالے نے کتنی آسانی رکھی ہے کہ جب بقدر
نصاب کے مال ہو اور حاجت ضروری سے زائد ہو اور اُسپر سال بھی پورا گذرے
اُسوقت چالیسوان حصہ ہے مقام غور ہے کہ مال دیا ہوا خدا ہی کا ہے اُسی کے اختیار
مین ہے جبکا مال چاہے سب برباد کردے اُسنے اگر اُسکے شکرانہ مین اتنا خرچ کرنے
کو کہا تو کیون ناگوار ہوتا ہے حالانکہ وہ وعدہ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم البتہ اگر تم شکر
گذاری کروگے تو مین ضرور ضرور زیادہ کرونگا پس ایسے وعدہ راسخ پر بھی خرچ نہین کیا
جاتا ہے تو معلوم ہوا کہ تمکو خدا کے وعدہ پر یقین نہین ہے اور جسکو خدا کی سچائی پر یقین نہو وہ
کیونکر مستحق جنت کا ہوگا اسی واسطے اُس نے فرمایا وان کفرتم فان عذابی لشدید اور اگر
ناشکری کروگے تو میرا عذاب البتہ سخت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین
کہ مین نے بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا ہے کہ مین بخیل اور زکوۃ نہ دینے والے پر

اور دیوث پر حرام ہوں صحابہ رضی نے پوچھا یا رسول اللہ دیوث کون شخص ہے فرمایا جو شخص اپنے
گھر والوں کی بدفعلی دریافت کرکے خاموش ہو رہے مثلاً کسی کی جورو یا بہو یا بیٹی یا بہن بدچلن اور
آوارہ ہو اور وہ اُسکو جائز رکھتا ہے اور غیرت نہیں کرتا کہ اُسکو نکال باہر کرے اور اُس سے
ترک تعلق کرے تو ایسے بیحیا کو دیوث بولتے ہیں صحیح مسلم میں بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ
مذکور ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال جمع کرنے والے پشت سے
داغے جائینگے کہ پسلیوں سے نکل جائے گا اور گدّی کا داغ ماتھے سے نکل جائے گا
اس حدیث میں مال جمع کرنے والے لوگوں سے وہی مراد ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے ہیں
اور کوئی اس سے یہ نہ سمجھے کہ مال جمع کرنا ہی گناہ ہے بلکہ جو لوگ مالدار ہیں مال جمع کرتے ہیں
اور زکوٰۃ اُسکی ادا کرتے ہیں وہ غریبوں سے زیادہ ثواب حاصل کرتے ہیں ایک عبادت
بدنی کا اور دوسرے عبادت مالی کا اور علاوہ زکوٰۃ کے اور بھی صدقہ دے کر ثواب
کما سکتا ہے پس اے مسلمانو اگر تم لوگ علاوہ زکوٰۃ کے اور صدقہ بھی دو تو وہ بھی محض فی
سبیل اللہ دینا احسان ہرگز نہ جتانا ورنہ ثواب ہرگز نہ پاؤگے اور وہ ضائع ہو جائے گا
بموجب آیہ کریمہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ
الْاَذٰىۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اے ایمان والو اپنی خیراتوں کو احسان اور ایذا اسکے بدلے نہ مٹاؤ جیسے
وہ شخص کہ اپنے مال کو لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ اور پچھلے دن پر
یقین نہیں رکھتا بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر کسی موقع پر کسی کے ساتھ جو سلوک کرتے

Marfat.com

ہین تو اُسکو پیش نظر رکھتے ہین جب کبھی ایسا اتفاق پڑا کہ اُس سے تکرار ہوئی یا کوئی غرض اس سے
متعلق ہوئی اور وہ پوری نہوئی تو کہہ بیٹھتے ہین کہ تم وہی ہو ہمنے تمھارے ساتھ فلان روز ایسا
سلوک و احسان کیا تھا ایسی باتون سے اللہ تعالے نے منع فرمایا خیرات دینے مین آخرت
کے سوا دنیاوی فائدے بھی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اَلصَّدَقَۃُ
تَسُدُّ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الشَّرِّ خیرات ستر دروازے بدی کے بند کرتی ہے اور یہ
بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ سخی کے گناہ کا خیال نکرو کیونکہ جب وہ
لغزش کرتا ہے تو اللہ تعالے اُسکا ہاتھ پکڑ لیتا ہے جب وہ مفلس ہوتا ہے تو اُسکی کشایش
کرتا ہے جود و سخا بڑی نیک خصلت ہے یہ اُسکو میسر ہوتی ہے جسکو اللہ تعالے نیک توفیق
دیتا ہے اور دنیا و آخرت کی دولت بخشتا ہے جو شخص کسب حلال اور پیاری چیز سے
سخاوت کرتا ہے اُسکا مرتبہ بہت ہی بڑا ہے اور بخیل کے حق مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ آسمان سے ہر روز لعنت اُترتی ہے ایک لعنت یہود
اور نصاریٰ پر باقی زکوۃ ندینے والے پر ہے مال کی زکوۃ دینے والا اللہ کا دوست ہے
دوزخ کے عذابون سے محفوظ ہوکر جنت مین داخل ہوگا زکوۃ ندینے والا شیطان کا
دوست اُسکا خزانچی ہے زکوۃ ادا کرنے والا اگر مرجائے اور اُسکا مال اُسکے وارثون
کو ملے تو وہ چاہین زکوۃ دین یا ندین مگر قیامت تک فرشتے اُسکی نیکیان لکھتے رہین گے
زکوۃ نہ دینے والا جب مرجائے تو اُسکے وارث چاہے زکوۃ دین یا نہ دین مگر اُسکے واسطے
فرشتے گناہ لکھتے رہین گے جو شخص خوف خدا سے زکوۃ دے قیامت مین وہ زکوۃ اُسکے

لیے نور ہوگی اور اُسکی روشنی مین پل صراط سے گذر کر جنت مین داخل ہوگا جو شخص زکوٰۃ نہین دیتا
قیامت مین اُسکا مال آگ کا طوق ہوکر گردن مین پڑے گا اگر وہ طوق دنیا مین گرے تو تمام دنیا
جل کر راکھ ہوجائے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین درخت جل جائین دریا خشک ہوجائین ہم
بہت سے مسلمان بھائیون کو دیکھتے ہین کہ نماز پڑھتے ہین اور صاحب نصاب ہین لیکن زکوٰۃ
نہین دیتے اور جب کبھی سمجھانے بجھانے سے زکوٰۃ دینے کو حساب کرنا شروع کیا اور
دیکھا کہ حساب کرنے مین سَو دو سَو نکلنے لگے پس فوراً کہا کہ آج نہین کل پھر حساب کرکے زکوٰۃ
نکال دینگے بس وہ آج ہی کل مین رہگئے اور زکوٰۃ خاک نہین دیتے حضرت خواجہ بایزید بسطامی
رضی اللہ تعالے عنہ سے حضرت خواجہ ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا اے برادر جسکو
اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے اُسکو تین خصلتین مرحمت فرماتا ہے ایک سخاوت مثل دریا
کے دوسرے شفقت مثل آفتاب کے تیسرے تواضع مثل زمین کے سُبحان اللہ سخاوت
بہت اچھی خصلت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اَلسَّخِیُّ
قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِنَ
النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ
مِنَ النَّارِ سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے
دور ہے دوزخ سے اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون
سے قریب ہے دوزخ سے خلاصہ یہ کہ زکوٰۃ دینے والا اور راہ مین اللہ تعالےٰ کی خرچ کرنے
والا اللہ تعالےٰ کا دوست ہوتا ہے لوگون کے دل مین اُسکی وقعت اور محبت ہوتی ہے

Marfat.com

اور جب اللہ تعالے کا دوست ہوا تو مزدہ مستحق جنت ہو کر دوزخ سے دور رہے گا اور اصل یہن
نیل وہی ہے جو زکوۃ فرض نہین ادا کرتا حدیث شریف مین اسکی تصریح دوسرے مقام
آئی ہے اور یہ بھی خیال کرلینا چاہیے کہ کوئی چاہے جس قدر خیرات کرے جب تک وہ زکوۃ
فرض کی نیت سے حساب کرکے ادا نہ کرے گا اُسکے ذمہ زکوۃ کا محاسبہ باقی رہیگا اور
آخرت مین عذاب ہوگا اور اگر زکوۃ ادا کرتا رہے اور نفل خیرات نہ کرے تو اُسپر عذاب
نہوگا البتہ جو نفل خیرات سے اسکو بلند درجے ملتے اسکے پانے سے رہجائیگا اس
زمانہ مین اکثر مسلمان مالدار سیکڑون ہزارون روپیہ بے موقع اپنے بھائی بندون کو جمع کرکے
میلاد شریف یا دوسرے کسی کار خیر کے نام سے خرچ کرکے طرح طرح کے کھانے
کھلا دیتے ہین اور اپنے نزدیک یہ سمجھتے ہین کہ ہم خوب ثواب لیتے ہین اور جب کہین گفتگو کا
موقع ہوتا ہے تو کہہ بیٹھتے ہین کہ ہمارے دروازے ہزارون بھائی ہاتھ دھو جاتے ہین
ہماری زکوۃ بہت ٹھکانے لگتی ہے ہمارا مال بہت پاک ہے جو بھائیون کے نیگ لگتا ہے
اور دوسرے خوشامدی واہ واہ کرتے ہین حالانکہ یہ محض خام خیالی ہے زکوۃ کے حقدار فقیر
اور مسکین اور پردیسی اور قرضدار اور غازی اور زکوۃ کے تحصیلدار او رمکاتب ہین یعنی ان
لوگون کو دینے سے زکوۃ ادا ہوگی ورنہ نہین وہ اپنے جس کام مین چاہین خرچ کرین فقیر وہ شخص
جسکے پاس کچھ نہو مسکین وہ کہ جسکے پاس تھوڑا مال ہو یعنی نصاب سے کم ہو پردیسی وہ کہ تین
منزل یا اتنی مسافت سے زائد سفر کرکے آیا ہو اور ساتھ اُسکے مال بقدر نصاب نہو اگرچہ اسکے
مکان مین بہت مال ہو قرضدار وہ کہ جسکے ذمہ لوگون کا قرض ہے اور ادائی کی کوئی صورت نہو یا اتنا ہو

کہ قرض ادا کرکے بقدر نصاب نہ بچے - غازی جو راہ خدا مین لڑنے اور کوشش کرنے والا اگر اسکے پاس ہتھیار اور سامان نہو تو زکوۃ سے دیا جاوے کہ اُس سے اپنا سامان اور ہتھیار درست کرے اسمین وہ طالب علم اور وہ واعظ بھی داخل ہے جسکے پاس بقدر نصاب مال نہو زکوۃ کا تحصیلدار حاکم اسلام کی طرف سے مقرر ہوتا تھا اُسکی تنخواہ اُسی مین سے دیجاتی تھی مکاتب وہ لونڈی غلام جسکے مالک نے کہا ہو کہ اتنا مال کما وے تو پھر تو آزاد ہے اور منجملہ فضائل زکوۃ کے یہ حدیث ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین -

مَنْ اَدّٰی زَکٰوۃَ مَالِہٖ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُلِّ دَانِقٍ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ فِیْ کُلِّ مَدِیْنَۃٍ سَبْعُوْنَ قَصْرًا فِیْ کُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ بَیْتًا فِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ سَرِیْرًا عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا غِلَظُ کُلِّ فَرْشٍ سَبْعُوْنَ فِیْ ذِرَاعًا وَعَلَیْہَا حُوْرٌ مِنَ الْعِیْنِ جو کوئی اپنے مال کی زکوۃ دے اللہ تعالے اُسکو بدلے ہر رتی بھر مال کے جو اُسنے راہ خدا مین دیا ایک شہر جنت مین عطا فرمائے گا اور ہر شہر مین ستر محل ہونگے اور ہر محل مین ستر مجلسا ہین ہونگی اور ہر مجلسا مین ستر تخت ہونگے اور ہر تخت پر ستر بچھونے ہونگے اور بچھونے کی موٹائی ستر گز کی ہوگی اور اسپر ایک حور بڑی آنکھ والی ہوگی - اور نہ زکوۃ سید اور بنی ہاشم اور اُنکے غلام اور مالدار اور اُسکے غلام کو نہ دے سیدون کو بطور تحفہ اور نذر کے جو کچھ ہو سکے دیوے اسی طرح زکوۃ کا مال ایسے کام مین نہ لگاوے جو وقف ہو مثلاً مسجد کی دیوار و فرش و دیگر ضرورتون یا اُسی کے مثل دوسرے اوقاف مین ورنہ ادا نہوگی اور وبال اسکا اسکے ذمہ رہیگا جو شخص مالی عبادت مین مستعد ہوگا امید ہے کہ

Marfat.com

وہ بدنی عبادات میں اور بھی زیادہ مستعد ہوگا کیونکہ اکثر لوگوں کو نماز روزہ آسان گذرتا ہے
اگر زکوۃ دینا اور راہ خدا میں مال خرچ کرنا دشوار ہوتا ہے اسی واسطے نماز کے ساتھ ہی زکوۃ
کا بھی قرآن شریف میں اللہ تعالے نے جابجا ذکر فرمایا ہے چنانچہ ہم بھی بعد نماز کے زکوۃ کا
بیان لکھکر عبادت بدنی یعنی روزہ کا بیان کرتے ہیں۔

## باب چھٹا روزے کے بیان میں

اللہ تعالے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ
الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اے ایمان والو
روزہ تمپر فرض کیا گیا جیسا کہ اُن لوگوں پر فرض تھا جو تم سے پہلے گذر چکے شاید تم ڈرو اس
آیت شریف سے روزہ کی فرضیت ثابت ہے جو اس سے منکر ہو وہ کافر ہے اور اُسکا
بے عذر ترک کرنیوالا فاسق یعنی گنہگار رہے یہ ماہ مبارک بڑی فضیلت والا ہے چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰے زَیَّنَ الشُّھُوْرَ بِشَھْرِ
رَمَضَانَ وَزَیَّنَ الْكُتُبَ بِالْقُرْاٰنِ یعنی اللہ جل شانہ نے زینت دی مہینوں کو ماہ
رمضان سے اور رونق دی کتب منزلہ آسمانی کو قرآن شریف سے اور رمضان
شریف کی عزت واحترام کرنے والوں کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد
فرماتے ہیں مَنْ اَكْرَمَ رَمَضَانَ فَقَدْ اَكْرَمَ سُبْحَانَ یعنی جس نے
اکرام ماہ رمضان کا کیا اُسنے اکرام سبحان کا کیا۔ اسکی عزت وبزرگی اور بڑائی یہ ہے کہ اللہ
کے فرض کو ساتھ خوشدلی کے ادا کرو یعنی دن کو روزہ رکھو اور شب کو تراویح پڑھو کہ

وہ سنت موکدہ ہے اور فضیلت میں اِس رمضان مبارک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں فَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِہٖ یعنی بزرگی ماہ رمضان کی اور مہینوں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی بزرگی اُسکی خلق پر ہے اور دوسرے مقام پر وارد ہے اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّيْرَانِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ یعنی جب مہینا رمضان کا آتا ہے اِس کی برکت سے کھولدیے جاتے ہیں دروازے جنتوں کے اور بند کردیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور جکڑدیے جاتے ہیں شیاطین اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے اَلَا وَقَدْ اَظَلَّكُمُ اللّٰهُ بِشَهْرٍ عَظِيْمٍ عَظُمَ حُرْمَتُهٗ وَبَسَطَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ رَحْمَتَهٗ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ نَجَاةٌ مِّنَ النَّارِ یعنی ہرآئنہ سایہ کردیا اللہ تعالےٰ نے تمپر ایک بزرگ مہینے کا کہ بڑی ہے عظمت اُسکی اور کشادہ کردیا مومنوں پر اپنی رحمت کو ایسا مہینا ہے کہ اول اسکا رحمت ہے اور اوسط اُسکی مغفرت ہے اور آخر اُسکی نجات ہے آتش دوزخ سے۔ ہر شخص پر واجب ولازم ہے کہ رمضان شریف میں گناہوں سے بچے اور یہ خیال رکھے کہ جیسی اُسکی بزرگی ہے اور اعمال صالحہ کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے اسی طرح اسمیں گناہ کرنے کا عذاب بھی بنسبت دوسرے مہینوں کے المضاعف ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَذْنَبَ فِیْ رَمَضَانَ اَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَذَابَيْنِ وَمَنْ اَحْسَنَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَتَيْنِ یعنی جس شخص نے گناہ کیا ماہ رمضان میں

Marfat.com

واجب کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے لیے دو عذاب اور جس نے نیکی کی اس ماہ مین لکھتا ہی اللہ
تعالےٰ اُسکے لیے دو نیکیون کا ثواب اور جو شخص اس ماہ متبرکہ مین نیکی کرے گا اُسکو حق سبحانہ
تعالےٰ اجر عظیم عنایت فرمائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین
مَنْ اَشْغَلَ حَافِیًا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ
بُرَاقًا مِّنَ النُّوْرِ یَمُرُّ عَلَیْهَا الصِّرَاطَ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ یعنی جس
شخص نے کسی محتاج برہنہ پاؤن کو ماہ رمضان مین جوتا پنھادیا حق تعالےٰ اُسکو روز قیامت کے
ایک براق نور کا سواری کے واسطے عطا کرے گا جس پر وہ سوار ہوکر پل صراط سے اس طرح
گذر جائے گا جیسے بجلی چمک جاتی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین
اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ یعنی روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے بچاتا ہے اور روزہ دار
کی خدائے تعالےٰ کے نزدیک یہ توقیر ہے کہ اُسکے منھ کی بو اعلیٰ درجہ کی شمار ہوتی ہے
اور روزہ دوزخ سے بچاؤ کا بہت عمدہ ذریعہ ہے اگر غور کیا جائے تو درحقیقت روزہ روزہ دار
کو اللہ تعالےٰ کا دوست بنا دیتا ہی اسی وجہ سے روزہ دار کا ہر فعل اللہ تعالےٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے
چنانچہ ارشاد نبوی ہے خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ
الْمِسْكِ یعنی بو روزے دار کے مُنھ کی خوشبودار زیادہ ہے نزدیک اللہ تعالےٰ کے
بوے مشک سے اور منجملہ فضیلت ماہ رمضان کے یہ ہے کہ صحیحین مین بروایت سہل بن سعد
رضے اللہ تعالےٰ عنہما مذکور ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اِنَّ لِلْجَنَّةِ
بَابًا یُّقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ وَهُوَ مُدْعُوٌّ

بِلِقَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی جَزَاءِ صَوْمِہٖ یعنی جنت کا ایک دروازہ ہی جسکو
باب الریان کہتے ہین اُسمین سوا ے روزہ دارون کے دوسرا نہ جاوے گا اور روزہ رکھنے
والون کو اُسکے عوض مین اللہ تعالےٰ کے دیدار کا وعدہ ہو چکا ہے اور روزہ دار ایسا بیگناہ
ہو جاتا ہے کہ جب تمام کر چکتا ہے پورے روزے ماہ رمضان کے گویا اپنی مان کے پیٹ سے
پیدا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت
کا دروازہ روزہ ہے پس اے مسلمانون روزہ بہت اچھی عبادت ہے سنڈے سنڈی
بنے ہو روزہ رکھنے کو موت آتی ہے یعنی بیمار بن جاتے ہو خبردار ہو جاؤ کہ جو بہ بادی گوشت
پُھلا رکھا ہے آگ جہنم مین جلایا جائے گا اور قیامت مین سخت عذاب مین گرفتار
کیے جاؤ گے بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ وہ مہینا متبرک ہے کہ جسکی خواہش انبیا
علیہم السلام نے کی کہ ہماری امت کو یہ مہینا عنایت ہو اللہ تبارک وتعالےٰ نے ارشاد
فرمایا کہ یہ مہینا امت محمدی کے واسطے ہے پس جواب دیا کہ اے پروردگار اگر یہ مہینا
نہ عنایت ہو تو اس امت مین مجھے داخل کر دے تاکہ اس مہینے کی بزرگی و ثواب مین
داخل ہون جواب پایا کہ ہمنے تمکو نبی کر دیا ہے تمہارے واسطے یہ کم نہین ہے۔ پس اے
امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) تمکو شرم نہین آتی کہ روزہ رکھنا کیسا تمکو دن کو
گلوریان چبانا طوائفون مین بیٹھکر مذاق کرنا اور اگر کسی شخص نے کہا کہ میان شرماتے نہین ہو
اس مہینے کی کیا بزرگی ہے اور تمکو کیا سوجھی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بس کہتے ہو کہ ہم بیمار
ہین در مختار وغیرہ مین مسطور ہے کہ جو شخص رمضان شریف مین بلا عذر برملا کھانا کھا ئے

Marfat.com

ییے اُسکا قتل کرنا واجب ہے پس ہر شخص کو لازم ہے کہ جب رمضان مبارک آوے بڑی
ی کے ساتھ روزہ رکھے اور روزے کو غیبت وجھونٹ اور بُرے کامون سے بچاوے
ر بیہودہ کلام غصہ ہرگز روزے مین نہ کرے اس زمانہ مین کثرت سے دیکھا جاتا ہے کہ
ضان مبارک مین لوگ قصے کہانیان کہتے ہین اور اگر کسی نے منع کیا تو جواب دیتے
ن کہ حضرت روزہ بہلاتے ہین یہ اچھا نہین ہے خصوصًا مستورات کی یہ خاصیت ہے
جہان دو عورتین بھی اکٹھا ہوئین پس غیبت اور جھوٹھ پر کمر مضبوط باندھتی ہین اسلیے کہ غیبت
ر عورتین دل بہلاؤ جانتی ہین اور جب گفتگو کرنے پر آمادہ ہوئین تو کہنا شروع کیا کہ بوا فلانی
ی مان ایسی تھی اور فلانے کی بیٹی ایسی ہے اے بوا مین تمسے کیا کہون کیا نہ کہون فلانے کا
باپ مجھے بڑی تکلیف دیتا ہے ارے بوا یہ جان سے لے کہ آج تک بیس روزے ہوئے غریب
سے غریب کی بی بی ہوگی اُس نے بھی کچھ گھی اور دودھ دہی کھایا ہوگا اور کبھی پُھلکیان کبھی
دہی بڑے کبھی بھونی دال ارے بوا یہ ابا مردوا ہے کہ کبھی یہ بھی نہ کہا کہ فلانے کی مان تو یہ
پیسے تو اسکی پھلوری پکانا اور دودھ منگالو سحرگہی مین میٹھے چاول پکا کر دودھ سے کھانا
اے بوا مجھے ارمان ہی رہا کیا کہون بوا دن کاٹتی ہون نہین تو ایسے مردوے کی صورت پر
جھاڑو مار کر چلی جاتی اب دوسری بولین کہ ہان بوا سچ کہتی ہو آج کل کے مردون کی یہی
عادت ہے ارے بوا تو کیا کہتی ہے فلانے کے باپ کی بھی یہی عادت ہے کہ آپ باہر
برف کی قلفیان ملائی سب کھاتے ہین گھر مین رتی برابر نہین لاتے لونڈے روتے بھی
رہتے ہین لیکن ہان بوا ایک روپے کا گھی بے شک چاندرات کے دن لادیا تھا تو آج

Marfat.com

ہُوا ختم ہوگیا بس دن چلا بس یہ گفتگو کرکے دوسری کہنے لگین کہ بوا اب مین جاتی
بارہ بجگئے ابھی پیسنا ہے پکانا ہے اسی قسم کی بیہودہ باتون مین اوقات ضائع کر
یہ نہین کہ اللہ و رسول کا بیان سُنین یا درود شریف پڑھین بہرحال غیبت
بچے کیونکہ غیبت سے روزے مین نقصان ہوتا ہے اور عورتون کی تو گھٹی
غیبت پڑی ہے اگر غیبت نہ کرین تو پیٹ ہرگز نہ بھرے یہ نہین جانتین کہ غیبت
گناہ کی بات ہے اور غیبت کہتے ہین کسی شخص کی عدم موجودگی مین کوئی ایسی
کہنے کو کہ اگر وہ موجود ہوتو اُسکے دل کو ناگوار ہو اور اگر وہ بات اُس مین نہ ہو تو اُسے
کہتے ہین مسلمانون کو واجب و لازم ہے کہ خود بھی غیبت سے بچین اور عورتون
غیبت سے بچاوین اور اس بارہ مین بہت تاکید کرتے رہین کیونکہ اللہ جل شانہ
کو عورتون پر حاکم کیا ہے چنانچہ قرآن پاک مین ارشاد کرتا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی
النِّسَآءِ اور غیبت کی نسبت اللہ تعالے اپنے کلام مجید مین فرماتا ہے وَلَا یَغْتَبْ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ یعنی اور نہ غیبت کرے بعض تمھارا بعض
کی کیا بھلا معلوم ہوتا ہے کسی ایک کو تم مین سے کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مرے
کا پس بُرا جانو تم اُسکو اور ڈرو اللہ سے بےشک اللہ تعالے توبہ قبول کرنے والا رحم
کرنے والا ہے پس مسلمانون ذرا اپنے دل مین غور کرو اور خیال کرو کہ غیبت کیسی
بات ہے جس سے اللہ تعالے نے صاف صریح الفاظ مین حکم انتہائی و امر اجتنابی جاری

ہے اور احادیث نبوی مین بھی غیبت کے بارے مین سخت تاکید ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین باب
حفظ اللسان والغیبۃ والشتم مین بروایت بیہقی یون آیا ہے کہ غیبت کرنے والے کو آپ نے حکم
دیا ہے کہ روزہ پھر رکھے اور احیاء العلوم مین امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ مذہب حضرت
سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے کہ غیبت کرنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور بعض
مجتہدین کا بھی یہی مسلک ہے کہ غیبت کرنے سے روزہ بالکل فاسد ہوجاتا ہے اور سب
علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بسبب غیبت کے روزہ مین نہایت کراہت آجاتی
ہے اسلیے ہر شخص کو لازم ہے کہ روزہ مین بہت احتیاط رکھے اور حتی الوسع اپنے کو بری
باتون سے بچاوے اور اسکا نام روزہ نہین ہے کہ کھانا نہ کھائے اور پانی نہ پیے اور خرافات
باتون اور بیہودہ کلام سے نہ بچے نہین جسطرح کھانا پینا بند ہے اُسی طرح تمام خلاف شریعت
باتون اور حرکتون سے بچے اُسی کا روزہ صحیح ہوتا ہے صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی جھوٹھ بولنا اور عمل ہوا فق جھوٹھ کے کرنا نہ چھوڑے
تو خدا کو کچھ حاجت نہین ہے اس بات کی کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے صحیحین مین
مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم مین سے کسی کا روزہ ہو تو گالی نہ بکے شور نہ کرے اور جو
کوئی اُس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون الغرض روزہ شوق دل
سے رکھے اور جو کچھ اللہ تعالے مرحمت فرمائے اُسکو ساتھ شکر اور صبر کے کھائے اور ماہ
رمضان المبارک مین تو اللہ جل شانہ وعم نوالہ وہ وہ نعمتین کھلاتا ہے کہ علاوہ اِس ماہ
کے مشکل سے ملتی ہین پس جو لوگ یہ کہا کرتے ہین کہ ابکی ہمارے روزے اچھی طرح

Marfat.com

نہین ہوے یعنی غذا اچھی نہین ہی یہ خوب نہین ہے اللہ تعالےٰ و تبارک سب مسلمانون کو توفیق
نیک دے کہ طیب خاطر اور خوشی دل کے ساتھ وہ ماہ رمضان المبارک کی عزت و عظمت کر کے روزے
رکھین اور سچے طریقے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مستعد و ثابت قدم رہین آمین ثم آمین

## باب ساتوان حج کے بیان مین

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ عَنْ حَضْرَتِ الرِّسَالَۃِ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ بَیْتَ اللّٰہِ وَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَنْ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ابی ہریرہ رضے اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا خانۂ کعبہ کا اور اُس نے فحش نہ بکا اور فسق و فجور نہ کیا لوٹے حج سے ایسی حالت بے گناہی مین گویا اُسکی مان نے اُسکو آج ہی جنا روایت کیا اِس حدیث کو مسلم نے اِس حدیث سے کس قدر بزرگی اور فضیلت حج کی پائی جاتی ہے حج تمام عمر مین ایک مرتبہ فرض ہے لیکن اگر زاد راہ پر قادر ہوا اور اگر باوجود قدرت کے حج نہ کرے تو سخت گنہگار ہو اسکی فرضیت کا منکر بھی مثل روزہ و نماز کے فرضیت کے منکر کے کافر ہوگا حج کے واسطے اتنی شرطین ہین۔ (۱) زاد و راحلہ یعنی ضروری خرچ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا اِس قدر ہو کہ واپس ہونے تک بخوبی کافی ہو اور سواری کا بھی انتظام ہو سکے (۲) عقل و بلوغ (۳) امن راہ (۴) آزادی یعنی کسی کا غلام نہو (۵) عورت کے واسطے محرم کا ہونا ضرور ہے

بینائی اور تندرستی اور سلامتی اعضا۔ پس استطاعت سے یہی مراد ہے پھر باوجود
کے جو شخص حج نکرے وہ مصداق اِس وعید کا ہے مَنِ اسْتَطَاعَ وَلَمْ یَحُجَّ فَقَدْ
کَفَرَ یعنی جس نے باوجود قدرت و استطاعت حج اور وجود اسباب فرضیت کے
حج نہ کیا پس تحقیق اُسنے کفر کیا حج ادا کرنے والے کی فضیلت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے ہین اِذَا خَرَجَ الْحَاجُّ مِنْ مَنْزِلِهٖ اِلَی بَیْتِ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ
لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ یعنی جسوقت نکلتا ہے حاجی بارادہ حج اپنے گھر سے خانہ کعبہ
کی طرف بخشدیتا ہے اللہ تعالے اُسکے سب گناہ جو عمر گذشتہ مین کرچکا ہے اور فضائل حج
مین کثرت سے حدیثین منقول ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین
اَلْحَجُّ الْمَقْبُوْلُ كَفَّارَةٌ لِذَنْبِ سَبْعِيْنَ سَنَةً اور صحیحین مین
حج مقبول کفارہ ہے ستر برس کے گناہ کا
بروایت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ مذکور ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَ
حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ یعنی حج مقبول دنیا
اور جو کچھ دنیا مین ہے سب سے بہتر ہے اور حج مقبول کا بدلہ سوا ے جنت اور کچھ نہین
اور ایک مقام پر یون ارشاد فرمایا ہے مَنْ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِ مَكَّةَ مَجِيْئًا
اَوْ ذِهَابًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ سَبْعِيْنَ حَجَّةً وَّعُمْرَةً
یعنی جو شخص مرگیا مکہ معظمہ کے رستہ مین آتے وقت یا جاتے وقت اُسکے واسطے ہر
سال لکھا جائے گا ثواب ستر حج و عمرہ کا اور جو شخص باوجود مقدور و فرضیت

حج کے حج نکرے اُسکے حق مین آپ نے فرمایا ہے کہ وہ چاہے جس دین پر مرجا
اور ایک حدیث مین یون فرمایا پس چاہے وہ مرے جس حال پر خواہ یہودی مذہب پر
نصرانی ملت پر یعنی گروہ اہل ایمان سے وہ نکل گیا پس اے امیرو مالدارو ڈرو اللہ تعالیٰ
سے ڈرو بیت اللہ کی زیارت کرو باوجود مال ہونے کے کیون فرض خدا انہین ادا کرتے
ہو اور مستحق جہنم کے ہوتے ہو آخر ایک دن مال فنا ہو جائے گا یا مال رکھا رہجائے گا
خود ہی فنا ہو جاؤ گے بہرحال جہان تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے فرض کو بطوع خاطر ادا
کرو اور خندہ پیشانی و خوشدلی کے ساتھ سفر خانہ کعبہ کا کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے ہین مَنْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ اٰمِنَ مِنَ الْهَاوِيَةِ
یعنی جو شخص کعبہ مین داخل ہوا اُس نے ہاویہ یعنی جہنم سے امن پایا اور جب حاجی
حج بیت اللہ سے فارغ ہو جائے تب اُسپر واجب ہے کہ زیارت روضۂ مطہرہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو کیونکہ آپ نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْ
قَبْرِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ یعنی جو کوئی حج کرے اور میری قبر کی زیارت نہ کرے اُس نے
بے شک مجھ پر ظلم کیا اور آپ سے روضہ منورہ کی زیارت کرنے والون کو بشارت ہو کہ آپ
نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اُس کے واسطے میری شفاعت
واجب ہوئی دن قیامت کے اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین
مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ فِيْ حَيٰوتِيْ

Marfat.com

یعنی جو کوئی حج کرے بعد اُسکے میری قبر کی زیارت کرے بعد موت کے گویا کہ اُس نے
زیارت کی میری حالت حیات مین اور حالت حیات کی زیارت کے واسطے یون آیا ہے
لا یدخل النار من رانی یعنی دوزخ مین نہین جائے گا جس نے مجھکو دیکھا
ان حدیثون کے ملانے سے ثابت ہوتا ہے کہ جس نے آپ کی قبر کی زیارت کی وہ جنتی
ہے پس اے برادران اہل اسلام وہ کیا ہی خوش قسمت ہے جسکو بیت اللہ کی زیارت
نصیب ہو اور اُس کے بعد زیارت روضۂ مطہرۂ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم سے بھی مشرف ہو کر سعادت دارین حاصل کرے پھر جب آدمی فرائض خمسہ پر
مستعد ہو چکا تو اُسکو واجب و لازم ہے کہ علم تصوف کی طرف رجوع ہو کیونکہ نتیجہ زندگی
کا اسی علم سے معلوم ہو گا کہ دنیا مین آکر کیا کرنا چاہیے لہذا اب ہم علم تصوف کا بیان لکھتے ہین

## باب آٹھوان تصوف کے بیان مین

حضرت مولانا شیخ المشائخ قطب جہان ماہر رموز عرفان سیدنا شیخ ابو محمد سیف الدین
گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب درر السنیہ فی مواعظ الگیلانیہ مین لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت جد
امجد غوث الاعظم محبوب سبحانی سیدنا شیخ ابو محمد عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالی
عنہ نے کہ تصوف مشتق ہے صفا سے نہ پوشش صوف سے سچا صوفی اپنے تصوف مین
وہ ہے کہ صاف ہو دل اُسکا ماسوا اللہ سے پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ صوفی ہونا
جیسا چاہیے وہ مشکل اور دشوار ہے لیکن جسپر اللہ تعالے جل شانہ وعم نوالہ کا فضل و کرم
ہوا اُسپر بہت آسان و سہل ہے الا بغیر ریاضت و مجاہدے کے صوفی ہرگز نہین ہوتا

اور اِس زمانے مین صوفیون سے مجاہدہ اُٹھگیا بعض صوفی تو عقائد مین بالکل خام
رنگی پوشاک پہن لی اور بڑی تسبیح لے لی اور لمبے چوڑے دعوے کرنے لگے اور بہت
ہی ناقص خیالات مین پڑے محض قیل وقال کرنے اور حکایات صالحین بیان کرنے
سے صوفی ہرگز نہین ہوتا تاوقتیکہ اللہ جل شانہٗ کی طلب سچی دل سے نہو گی صفائی قلب
آنا غیر ممکن ہے پس ہر طالب پر واجب ہے کہ اللہ تعالےٰ کی تلاش وفکر مین اپنے
کو گم کردے کیونکہ جب تک اپنے کو گم نکرے گا ہرگز مراد کو نہ پہونچے گا لہذا واجب ولازم
کہ اللہ عزاسمہ کی تلاش مین اپنے اوپر مرنا گوارا کرلے بلکہ اپنا فرض منصبی سمجھے
اور سوا اللہ تعالےٰ کی طرف کے غیر اللہ پر ہرگز نظر نہ اُٹھاوے الا جبر حکم معشوق
حقیقی کا ہو اُسپر نظر اُٹھاوے ورنہ صوفی کے درجے کو طے نہ کر پائیگا اس عبارت
سے یہ نکل آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ماننا ہر صوفی پر فرض ہے
کیونکہ بغیر اطاعت رسول کریم کے کریم ورحیم کا ملنا غیر ممکن اور اطاعت آپ کی عین تابعداری
ہے اللہ تعالےٰ کی بموجب آیہ کریمہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی
جس نے اطاعت کی رسول کی پس تحقیق اُسنے فرمانبرداری کی اللہ کی پس جیسے آپ
کی اطاعت عین اطاعت باری تعالےٰ کی ہے ویسی ہی آپ کی ناراضی عین خفگی ہے حق سبحانہ
تعالےٰ کی لہذا ہر صوفی پر فرض ہوا کہ اطاعت پر رسول اکرم کی کمر کو خوب مضبوط باندھے
اگر اللہ کا طلبگار ہے اب اطاعت کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ آپ کی اطاعت کیا ہے اطاعت
آپ کی یہ ہے کہ آپ کے حکم پر چلنا اور ناراضی آپ کی یہ ہے کہ برخلاف آپ کے حکم کے

Marfat.com

پس اس تقریر سے نکل آیا کہ پابندی کرنا شریعت کی عین رضامندی ہے آپ کی اور
خلاف شریعت کے کرنا یہی آپ کی ناراضی ہے پس جو صوفی خلاف ہوگا شریعت محمدی
کے ہرگز مراد اصلی کو نہ پہونچے گا چنانچہ حضرت شیخ العالم مولانا مصلح الدین سعدی شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔
جو شخص خلاف ہوگا طریقہ نبوی کے وہ کیا پہونچے گا مراد اصلی کو بلکہ وہ اللہ کے حکم کے
خلاف ہوگا مراد اصلی کو پہونچنا کسے کہتے ہیں اور جو تبع ہوگا شریعت نبوی کا یعنی جو
آپ کے طریقے پر چلے گا وہ ضرور ہے کہ مراد اصلی کو پہونچے گا اُس سے حق سبحانہ تعالیٰ
خوش ہوگا اور اللہ ہی کی رضامندی کا ہر شخص طلبگار و خواہان ہے اللہ عزشانہ ارشاد
فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
یعنی کہدو اے محمد (میرے بندوں سے) اگر تم اس بات کے خواہشمند ہو کہ اللہ تعالیٰ
کے دوست بنجاو پس میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تمکو رضامند اور دوست رکھیگا
پس جو اللہ تعالےٰ کا محبوب بنا چاہتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی تابعداری کرے تو ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل و صدقے
میں اللہ تعالےٰ دوست بنالے گا اور جو آپ کی تابعداری نہ کرے گا ہرگز دوست
نہیں ہو سکتا اور جب اللہ ناراض ہوگا تو وہ صوفی ہو یا مولوی کہاں جائے گا پس
ثابت ہوا کہ جو خلاف شریعت کے ہے وہ ہرگز کامل نہیں ہو سکتا یعنی جو خلاف
شریعت طریقہ اختیار کرے گا اُسکو خدا تک پہونچنا بہت دشوار اور غیر ممکن ہے اور

Marfat.com

جو اپنے نفس کو خواہشات نفسانی سے روکے تاکہ حق تعالےٰ کا مطیع ہو جائے اُسی کو
حق جل شانہ اپنی قربت عطا کرے گا جسکا نام جنت ہے جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا
ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى یعنی ولیکن جو شخص ڈرا اپنے پروردگار کے روبرو حاضر
ہونے کو اور اُس نے روکا اپنے نفس کو خواہشات نفسانی سے بے شک اُسکے
واسطے جگہ رہنے کی جنت ہے کیمیائے سعادت مین حضرت امام محمد بن محمد غزالی طوسی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ لکھتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
تم اپنے ساتھ بھوک پیاس سے جہاد کرو کہ اسکا ثواب کفار کے ساتھ جہاد کرنے
کے مانند ہے اور کوئی کام خدا کے نزدیک بھوک سے زیادہ دوست نہین ہے
اور بھی وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص پیٹ بھر
لیتا ہے اُسکو ملکوت آسمان کی طرف راہ نہین ملتی الغرض ہر طالب کو لازم ہے کہ
بقدر قائم رہنے جسم کے غذا کھائے لیکن کھا کر بھول نہ جائے بلکہ اُسکو وصول کرے
یعنی پہلے فرض الٰہی ادا کرے بعدہ ریاضت کی طرف رجوع کرے اس عبارت
سے یہ مراد نہین ہے کہ بھوکھا مرجائے نہین اگر کھانا حلق تک کھائے تو ریاضت سر
تک کرے یعنی ریاضت کو غالب رکھے تاکہ نفس مطیع و فرمانبردار رہے اور قرب
حق سبحانہ تعالےٰ کا حاصل ہو اور جسکو یہ درجہ حاصل ہوتا ہے وہی صوفی ہوتا ہے اور
تصوف کا حاصل بھی یہی ہے تصوف کے معنے ہر صوفی غور سے سمجھ لے کہ یہ ایک علم

Marfat.com

ے تو اشنا ہی کا اور صوفی کامل وہ ہے جو سواے اللہ جل شانہ کے کسی کو سر پر نہ رکھے
سکا نام تصوف نہیں ہے صوفی ہو کر محبت مال و دنیا میں پڑے اسکو صوفی کہنا ہرگز
ل تصوف سوا جائز نہیں رکھتے بہر حال ہر صوفی کو آٹھ خصلتیں رکھنا ضرور ہے کہ جو حضرت
بیا آٹھ خصلتیں ہیں اللہ ہر خصلت کو ہم علیحدہ علیحدہ لکھتے ہیں وہ خصلتیں یہ ہیں فیاضی
حضرت ابراہیم خلیل نبینا وعلیہ السلام کی رضا حضرت اسحاق علیہ السلام کی صبر حضرت
ایوب علیہ السلام کا اشارہ حضرت زکریا علیہ السلام کا مراد اس سے مناجات
ہے کہ جناب زکریا علیہ السلام اللہ تعالے سے اپنی شکستگی حال کو عرض کیا کرتے تھے
اور وہ قبول ہوتی تھی تنہائی اور تجرد حضرت یحیے علیہ السلام کا کہ حضور ہمیشہ اللہ
تعالے کے خوف سے رویا کرتے تھے اور سب سے الگ رہا کرتے تھے لباس
حضرت موسے علیہ السلام کا کہ ہمیشہ خرقہ پہنتے اور کمبل اوڑھتے تھے سیاحت
حضرت عیسے علیہ السلام کی آپ ہمیشہ سفر میں رہا کرتے تھے کوئی مقام اپنے رہنے
کا آپ نے نہیں بنایا حق سبحانہ تعالے جل شانہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو مشاہدہ کرتے
تھے درویشی اور ماسواے حق کو چھوڑنا ہمارے پیشوا فخر الانبیا سند الاصفیا
مفخر موجودات سرور کائنات رسول انس وجان محبوب سبحان حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس اے طالبان حق ان خصلتوں کو اختیار کرو کہ ہر نبی کی صفت
اللہ تعالے جل شانہ تمکو عطا فرمائے پس اگر یہ خصلتیں اختیار نہ کروگے ہرگز اہل معنی
سے نہوگے اور اگر تم میں یہ خصلتیں نہیں ہیں دل غیر خدا کی طرف مائل رہا اور صورت درویشانہ

Marfat.com

بنا کر نیت کو پاک نہ رکھا تو کیا کیا کچھ بھی نہیں پس دل اور نیت کو پاک کرو ریا سے بچو کیونکہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ تمہارا دل اور تمہاری نیت کو ملاحظہ فرماتا ہے چنانچہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاہد ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ یعنی تحقیق اللہ تعالےٰ تمہاری صورتون اور تمہارے عملون کی طرف نہین ملاحظہ فرماتا ہے بلکہ تمہارے دلون اور نیتون کو دیکھتا ہے امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی طوسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی کتاب احیاء العلوم مین ایک حکایت تحریر فرماتے ہین کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ شاگردون اور مریدون مین حضرت شقیق بلخی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہین ایک روز شقیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اے حاتم تمنے کتنے دن میری صحبت مین گذارے عرض کیا تینتیس سال پھر آپ نے فرمایا کہ اتنے دن مین تمنے کس قدر تحصیل علم کی اور کس قدر فائدے اٹھائے جواب دیا کہ آٹھ فائدے اور سوائے ان آٹھ فائدون کے اور کچھ نہین حاصل کیا شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مین نے تمام عمر اپنی تمپر صرف کی اور تمکو مجھ سے اور علم سے سوائے ان آٹھ فائدون کے اور کچھ حاصل نہوا عرض کیا اے شیخ اگر سچ پوچھتے ہو تو اسیقدر ہین اور مین ان سے زیادہ حاصل کرنا نہین چاہتا کیونکہ مجھے یقین کامل ہے کہ میری دونون جہان مین انہین فوائد ہشتگانہ سے خلاصی ونجات ہے اور ان سے زیادہ میرے کچھ کام نہ آوے گا شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیان کرو وہ کون کون فائدے ہین عرض کیا کہ پہلا جب مین نے

Marfat.com

تمام مخلوقات کو دیکھا کہ ہر فرد بشر کسی نہ کسی محبوب اور معشوق کو چاہتا ہے اور وہ بیماری یا
لب گور تک عاشق کے ہمراہ ہے بعد ازان واپس ہے قبر مین کوئی اُسکے ہمراہ نہین جاتا
ہے پس مین نے اندیشہ کیا کہ مین ایسا محبوب پیدا کرون کہ جو قبر مین رفیق و مونس ہو جب
مین نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ محبوب عمل صالح ہے پس مین نے اسکو اپنا محبوب
بنایا کہ رفیق و مونس قبر کا ہو یہ سُنکر شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اَحْسَنْتَ یعنی اے
حاتم تمنے بہت خوب کیا دوسرا جب مین نے تمام عالم پر نظر کی تو سبھون کو اپنے
نفس و ہوا کا فرمانبردار پایا پس مین نے اس آیہ کریمہ پر غور کیا وَاَمَّا مَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى
یعنی اور جس نے اپنے پروردگار کے روبرو کھڑے ہونے کا خوف کیا اور اپنے نفس کو
اپنی خواہشات نفسانی سے روکا پس ضرور اُسکے واسطے جگہ رہنے کی جنت ہے پس
مین نے یقین کیا کہ قرآن حق ہے اور خلاف نفس بدکردار کے کیا یہان تک کہ طاعت
حق کا مطیع ہو گیا شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ یعنی اے
حاتم اللہ تعالے تجھپر برکت کرے تو نے اچھا اور خوب کیا تیسرا جب مین نے دنیا کو بہ نظر
غور دیکھا تو ہر ایک کو متاع دنیا کے حاصل کرنے اور رنج اُٹھانے مین پایا اور جب ایک
ادنے چیز مین بھی کامیابی ہوئی تو شاد و خرم پایا پس مین نے اس کلام پاک پر غور کیا
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنی اور جو چیز تمہارے
پاس ہے وہ مٹنے والی ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی ہے پس جو کچھ سامان

میرے پاس برسون کا جمع کیا ہوا تھا سب راہ خدا مین تصدق کردیا اور اما نتًا خدا کے
سپرد کردیا اسلیے کہ آخرت مین کام آوے شقیق رضے اللہ عنہ نے فرمایا اے
حاتم خوب کیا اور خوب سمجھے چوتھا جب مین نے مخلوقات الٰہی پر نظر کی اور دیکھا
کہ ایک گروہ خیال کرتے ہین کہ انسان کا شرف اور بزرگی اور مرتبہ زیادتی خاندان و
اولاد وقبائل پر ہے اور جو ایسے ہوتے ہین اُنکو اس بات کا فخر بھی ہوتا ہے اور
ایک گروہ خیال کرتا ہے کہ افتخار بنی آدم کا کثرت مال ومنال سے ہے اور بعض
سمجھتے ہین کہ شرف اور عزت آدمی کی زورآوری اور خونریزی کرنے سے ہی پس مین
نے اس آیۂ پاک پر نظر کی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی درحقیقت
تم مین کا شریف نزدیک اللہ کے وہی ہے جو متقی ہو مین نے اِسپر اعتقاد رکھا اور یہ خیالات
خلق کے خطا پر ہین پس مین نے تقوائے اختیار کیا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک شریفون مین
سے ہون شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اَحْسَنْتَ یعنی بہت خوب سمجھے اے
حاتم پانچوان جب مین نے خلق اللہ پر نظر کی تو ایک قوم دیکھی کہ ایک دوسرے کی
بُرائی کرتی ہے اور جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ حسد کا نتیجہ ہے جو ایک دوسرے
کی عزت اور دولت پر حسد کرتے ہین پس مین نے اِس کلام پاک پر غور وتامل کیا
نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَہُمْ مَعِیْشَتَہُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا یعنی ہمنے
اُنمین اُنکی معیشت زندگی دنیا مین تقسیم کردی تین نے خیال کیا کہ ازل سے ہر شخص کی
روزی ودولت ومرتبہ تقسیم ہوگیا اور کسی کو کسی چیز پر اختیار نہین ہے پس مین نے

Marfat.com

ی پر حسد نہین کیا اور اللہ جل شانہ وعم نوالہ کے تقسیم کیے ہوئے حصے پر قانع رہا
ور خلق سے صلح کرلی شقیق رضے اللہ عنہ نے فرمایا خوب کیا تمنے اے حاتم چھٹا
ب مین نے اہل عالم پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کا دشمن ہے کوئی کسی
رض سے کوئی کسی سبب سے پس مین نے اس آیۂ کریمہ پر نظر کی اِنَّ الشَّیْطٰنَ
لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا یعنی بے شک شیطان تمہارا دشمن
ہے پس تم بھی اُس سے دشمنی رکھو مین نے جان لیا کہ قرآن حق ہے اور سوائے
شیطان اور متبع شیطان کے کسی کا دشمن نہونا چاہیے پس مین شیطان کا دشمن ہوگیا
اور اُسکی فرمانبرداری نہین کی اور اللہ تعالے کی پرستش کی اور اُسیکو بزرگ
جانا اور سمجھا کہ صراط مستقیم یہی ہے جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اَلَمْ اَعْهَدْ
اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ
وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یعنی کیا نہین عہد لیا ہے مین
نے تمہاری طرف اے اولاد آدم کی یہ کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے اور یہ کہ
میری پرستش کرو یہی راستہ سیدھا ہے شقیق رضے اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے
حاتم تمنے خوب کیا ساتواں اور جب مین نے اہل عالم کو دیکھا کہ ہر شخص طلب
قوت ومعاش مین کوشش بلیغ کرتا ہے اور اس سبب سے شبہہ اور حرام مین پڑا ہوا
ہے اور اپنے کو ذلیل وخوار کرتا ہے پس مین نے اس آیت شریف پر نظر کی
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا یعنی اور نہین

Marfat.com

کوئی چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر اسکی روزی ہے تین نے غور کیا کہ مین بھی ایک جانور ہون
پس عبادت خدا مین مصروف و مشغول ہوا اور یقین کامل کر لیا کہ مجھکو اللہ تعالے جل شانہ
روزی ضرور عطا فرمائے گا جو رزق کا ضامن ہو گیا ہے شقیق رضے اللہ عنہ نے فرمایا
اَحْسَنْتَ یعنی خوب کیا تو نے اے حاتم آٹھوان جب مین نے مخلوقات عالم پر نظر کی تو
ہر شخص کو دیکھا کہ کوئی کسی شے پر اور کوئی کسی چیز پر بھروسا کیے ہوے ہے کوئی مال پر
کوئی ملک پر کوئی حرفت پر کوئی صنعت پر کوئی تجارت پر اور کوئی اپنے ایسے مخلوق پر اعتماد و
بھروسا کرتا ہے پس مین نے اس آیت کریمہ پر نگاہ کی وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ
فَھُوَ حَسْبُہٗ یعنی جو کوئی اللہ پر بھروسا کرے وہ اُسکو کافی ہے پس مین نے خدا ے
عزوجل پر توکل کیا وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنی وہ مجھکو کافی اور اچھا ذمہ دار
ہے شقیق رضے اللہ عنہ نے فرمایا اے حاتم تمنے خوب کیا خدا ے تعالے تمکو توفیق
نیک دے مین نے توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن مین نظر کی یہ چارون کتابین انھین
آٹھ فائدون سے بھری ہین جو کوئی ان آٹھ فائدون پر عمل کرے گا گویا اُس نے چارون
کتابون کلام الٰہی پر عمل کیا الغرض اس حکایت پر جس شخص نے عمل کیا وہ ضرور خطا سے
محفوظ ہو کر مراد اصلی کو پہونچے گا پس اب ہر صوفی کو یہ بھی معلوم ہو جانا چاہیے کہ شریعت
اور طریقت کیا چیز ہے کیونکہ اکثر صوفی یہ بات کہا کرتے ہین کہ شریعت خلاف ہے طریقت
کے یہ اُنکی خام خیالی ہے جنکے یہ خیال ہین وہ ہرگز منزل مقصود تک نہ پہونچینگے لہذا اب
ہم مفصلاً و مشرحاً شریعت اور طریقت کا بیان حوالہ قلم کرتے ہین وباللہ الاستعانۃ

## باب نوان شریعت اور طریقت کے بیان مین

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ شریعت اور ہے حقیقت کچھ اور ہے اُنکی یہ سمجھ ناقص اور گمان
غلط ہے کتاب مالا بدمنہ مین حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ لکھتے ہین کہ ایسا
کہنا کہ طریقت خلاف ہے شریعت کے یہ کفر ہے اور یہی شریعت ہے کہ اولیاء اللہ
مین اور رنگ پیدا کرتی ہے پس مغز شریعت کا اولیاء اللہ کی خدمت مین تلاش کرو
اب یہ بات جو جاہل صوفیون کے دلون مین سمائی ہوئی ہے اسکو نکال دین ورنہ خطا
اٹھائین گے اور جسکو دیکھین کہ خلاف طریقہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو ہرگز
اسکی پیروی اور اتباع نکرین کیونکہ جو کامل ہوگا ہرگز خلاف شریعت نہوگا اور مجذوب
سے کچھ نسبت نہین اور پابندی شریعت سے حقیقت کا پتہ ملتا ہے اور شریعت
سے حقیقت ہرگز الگ نہین دیکھو ہم بہت بڑے کامل الاکمل کا قول پیش کرتے ہین
یعنی حضرت شمس الدین تبریزی (رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ) فرماتے ہین ؎ شریعت
را مقدم دار اکنون ۔ طریقت از شریعت نیست بیرون ۔ کسی کو در شریعت راسخ آید ۔
حقیقت راہ بروے خود کشاید ۔ یعنی اب شریعت کو مقدم رکھ کہ طریقت شریعت
سے باہر نہین ہے جو کوئی شریعت مین مضبوط رہے حقیقت کی راہ اُسپر خود بخود
کشادہ ہو اور حضرت شیخ المحدثین مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی قادری قدس
اللہ سرہ کہ جو ہندوستان مین پہلے محدث گذرے ہین اپنی کتاب مرج البحرین مین
لکھتے ہین کہ یہ خیال ہرگز نکرین کہ طریقہ تصوف کا مخالف مذہب شریعت اور کتاب

وسنت کے ہے حاشا وکلا ہرگز ان دونون شرقون مین سر مو فرق نہین خاص اور خلاصہ
اِس ملت کے صوفیاے کرام ہین آور حضرت تاج العارفین سراج السالکین امام المحدثین
سید العلماء والفقہا مولانا جلال الدین سیوطی رضے اللہ تعالے عنہ کہ جو علماے متاخرین
سے علم حدیث مین ید طولے رکھتے تھے وہ اپنے عقائد مین تحریر فرماتے
ہین وَنَعْتَقِدُ اَنَّ طَرِیْقَ الْجُنَیْدِ وَصَحْبِہٖ طَرِیْقٌ مُقَوَّمٌ
یعنی ہم لوگ اعتقاد رکھتے ہین کہ تحقیق جنید رحمہ اللہ اور اُنکے دوست طریق جامع
رکھتے ہین اور انھین حضرات قدس اللہ سرہم العزیز سے منقول ہے کہ بناے
طریقت ہماری کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ہے اور جو مخالف اسکے ہے وہ خارج
از دائرہ اسلام ہے پس اے طالبان راہ معرفت والے جویاے طریق حقیقت یہ
خیال اپنے دل سے نکال ڈالو کہ طریقت خلاف ہے شریعت کے خبردار ہو جاؤ کہ
حضرت سید العارفین ابو القاسم جنید بغدادی رضے اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہین کُلُّ طَرِیْقَۃٍ رَدَّتْہَا شَرِیْعَۃٌ فَھُوَ زَنْدَقَۃٌ یعنی جو طریقت کو
رد کرے اسکو شریعت پس وہ صریح کفر ہے پس اے بھائیون اس قول کو
یاد کرو اور یہ بھی جان لو کہ شریعت مانند جسم کے اور طریقت مانند روح کے ہے اور ظاہر
ہے کہ جسم بغیر روح کے کچھ حقیقت نہین رکھتا اور روح بغیر جسم کے قیام نہین رکھتی اسی
طرح ملازمت طریقت وشریعت ہے اور چونکہ صوفی کو سب سے اول توکل مین ثابت
قدم وراسخ دم رہنا ضروری ولازمی ہے لہذا مین اب توکل کا بیان لکھتا ہون

Marfat.com

## باب دسوان توکل کے بیان مین

توکل کہتے ہین ہر کام مین اللہ تعالےٰ پہ بھروسا کرنے کو جسکو توکل ہے وہ خدا کا دوست ہے اللہ جل جلالہ وعم نوالہ قرآن کریم وفرقان عظیم مین ارشاد فرماتا ہے فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ یعنی پس بھروسا کر اللہ تعالےٰ پر کیونکہ اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے بھروسا کرنے والون کو پس توکل کی فضیلت کہان تک تحریر کی جائے صدہا حدیثین اور آیتین منقول ہین جس مین یہ صفت نہو وہ صوفی نہین ہوسکتا اسلیئے ہر طالب الٰہی کو لازم ہے کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی غیر پر بھروسا کرے حضرت محبوب سبحانی قطب الاقطاب شیخ العالم سیدنا ومولانا محمد عبد القادر محی الدین جیلانی بغدادی رضے اللہ تعالےٰ عنہ اپنی کتاب درر السنیہ فی مواعظ الگیلانیہ مین فرماتے ہین کہ فرمایا حضرت سید الانبیا سند الاصفیا محبوب کبریا مفخر موجودات سرور کائنات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ ملعون ہے ملعون ہے وہ (شخص) کہ جسکو بھروسا و اعتماد ہو کسی مخلوق پر جو مثل اُسکے ہے پس اے بھائیو کیون غیر خدا پر بھروسا کرکے اس لعنت مین داخل ہوتے ہو اب اس مقام پر ذرا مجھ سے توکل کی حقیقت کو بھی سمجھ لو کہ توکل کیا چیز ہے توکل کہتے ہین اللہ پر بھروسا کرکے تمام دنیا سے دل اُٹھانے کو پس متوکل حقیقی وہی ہے کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کسی سے مدد نہ مانگے اور اِس کا نام توکل نہین ہے کہ ذرا سا کوئی دُکھ بھی ہوا تو اللہ

Marfat.com

کو چھوڑ کر غیر کی طرف مائل ہو کر توکل کی رسی کو منقطع کر دیا جیسے اس زمانہ پر آشوب کے
لوگون کی حالت ہو رہی ہے کہ جب ذرا سی تکلیف ہوئی فوراً قبرون پر دوڑنے لگے
اور انکی نذر و نیاز ماننے اور اُن سے مرادین مانگنے لگے پس اب یہ توکل کہان رہا یہ تو
شرک و حرام ہے ہر شخص کو واجب و لازم ہے کہ ایسے کو پکڑے کہ جو کام آوے اور
اگر اپنے ایسے پر بھروسا کیا تو ایسا ہی ہوا کہ ایک بے وقوف نے اپنی مٹھی مین پانی
بند کیا اور جب کھولا پس وہ پانی بہ گیا اب خیال کرو کہ غیر پر بھروسا کرنے سے کیا فائدہ
ناحق لعنت مین گرفتار ہونا ہے اور توکل کے بھی مدارج ہین عام لوگون کا توکل اسی قدر
کافی ہے کہ وہ ہر کام مین اتنا خیال رکھین کہ نفع و نقصان کا دینے والا اللہ تعالے جل شانہ ہی
ہے مثلاً دوا علاج کرنے مین یا سوداگری و تجارت وغیرہ مین یہ نسمجھین کہ شفا و صحت
یا رزق کا سبب یہ دوا اور یہ سوداگری ہوئی مگر دراصل و حقیقت خدا ہی نے یہ نفع پہونچایا
ہے دوا اور سوداگری مین یہ طاقت نہین ہے کہ بغیر حکم خدا ے تعالے کے فائدہ پہونچا
سکے۔ اس طرح جو اللہ تعالے پر بھروسا کرے گا وہ اُسکو کافی ہو گا یعنی اُسکے
وہ سب کام بنائے گا اللہ تعالے اپنے کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے وَ
مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی اور جس نے بھروسا کیا اللہ
پر پس اللہ اُسکو کافی ہے آے لوگو تم غیر خدا پر کیون بھروسا کرتے ہو بھلا خلق تمہاری
کیا حاجت روائی کر سکتی ہے ایک دن یا دو دن ایک ماہ یا ایک سال یا دو سال
آخر تم سے عاجز ہو کر ناراض ہو کر خفا ہو کر جھڑک دے گی گھبرا جائے گی اور حق سبحانہ

والے تم سے کبھی نہ گھبرائے گا نہ رنجیدہ ہو گا دین کی حاجتین ہون یا دنیا کی ضرورتین پس
امیری اور فقیر اللہ تعالے ہی پر بھروسا رکھے فقیری اور امیری اُسیکی جانب سے ہے
اسکو امیر کو فقیر اور فقیر کو امیر کرنا کچھ مشکل اور دشوار نہیان ہے پس ہر شخص پر لازم ہے کہ
اپنی حاجتین دینی ہون یا دنیاوی اللہ ہی سے مانگے اور پورا پورا توکل اسی پر رکھے تو
ضرور ہے کہ حق تعالے اُسکے کل کام پورے کرے گا۔

## باب گیارہوان صبر کے بیان مین

اہل ایمان وایقان کی یہی صفت ہے کہ بلا و مصیبت مین صبر کرتے اور دوسرون کو صبر کی
وصیت کرتے ہین چنانچہ قرآن مجید و فرقان حمید مین ارشاد ہوا ہے وَتَوَاصَوْا
بِالصَّبْرِ یعنی آپس مین وصیت کرتے ہین صبر کی کہ مجموعہ نیک خلقون کا ہی
اور قرآن پاک مین جابجا اس امر پر تاکید واقع ہے اور حق سبحانہ وتعالے نے
اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا حکم فرمایا کہ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ
أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ یعنی تو بھی صبر کر جیسا کہ اولوالعزم پیغمبرون نے
صبر کیا پس اس مقام سے صبر کی حقیقت کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ قرآن شریف
مین اس کا ذکر نماز پر بھی مقدم رکھا ہے جس جا پر کہ ارشاد فرمایا ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ
اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ اے ایمان والو مدد چاہو بواسطہ صبر اور نماز کے
بے شک اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے پس یہ بھی خیال کرو کہ صبر کرنے والون

کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے اپنی معیت اور رفاقت کو مخصوص کیا ہے یعنی یون فر
مع الصابرین اور کسی مقام پر یون نہین فرمایا کہ ان اللہ مع المصلین یا مع الصائمی
یا مع المتصدقین بہر حال حق تعالےٰ نے ہر عمل کے لیے ایک اجر مقرر فرما
اور صبر کے واسطے بے حساب اجر کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ قرآن مبارک مین منقول
ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی صبر کر
والون ہی کو ملتا ہے اُنکا بنگ بے حساب اور دین کی پیشوائی کو ساتھ صبر کے متعلق
رکھا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوْا اور بنایا ہمنے اُن مین سے پیشوا کہ ہمارے حکم کی رہنمائی کرین جب کہ صبر
کیا اُنھون نے اب صبر کی حقیقت کو جان تو تاکہ معلوم ہو جاوے کہ صبر کی وصیت کرنا گویا
سب طرح کے کمالون کی وصیت کرنا ہے حقیقت صبر کی یہ ہے کہ انسان اپنے دین پر
نفس کی کشاکش کے وقت ثابت قدم رہے اور یہ استقلال اور ثبات کبھی تو جسم
سے ہوتا ہے اور وہ دو قسم ہے ایک تو عبادات شاقہ سے تکاسل اور سستی
نکرنا اور دل نہ چرانا اور تکلیف و ایذا کے آجانے سے ہراسان نہونا اور وضع دینی کو
اپنی نچھوڑنا اور کبھی ساتھ نفس کے ہوتا ہے پس اگر اِن دونون شہوتون سے کہ شہوت
بطن کی اور شہوت فرج کی ہے نفس اُسکا نہ بھڑکا اور خلاف دین کے کوئی حرکت اور
خواہش اُس سے سرزد اور صادر نہوئی تو اُسکو عفت کہتے ہین اور مقابل اُسکے مجانت
اور نجور رہے بہر حال اگر غصہ کے وقت استقلال کرے تو اُسکو حلم کہتے ہین اور اگر لذتون

Marfat.com

دنیا کی رغبت نہ کرے اور ضروریات پر اکتفا کرے تو اُسکو زہد اور قناعت کہتے ہین الغرض
تر اخلاق ایمان کے صبر مین داخل ہین اِسیوجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ یعنی صبر نصف ایمان
ہے اور صبر حرام سے فرض ہے اور مکروہ سے نفل اور دین مین صبر سے بہتر کوئی
چیز نہین ہے اس واسطے کہ بنا عبادت کی صبر پر ہے کیونکہ داخل ہونا عبادت مین نفس
کی مرضی کے خلاف ہے اور تمام کرنا عبادت کا زیادہ تر خلاف نفس کے پڑتا ہی اگر صبر نہو
تو کوئی عبادت سر انجام نہو یعنی تمامی کو نہ پہونچے پس اسی مقام سے وجہ صبر کی
تقدیم کی نماز پر واضح ہو گئی الغرض ہر شخص پر لازم ہے کہ مصیبت و بلا پر صبر کرے
تو ضرور ہے کہ آرام و آسایش اُٹھائے گا غور کرو کہ اللہ تعالے جل شانہ وعم نوالہ نے
بنی اسرائیل کو صبر کی وجہ سے عزت دین و دنیا کی مرحمت فرمائی جیساکہ کلام پاک مین ہے
تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ بِمَا صَبَرُوْا
پوری ہوئی بات بہتر تیرے پروردگار کی بنی اسرائیل پر بسبب اِسکے کہ اُنھون نے
صبر کیا یعنی خداوند کریم کا انعام اُنپر اُنکے صبر کرنے سے پورا ہوا حضرت شیخ المشائخ
سلطان العارفین اکمل الکاملین مولانا جلال الدین محمد رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
؎ صبر تلخ آمد ولیکن عاقبت + میوۂ شیرین دہد پر منفعت ۔ پس بے شک صبر
کرنے وقت تو ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اِس سے بدتر دنیا مین کوئی چیز نہین ہے
اور یہ خیال نہین ہوتا کہ آخرت مین اِس سے زیادہ فائدہ دینے والی کوئی چیز نہین

ہے صبر کے باب مین بہت سی آیات قرآنی دلالت کرتی ہین حضرت غوث الاعظم
ابو محمد عبد القادر محی الدین جیلانی بغدادی رضے اللہ عنہ کتاب درر السنیہ مین لکھتے
ہین کہ صبر کرنا نعمتمندی اور بلندی مراتب اور عزت کا سبب ہوگا اور جو شخص ارادہ
رکھتا ہے کہ مین متقی اور متوکل مضبوطی کے ساتھ ہو جاؤن وہ صبر کرے کہ یہ نسبت
ہے ہر ایک نیکی کی اور نیت صبر کرنے مین جبکی درست رہے اُسکا بدلا یہ ہے
کہ اُسکے دل مین محبت اللہ عز وجل کی سما جاوے گی اور اُس سے دنیا اور آخرت
مین نزدیک ہو جاوے گا صبر یہ ہے کہ اللہ عز وجل کے حکم کو بجالاوے الغرض
جسکو صبر حاصل نہین وہ کیونکر دعوے کرتا ہے معرفت الٰہی کا اسلیے ہر فرد
انسان پر واجب ولازم ہے کہ صابر رہے اللہ تبارک وتعالے اپنے کلام پاک میں
فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا
وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ہ اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلے مین مضبوطی
کرو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید کہ تم مراد کو پہونچو علماے ربانی اور واقفان
رموز فرقانی نے لکھا ہے کہ صبر کرو مجاہدۂ نفوس پر ساتھ منع کرنے کے خواہشات
نفسانی سے اور حکم کرنے کے طاعت ربانی پر اور مصابرہ کرنے اور پر مراقبۂ قلوب
کے ساتھ تسلیم کے بیچ بلا اور مصیبت کے اور رضا کے بیچ جاری و نافذ ہونے
احکام قضا کے اور قدم بڑھانے اور پر مرابطۂ ارواح کے حق سے ملکر اور ماسوا
اللہ سے انقطاع و انقلاع کرکے اور تقوے اختیار کرنے کے ساتھ محافظت اسرار

کے اغیار کی طرف التفات اور توجہ کرنے سے تاکہ پھر چھوٹ جاؤ وجود کے حجابون سے بہ سبب فنا فی اللہ ہونے کے اور فنا کے بعد پہونچو دولت بقا باللہ کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ صبر جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ ہے اور فرمایا ہے کہ اگر صبر مرد ہوتا تو کریم ہوتا اور ایک مقام پریون فرمایا ہے کہ صبر کرنے والون کو اللہ تعالے دوست رکھتا ہے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اے لوگو جب تک تم اپنی نامردی پر صبر نکروگے اُسوقت تک اپنی مراد کو نہ پہونچوگے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ صبر کو ایمان کے ساتھ ایسی نسبت ہے جیسے سر کو بدن کے ساتھ جس شخص کا سر نہین بدن بھی نہین جسے صبر نہین ایمان نہین پس جو شخص اپنے ایمان کو مستحکم یعنی مضبوط کرنا چاہتا ہے اسپر لازم و واجب ہے کہ صبر کو اختیار کرکے ریاضت نفس کے میدان مین قدم رکھے

## باب بارہوان ریاضت نفس کے بیان مین

حق سبحانہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ قرآن شریف وفرقان لطیف مین ارشاد فرماتا ہے وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوٰى اور روکا جس نے اپنے نفس کو اپنی خواہش نفسانی سے بے شک اُسکے واسطے جگہ رہنے کی جنت ہے پس اے طالبان حق اگر رضوان الٰہی کی خواہش تمھارے دل مین ہے کہ ہم اسکے دیدار سے مشرف ہون اور جنت مین آرام سے ساتھ رہین

Marfat.com

تو مخالفت کرو اپنے نفس شریر کی یعنی خواہش نفسانی کو چھوڑ دو ورنہ اگر پیروی کرو گے نفس امّارہ کی تو گرفتار عذاب و مبتلاے عقاب ہو گے حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ مکن نفس امّارہ را پیروی کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی + الغرض نفس اور خواہش نفسانی کا فرمانبردار و مطیع ہرگز نہونا چاہیے کیونکہ نفس اسی دنیا کے عروج کو چاہتا ہے جو عنقریب فنا اور برباد ہونے والا ہے اور اسکے خلاف خالق کی رضامندی اور عالم آخرت کے مدارج ہین جو دائمی اور باقی ہین پس اسی کو اختیار کرنا کمال دانشمندی اور دانائی ہے اور جس نے اپنے دل کو مخلوق مین اُلجھا دیا تو ہرگز خالق کو نپاوے گا اور آخرت کے واسطے دنیا کی جس چیز کو چھوڑے گا تو وہان عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی ملے گی اور خلق کو جب ترک کرے گا ضرور خالق کو پائے گا پس اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ دنیا کا بدلہ آخرت اور خلق کا بدلہ خالق ہے پس طالب حق کو چاہیے کہ خواہش نفسانی چھوڑ دے اور دل کو غیرون سے صاف و ستھرا کرلے اگر آخرت مین اعلیٰ اور عمدہ چیز کا خواہشمند اور طلبگار ہے اور دل جو مائل ماسوے اللہ ہے اسکو اللہ کی طرف رجوع کرے اگر اللہ کا خواستگار ہے مثلاً ایک شخص ہے کہ وہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے اور خواہش رکھتا ہے اپنے دل مین کہ مین مشرق کے لوگون سے ملون اور وہان کی چیزون کو دیکھون تو جب تک اس درمیان کو نہ چھوڑے گا ہرگز نہین مشرق کو پہونچے گا اور نہ وہان کے لوگون سے

سکتا ہے نہ اُسکو وہان کی چیزین مل سکتی ہین جب تک اُن مقامات کو قطع نہ کرے گا
جو درمیان ہین پس جو طالب کہ اپنے نفس کو خواہش سے روکے گا وہ ضرور آخرت
کی چیزون سے سرفراز ہوگا اور جب مخلوق سے دل ہٹائے گا خالق کو دیکھے گا
کیونکہ دونون کا جمع ہونا غیر ممکن ہے خبردار اے طالبان حق نہ پڑو تم اس دنیا مین
کیونکہ یہ فانی ہے اگر لقا کی تمنا ہے تو ترک کرو دنیا کو البتہ حق سبحانہ تعالے جل شانہ
نے تمکو دو جہادون کی خبر دی ہے ایک کھلا ہوا دوسرا چھپا ہوا پس جہاد
ظاہر لڑائی کرنا کفار اور دشمنان خدا اور اُسکے رسولؐ کے مخالفون سے اور
جہاد باطن لڑائی کرنا اپنے نفس کے ساتھ یعنی خواہشات سے روکنا اور
ترک کرنا اور نفس کی پیاری چیزون کا پس جہاد باطن زیادہ تر سخت ہے جہاد
ظاہر سے کیونکہ جہاد باطن بہت ہوتا ہے اور ترک کرنا ہوتا ہے اپنی خواہشات
کا اور چھوڑ دینا دنیا کا اور جہاد ظاہر کبھی ہوتا اور کبھی نہین اور جہاد باطن کا ثواب
جہاد ظاہر کے برابر ہے پس جو جہاد باطن کرے گا اُسکو دونون جہادون
کا ثواب ملے گا اسی وجہ سے فقرا کی فضیلت شہدا پر ہے حضرت امام محمد بن
محمد غزالی کتاب کیمیاے سعادت مین لکھتے ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کہ تم اپنے ساتھ جہاد کرو بھوک پیاس سے کیونکہ اس کا
ثواب کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے مانند ہے اور کوئی کام اللہ تعالے
کے نزدیک بھوک پیاس سے زیادہ دوست نہین ہے اور ایک مقام پر

Marfat.com

فرمایا ہے کہ بھوک سب کامون کی سردار ہے الغرض ریاضت نفس پر مستعد ہو اور اپنی حقیقت کو سمجھو مجاہدہ پر کمر کو مضبوط باندھو اور دل کے لشکر کو سمجھو کیونکہ جب تک دل کے لشکر کو نہ جانوگے تو جہاد کیا کروگے پس جب جہاد کرنے مین کامل ہوگے اُسوقت اپنے رب کو دیکھنے لگوگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ یعنی جس نے پہچان لیا اپنے نفس کو پس بے شک اُسنے پہچان لیا اپنے رب کو یعنی جس نے اپنے نفس کی مکاری اور شرارت کو پہچان لیا اور اُسکے مکروفریب سے بچتا رہا اُسنے اپنے رب کی عظمت پہچان لی کیونکہ نفس ہی اللہ تعالے کی فرمانبرداری اور اطاعت مین حائل اور مانع ہوتا ہے پس اب ہم دل کی حالت اور حقیقت بیان کرتے ہین تاکہ تم جہاد کرنے مین کامل ہو لہذا اب اُسی کا بیان ہوتا ہے کہ دل کا لشکر کیا ہے اور دل کسواسطے پیدا کیا گیا ہے

## باب تیرھوان دل کی حقیقت کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ دل بادشاہ اور جسم دل کی مملکت ہے اور اِس مملکت کے مختلف لشکر ہین اور اُسکی سعادت خداوندکریم ورحیم کی معرفت پر منحصر اور موقوف ہے اور صانع کی پہچان اُسکی بنائی ہوئی چیزون سے حاصل ہوتی ہے اور تمام عالم مصنوعات ہے اور عجائبات عالم کی معرفت ظاہر وباطن کے حواس سے اُسکو حاصل ہوتی ہے اور حواس کو جسم کے ساتھ ثبات ہے معرفت دل کا شکار ہے اور حواس پھندا جسم سواری اور جسم پانی مٹی گرمی تری سے ملاکر بنایا گیا ہے پس خدا ے تعالے کیسا صانع باکمال ہے جسنے عناصر متضادہ کو ایکجا جمع کردیا

## باب چودھوان دل کے لشکر کے بیان مین

کے لشکر کی تفصیل بہت طول و طویل ہے الا اصل مطلب کے واسطے ایک
ہم لکھتے ہین اُس سے صاف معلوم و مفہوم ہو جائے گا تمثیل بدن
ایک شہر ہے اور ہاتھ پانون پیشہ ور اور خواہش اُس شہر کی عامل غصہ
کوتوال عقل وزیر قلب بادشاہ ہے اور بادشاہ کو سلطنت کے انتظام
کے لیے ان سب کی حاجت ضرور ہے لیکن خواہش جو گویا عامل ہے جھوٹی اور
زیادتی کرنے والی ہے جو وزیر کہتا ہے اُسکے خلاف ہی کہتی ہے اور ہمیشہ
یہی چاہتی ہے کہ سلطنت مین جتنا مال ہے سب تو خراج کے بہانے سے
لے لے اور میان غصے خان جو کوتوال ہین اعلیٰ درجہ کے شریر ہین اور تند خو
اور تیز بھی ہین بے رحمی کرنا اُنکو نہایت درجہ عمدہ معلوم ہوتا ہے جس طرح
شہر کا بادشاہ سب باتون مین اپنے وزیر سے مشورہ کرتا ہے اور جھوٹے
طمع دار عامل کا کان مروڑے رکھتا ہے وزیر کے برخلاف اُسکا کہا نہین
مانتا اور کوتوال کو اُسپر متعین کرتا ہے کہ اُسکو زیادتی سے باز رکھے اور کوتوال کو
بھی دباؤ مین رکھتا ہے کہ قدم حد سے زیادہ نہ بڑھائے پس ان باتون سے
اُس بادشاہ کی سلطنت مین اعلیٰ درجہ کا انتظام رہتا ہے پس اسی
طرح سے اگر بادشاہ دل بھی وزیر عقل کے مشورے اور صلاح سے کام
کرے خواہش اور غصہ کو تابعدار و فرمان بردار کرکے وزیر کا محکوم کر دے تو
جسم کا انتظام درست رہے اور نیک بختی کی راہ طے کر کے درگاہ رب العزت

مین بے کھٹکے پہونچ جاوے اور اگر وزیر کو غصہ اور خواہش نے مقید کر لیا
بادشاہ دل برباد و تباہ ہوا خواہش اور غصہ کو کھانے پینے اور جسم
حفاظت کے لیے حق سبحانہ تعالٰے نے پیدا کیا ہے پس یہ دونون بد
کے خدمتگار اور فرمان بردار ہین اور کھانا پینا بدن کا چارہ ہے اور بدن
حواس کا بوجھ بہار اُٹھانے کے لیے مخلوق کیا ہے تو بدن حواس کا خ
ہے اور حواس کو عقل کی تلاش کے لیے پیدا کیا ہے کہ اُنکی بدولت خد
کریم کی عجیب غریب صنعتین پہچانے پس حواس عقل کے خادم ہین اور عق
قلب کے واسطے پیدا کیا ہے کہ دل کی شمع و چراغ بنے اور اُسکی رو
مین درگاہ باری تعالٰے عز و جل دل کو نظر آئے کہ یہی دید قلب کی جنت
تو اب عقل دل کی فرمان بردار و خادم ہے اور قلب کو جمال باری تعالٰے
واسطے پیدا کیا ہے جب قلب اس دیکھنے مین مصروف اور مشغول ہوا پ
وہ وہی نجس نطفہ گندہ بندہ اس معرفت کی پاکی حاصل کر کے اللہ تعا
جل شانہ کی بارگاہ کا خادم بنا اور دل کو پیدا کر کے اللہ تعالٰے نے اُسے ملک
اور لشکر اور سواری بدن اسی واسطے عنایت و مرحمت فرمائی ہے کہ عالم خاک
سے عالم علیین کی سیر کرے پس اگر کوئی اس نعمت کا حق ادا کرنا اور بندگی
طاعت کی شرط بجالانا چاہے تو اُسکو واجب و لازم ہے کہ بادشاہ کی ط
بادشاہت کے تخت اور سلطنت کی مسند پر بیٹھے اور اللہ تعالٰے جل شانہ

گاہ مکرم و مقدس کو اپنا مقصود اور قبلہ بنائے اور آخرت کو اپنا وطن اصلی
و مسکن قدیمی ٹھہرائے اور ٹھہرنے کی جگہ ٹھہرائے اور دنیائے فانی کو منزل بدن
سواری ہاتھ پانون کو خدمتگار عقل کو وزیر خواہش کو مال وزر کا محافظ اور
پاسبان غصے خان کو کوتوال حواس کو مخبر بنا کر علٰحدہ علٰحدہ ایک ایک کام پر
متعین و مقرر کرے کہ وہان کی خبر لائین اور قوت خیال جو دماغ مین اگلی طرف
ہے اُسکو اخبار کے ہرکارون اور مخبرون کا سردار و افسر بنائے اسلیے
کہ مخبر سب پرچہ اخبار اُسکے پاس لائین اور قوت حافظہ جو دماغ مین پچھلی
طرف ہے اُسکو اخبار کا محافظ دفتر کرے تاکہ اخبار کے پرچے اُس افسر
سے لے کر حفاظت سے اور وقت پر وزیر عقل سے گزارش کرے اور
وزیر ان کل چیزون کے موافق جو ملک سے اُسے پہونچتی ہین ملک کا بندوبست
اور انتظام اور بادشاہ کے سفر کا سامان کرتا رہے اور وزیر عقل بھی اگر دیکھے
کہ لشکر مین سے کوئی مثلاً (خواہش غصہ وغیرہ) پھر گیا اور اطاعت اور فرمانبرداری
سے باہر ہوگیا اور راہزنی کرنا چاہتا ہے تو اُسکی تدبیر کرے اور جہاد کی طرف
متوجہ ہو کہ وہ پھر راہ پر آجاوے اور اُسکے مار ڈالنے کا قصد و ارادہ نکرے
کیونکہ سلطنت بغیر اُنکے درست و صحیح نرہے گی بلکہ ایسی ترکیب کرے کہ اُن کو
اپنے قبضہ و قابو مین لائے کہ جو سفر آنے والا ہے اُس مین وہ یار موافق اور
مددگار صادق رہین دشمن نہو جاوین رفاقت کرین چوری ڈکیتی نہ کرین تو سعید

ہوا اور نعمت کا حق ادا کیا اور اس خدمت کے انعام مین سرفرازی کا خلعت
وقت پر پائے گا پس اگر باغی اور شقی اور ڈکیتون اور دشمنون سے مل گیا تو نمک حرا
ہو گیا اس بداعمالی اور بدفعلی کی سخت اور اعلیٰ درجہ کی سزا پائے گا چونکہ افعا
شنیعہ اور اعمال قبیحہ سے بچنا اور صفائی قلب بے گوشہ نشینی کے حاصل ہونا بہت
دشوار بلکہ محال اور غیر ممکن ہے اس واسطے اُسکا بیان بھی ضروری اور لازمی

## باب پندرھوان گوشہ نشینی کے بیان مین

ہر شخص کو گوش ہوش سے سُننا اور دل لگا کر سمجھ لینا چاہیے کہ اِس باب مین
علماء رحمہم اللہ تعالےٰ کا اختلاف ہے کہ عزلت یعنی گوشہ نشینی بہتر ہے
مخالطت یعنی بندگان خدا سے ملنا جلنا حضرت سفیان ثوری اور داؤد طائی
اور بشر حافی حذیفہ مرعشی اور فضیل بن عیاض اور ابراہیم ادہم اور ابراہیم خواص
رحمہم اللہ تعالےٰ اور دیگر بزرگان اور متقیان خداشناس کا یہی مذہب و مسلک ہے
کہ عزلت یعنی تنہائی اور گوشہ نشینی لوگون کے ساتھ ربط وضبط رکھنے سے افضل ا
بہتر ہے اور علمائے ظواہر کی ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ مخالطت ہی افض
و مستحسن ہے گوشہ نشینی سے حضرت امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی طوس
رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم مین نقل کرتے ہین کہ حضرت امام المسلمین
قدوۃ السالکین خواجہ حسن بصری رضے اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ تور
شریف مین لکھا ہے کہ انسان نے جب قناعت اختیار کی سب سے بے پروا ہو گ

Marfat.com

جب خلق سے خلوت نشین ہوا سلامتی پائی جب خواہش نفسانی کو پیرون کے نیچے
ڈال آزاد ہوگیا جب حسد سے ہاتھ اٹھایا اسکی مروت ظاہر ہوگئی اور جب
تھوڑے دن صبر کیا ہمیشہ کے واسطے فائدہ مند ہوا پس خلوت مین ہر طرح
کا اطمینان حاصل ہوتا ہے زبان کی حفاظت ہوتی ہے اور حضرت سلطان السالکین
سراج العارفین ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خلوت مین بیٹھنا
عبادت ہے حضرت سعد بن ابی وقاص بن زید رضی اللہ تعالے عنہ جو اکابر
صحابہ مین تھے مدینہ منورہ (زاد اللہ شرفہا) کے نزدیک ایک مقام ہے اُسے
عقیق کہتے ہین وہین رہتے تھے کسی کام کو مجمع مین نہین آتے تھے حتی کہ
آپ نے اُسی مقام پر انتقال فرمایا اور حضرت ربیع ابن خثیم اور ابراہیم نخعی
رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہین کہ علم سیکھکر آدمیون سے خلوت وعزلت اختیار
کر اب ہم خلوت کے فائدے بیان کرتے ہین چونکہ خلوت کے فائدے بہت ہین
لیکن ہم مختصر کرکے لکھتے ہین واضح ہو کہ خلوت مین ذکر وفکر کی فراغت ہے
اس واسطے کہ اللہ جل شانہ کا ذکر کرنا اور اُسکی عجیب وغریب صنعتون اور
زمین وآسمان کی مملکتون مین فکر وغور کرنا دنیا اور آخرت مین خدا کے اسرار
پہچاننا بزرگترین عبادت ومعرفت ہے بلکہ بزرگترین درجات یہ امر ہے کہ انسان
اپنے کو بالکل جناب احدیت وذات واجب الوجود سبحانہ تعالےٰ کے ذکر وفکر
مین غرق کردے اسلیئے کہ ماسوے اللہ سے بے خبر ہو جائے اسطرح کہ اپنی

جان وتن کی بھی خبر نہ ہے پس یہ امر بغیر خلوت کے صحیح و درست نہین ہوتا کیونکہ
جو شے اللہ تعالے کے سوا ہے وہ اُس سے پھیرنے والی ہے جب کسی
کو اس بات کی قدرت ہو کہ ہمیشہ ذکر کرنے سے حضرت سبحانہ تعالے کے
ساتھ اُنس پیدا کرے یا ہمیشہ فکر کرنے سے اُسکے جلال وجمال کی معرفت
کا علم حاصل کرے تو یہ کام اُن سب عبادتون سے افضل و بہتر ہے جو
خلق اللہ سے علاقہ رکھتی ہین کیونکہ سعادتون کی غایت یہی ہے کہ جو کوئی اُس
جہان مین جائے تو حق تعالے جل وجلالہ کی محبت اُسپر غالب ہو پس اُنس
محبت ذکر کی بدولت کامل ہوتی ہے اور محبت ثمرۂ معرفت اور معرفت
ثمرۂ فکر اور یہ سب باتین خلوت سے بن پڑتی ہین جب تک خلوت اور تنہائی
نہ اختیار کرے گا ہرگز یہ باتین صحیح و درست نہ ہونگی اور خلوت مین بیٹھنے کی
بدولت بہت سے گناہون سے بچتا ہے از انجملہ یہ کہ غیبت اور ریا اور نفاق
مخالطت کو لازم ہے کیونکہ اگر خلق اللہ کے ساتھ مدارا نہ کرے گا تو وہ ستا
گی اور اگر مدارا کرے گا تو ریا مین دھرا جائے گا کیونکہ نفاق اور ریا کو مدارا سے
جدا کرنا نہایت مشکل اور دشوار ہے اور اگر دو دشمنون سے کلام کرے
گا اور ہر ایک کے موافق بات کہے گا پس یہ نفاق ہے اور اگر ایسا نکرے
تو اُنکی دشمنی سے ہرگز نجات نہ ملے گی اور بھی یہ بات ہے کہ جسکو دیکھے
اُس سے کہے گا کہ مین آپ کا ہمیشہ مشتاق رہتا ہون اور اکثر یہ بات جھوٹ

ں ہے برتقدیر اگر ایسا نہ کرے تو لوگ اُس سے متوحش ہونگے اور اگر کہے گا تو کذب
نفاق ہوگا اور اکثر یہ بات ظاہر مین پوچھنا پڑتی ہے ہر ایک سے کہ آپ کیسے ہین
ر آپ کے لوگون کا کیا حال ہے اور باطن مین اس خیال سے فارغ البالی ہوتی
ہے کہ وہ کیسے ہین پس یہ نفاق ہوتا ہے اور عزلت وگوشہ نشینی کی بدولت
دمی لوگون کی شر سے بچتا ہے اور آسودگی و آرام کے ساتھ رہتا ہے اسواسطے
جب تک آدمیون کی صحبت مین رہے گا تو انکی غیبت اور بدگمانیون کے رنج والم
سے نہ بچے گا اور بھی فائدہ ہے کہ ایسے لوگون کے دیکھنے سے نجات پاتا ہے
کہ جنکا دیکھنا اسکی طبیعت کو مکروہ اور دل کو بُرا معلوم ہوتا ہے اسکے سوا ست
سے فوائد بے شمار ہین بخیال طول ہوجانے رسالہ کے اسیقدر پر اکتفا کیا ان
بعضے مقاصد دینی اور مطالب دنیوی اوروں کے بغیر ملنے کے حاصل نہین ہوتے
اور بلا مخالطت کے نہین ملتے ہین پس وہ کام خلوت مین ضائع و فوت ہوتے ہین اور
انکا فوت ہونا گوشہ نشینی کی آفت ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ خلوت نشینی کی
آفتون کا بھی ذکر مشرحاً و مفصلاً لکھا جاوے ۔

## باب سولھوان گوشہ نشینی کی آفتون کے بیان مین

غور کرنا چاہیے کہ گوشہ نشینی کی آفتین بھی بہت ہین مگر ہم بمختصر بیان کرتے ہین ایک تو
یہ ہے کہ جس نے وہ علم جو اُسپر فرض ہے نہ سیکھا پس اُسپر گوشہ نشینی حرام ہے
اور جس نے علم سیکھا اور وہ سے علم نہین سیکھ سکتا ہے اُسکے واسطے

گوشہ اختیار کرنا صحیح و درست ہے اور اگر شریعت کے کل علوم سیکھ سکتا ہے
بے گوشہ اختیار کرنا بڑا بھاری نقصان ہے کیونکہ جو کوئی حاصل کرنے کے قبل خلوت
اختیار کرتا ہے پس وہ خواب اور بیکاری اور ناقص و فاسد خیالات مین اکثر اوقات
ضائع کرتا ہے جیسا کہ حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بوستان
مین فرماتے ہین سے خیالات نادان خلوت نشین + بہم بر کند عاقبت کفر و دین
پس اگر بے علم خلوت اختیار کرے اور تمام دن عبادت مین گذارے تو ضرور ہے
کہ عجب اور غرور و مکر سے خالی نرہے گا اور خدا کی شان مین ایسے خطرے آئینگے
گے کہ شاید کفر یا بدعت سے خالی نہون اور اُسکو خبر بھی اُن خطرون کی نہ
الغرض جو بے علم ہو کر خلوت اختیار کرے گا ضرور ہے کہ خطا اُٹھائے گا کیونکہ
علم ہی سیدھی اور سچی راہ بتاتا ہے اور شیطان کی مغالطہ اور کید سے بچاتا ہے
اسیوجہ سے بزرگان دین اور اولیاے باصدق و یقین نے سخت تاکید فرمائی ہے
کہ علم سیکھکر تصوف کی طرف رجوع ہون اور چونکہ زہد و ورع کو ریا اور نفاق کا دغدغہ
لگا رہتا ہے اسلیے ریا و نفاق کا بیان لکھا جاتا ہے کہ اس سے بچنا ضروری
ہے ورنہ ساری محنت ضائع ہوگی ۔

## باب سترھوان ریا اور نفاق کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ جناب حق سبحانہ تعالے جل جلالہ و عم نوالہ کی عبادت مین ریا کرنا گناہ
کبیرہ ہے اسیکو شرک خفی کہتے ہین الغرض پرہیزگار اور پارسا لوگون کے نزدیک

کی ہماری بہتر اس سے زیادہ نہیں کہ جب عبادت کریں تو دل میں یہ خیال پیدا
کہ لوگ اِس سے خبردار ہوں اور ہماری پارسائی کا اعتقاد اُنکے دلوں میں جم جائے
اس جس عبادت سے ایسا اعتقاد فاسد و باطل مقصود ہو وہ عبادت ہرگز اللہ تعالے
عبادت نہیں ہے بلکہ خلق کی پرستش ہو جائے گی اور اگر لوگون کا اعتقاد اور اللہ تعالے
پرستش دونوں مقصود ہوں تو یہ صریح شرک ہو جائے گا اسلیے کہ عبادت کرنے
لے نے اللہ تعالے کے ساتھ اور کو بھی شریک کرلیا حق سبحانہ تعالی قرآن
میں ارشاد فرماتا ہے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ
عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۔ یعنی جو شخص
اپنے پروردگار کے دیدار کا امیدوار ہو اسکو چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے
پروردگار کی عبادت میں کسیکو شریک نہ کرے اس آیہ پاک سے صریح ظاہر ہی کہ
عبادت میں اللہ تعالے کی کسی کا لگاؤ و علاقہ نہو بلکہ محض ذات باری تعالی کی پرستش
ملحوظ و مقصود ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین کہ اللہ تعالے ارشاد
فرماتا ہے کہ جس نے عبادت کی اور کسی اور کو میرے ساتھ شریک کیا حالانکہ میں
شریک سے بے نیاز ہوں تو میں نے سب عبادت اُس شریک کو دیدی اور
دوسرے مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یون ارشاد فرماتے ہین
حق تعالے اُس عبادت کو قبول نہیں فرماتا جس میں ایک ذرہ برابر ریا ہو ریا کی
حقیقت یہ ہے کہ آدمی اپنے کو لوگون کے روبرو پارسا اور نیک بخت جتائے

تاکہ لوگون کے دلون مین اُسکی الفت و محبت پیدا ہو اور اُنکی تعظیم اور عزت کر
ور ریا کی بہت سی قسمین ہین خصوصًا عبادت مین زیادہ تر ہوتی ہے یعنی کثر
سے دیکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص ہو جب غیر کے سامنے نماز پڑھے گا تو
اور رکوع بہت احتیاط سے کرے گا مگر جب تنہا پڑھے گا پس سجدہ اور رکوع
عدم اور وجود ہی ثابت نہین ہوتا چنانچہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ امام صاحب
جب مسجد مین امامت کے لیے محراب مین کھڑے ہوئے تو طویل سورتین
شروع کین کہ مقتدی بھی بیچارے پریشان ہو جاتے ہین اور جب خود تنہا
پڑھتے ہین سوا انا اعطینا اور قل ہو اللہ کے دوسری سورتین گویا یاد ہی
نہین ہین حالانکہ تنہائی مین بھی اُسی خشوع و خضوع سے پڑھنا چاہیے
جس طرح جماعت سے پڑھتا ہے بلکہ جماعت مین ضعیف اور کمزور و حاجتمند
لوگون کی رعایت رکھکر قراءت طویل ایسی نہ کرے کہ مقتدی کمزور بددل ہون او
تنہائی مین خوب دل لگے اطمینان سے پڑھے کہ خلوص اسی مین ہے پس ہر شخص
پر واجب و لازم ہے اپنے تئین لوگون سے مخفی و پوشیدہ رکھے ایک روز حضر
معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ روتے تھے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی
تعالے عنہ نے پوچھا کہ کیون روتے ہو کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آ
وسلم سے سُنا ہے کہ ذرا سی ریا بھی شرک ہے الغرض ہر شخص ریا سے بچتا ر
پس اب ہم ایک حدیث لکھکر اس باب کو تمام کرتے ہین حضرت معاذ ابن جبل

ے اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تعالے نے آسمان پیدا کرنے کے پہلے سات فرشتے پیدا کیے
رہ آسمان کو پیدا کیا اور ہر ایک کو ایک ایک آسمان پر مقرر کیا اور اُس
سمان کی دربانی اُسے دی جب زمین کے فرشتے جنکو حفظ کہتے ہین وہ
ون کے اعمال جو بندون نے صبح سے شام تک کیے ہون پہلے آسمان
اُٹھا لیجاتے ہین اور بندہ کی عبادت کی بہت توصیف وتعریف کرتے ہین
رہ اُسنے ایسی عبادت کی ہو کہ اُس کا نور آفتاب کے نور کے برابر ہو تو وہ
شتہ جو آسمان پر متعین ومقرر ہے کہتا ہے کہ یہ عبادت اُسی بندے کے
ھ پر مارو کہ مین اہل غیبت کا محافظ ونگہبان ہون مجکو اللہ تعالے نے حکم کیا
ہے کہ جو شخص غیبت کرے اُسکے عمل کو آگے نہ بڑھنے دینا پھر جس نے
غیبت نہ کی ہو اُسکا عمل دوسرے آسمان تک لیجاتے ہین اُسپر جو فرشتہ
متعین ہے وہ کہتا ہے کہ یہ عمل لیجا کر اُسکے مُنھ پر دے مارو کیونکہ اُس نے
یہ عمل دنیا کے دکھانے کے واسطے کیا ہے اور محفلون مین لوگون پر فخر جتانے کو
اور مجھے حکم ہے کہ اُسکے عمل کو روکون پھر اور شخص کے عمل لیجاتے ہین اُن مین
روزہ نماز اور صدقہ ہوتا ہے حفظ اُن اعمال کے نور سے متعجب ہوتے
ہین جب تیسرے آسمان تک پہونچتے ہین تو فرشتہ کہتا ہے کہ مین کبر پر مقرر ہون
کہ متکبرون کے عمل کو منع کرون وہ لوگون کے ساتھ تکبر کرتا ہے پھر اور کسی کے

Marfat.com

عمل چوتھے آسمان تک بلند کرتے ہین کہ وہ عمل تسبیح اور نماز و حج کی برکت سے ستارون کی طرح درخشان و تابان ہوتے ہین اُس آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ اعمال اُسی بندے کے مُنھ پر پٹک دو مین موکل عُجب ہون اس بندے کا عمل عُجب سے خالی نہین ہے مین اُسکے عمل کو آگے نہ جانے دون گا پھر پانچوین آسمان تک اور کسی کے عمل لیجاتے ہین یہ عمل حسن و جمال مین ایسے ہوتے ہین جیسے وہ بنائی سنواری نئی دولھن جسے پہلے پہل دولھا کے گھر رخصت کرتے ہین اُس آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ ان اعمال کو اسی بندے کے مُنھ پر پھینک دو اور اُسی کی گردن پر لاد دو کہ مین حسد پر مقرر ہون جو شخص علم و عمل مین اس بندے کے برابر ہوتا ہے یہ اُس کا حسد کرتا ہے اور اُسکے حق مین زبان دراز کرتا ہے مجھے حکم ہے کہ حاسدون کے اعمال کو باز رکھون پھر چھٹے آسمان تک اور کسی کے عمل لیجاتے ہین اُن مین نماز روزہ حج زکوٰۃ عمرہ ہوتا ہے اُس آسمان کا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ عمل اُس بندے کے منھ پر پٹکو کہ وہ ایسے شخص پر شفقت نہین کرتا جسے کوئی رنج و بلا پہونچی ہو بلکہ خوش ہوتا ہے مین فرشتۂ رحمت ہون مجھے حکم ہے کہ بیرحمون کے اعمال کو روک ٹوک کرون پھر ساتوین آسمان تک اور کسی کے اعمال لیجاتے ہین یہ اعمال روزہ و نماز نفقہ و جہاد و ورع سے بھرپور ہوتے ہین اور اُن کا نور ایسا ہوتا ہے جیسے نور آفتاب کا اور بزرگی کے سبب سے رعد کی گھڑگھڑاہٹ کی طرح اُنکا

ور آسمانون مین پڑ جاتا ہے اور تین ہزار فرشتے اُنکے ساتھ پہونچانے جاتے ہین
اور کوئی فرشتہ اُنھین روک نہین سکتا جب ساتوین آسمان تک یہ اعمال
پہونچتے ہین تو فرشتہ کہتا ہے کہ یہ اعمال اُسی بندے کے مُنھ پہ پھیر مارو اور
اُسکے قلب پر قفل لگادو اِس عمل سے خدا اُسے مطلوب و مقصود نہ تھا بلکہ
علما کے نزدیک اسے اپنی شوکت و حشمت مقصود تھی اور شہرون مین
اپنا نام اور شہرہ مقصود تھا مجھے حکم ہے کہ اُسکے اعمال کو راہ ندون
اور جو عمل خالصاً للہ کے واسطے نہین ہوتا وہ ریا ہوتا ہے اور حق سُبحانہ
تعالے ریاکار آدمی کے عمل قبول نہین کرتا پھر اور کسی کے اعمال اُٹھاتے
ہین اور ساتوین آسمان کے آگے بڑھا لیجاتے ہین اُن مین بالکل خلق
نیک اور تسبیح اور طرح طرح کی عبادت ہوتی ہے اور سب آسمانون
کے فرشتے پہونچانے جاتے ہین حتّٰی کہ جناب حق سبحانہ تعالےٰ کی درگاہ
مین پہونچتے ہین اور سب فرشتے گواہی دیتے ہین کہ یہ اعمال پاک اور با اخلاص
ہین حق جل شانہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو تم اُسکے اعمال کے
محافظ ہو اور مین اُسکے قلب کا نگہبان ہون اُس نے یہ عمل میرے واسطے نہین
کیا اپنے دل مین اور نیت کی ہے میری لعنت اُسپر ہو فرشتے عرض
کرتے ہین کہ بارخدایا تیری لعنت اور ہم سب کی لعنت اُسپر ہو ساتون آسمان
اور ساتون زمین اور جو کچھ زمینون اور آسمانون مین ہے سب اُسپر لعنت

Marfat.com

کرتے ہین الغرض ریا بہت بُری بلا ہے اِس سے بہت پرہیز کرے ریا کی مذمت مین حدیثین بکثرت وارد ہین مگران بلاؤن سے بچنا بے تعلیم مرشد کامل اور ہادی برحق کے نہین ہوسکتا اور مرشد کی تعلیم اور توجہ اُسی شخص پر دل سے ہوتی ہے جو دل سے اُنکی خدمت کرے اور اُنکی فرمان برداری مین کسی قسم کی فروگذاشت وکوتاہی نہ کرے خلاصہ یہ ہے کہ مرشد کے آداب کا لحاظ اپنے اوپر واجب ولازم سمجھے لہذا اب مرشد کے اداب کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مریدون کو مرشدون کے ساتھ کس طریقے سے پیش آنا چاہیے۔

## باب اٹھارھوان مرشدون کے آداب کے بیان مین

یہ بات مشہور ومسلّم ہے کہ کوئی بے ادب اللہ تعالیٰ جل شانہ تک نہین پہونچتا ہے اِس زمانے مین مرید آداب مرشد کے نہین بجالاتے ہین اور اسیوجہ سے بزرگان دین کے برکات سے محروم رہتے ہین اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مرشد کی حضوری مین حاضر ہوکر مذاق اور دل لگی کرتے ہین لاحول ولاقوۃ الا باللہ مرشد کے حقوق بعد انعامات خداے تعالےٰ واحسانات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمامی ارباب حقوق پر فائق ہین حقوق والدین سے زیادہ حقوق مرشد کے ہین حقیقت مین مرشد حقیقی سب کے حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ہرچند کہ پیدایش ظاہری والدین سے ہے لیکن پیدایش باطنی متعلق مرشد سے ہے پیدایش ظاہری کے

لیے زندگی تھوڑی ہے اور پیدایش باطنی کے واسطے زندگی ہمیشہ کے لیے ہے اس زمانے مین بہت سے آدمی تو ایسے ہین کہ بیعت کرکے اپنے پیرون سے بد اعتقاد ہوتے ہین اور اسیوجہ سے دنیا و آخرت کے خسارے مین ناحق مبتلا ہوتے ہین حضرت امام ربانی ماہرہ موز مقطعات فرقانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز اپنے رسالہ مبدأ و معاد مین فرماتے ہین کہ حسن اعتقاد مرید کا اور اطاعت و پیروی اسکی افضلیت و اکملیت مرشد مین ثمرات محبت سے اور نتایج مناسبت سے ہے الغرض آداب شرائط مرشد کی انتہا نہین ہے مریدون سے کہان ادا ہوسکتے ہین مگر تھوڑے سے لکھتا ہون ہر طالب صادق اور مرید راسخ اپنے کو سب طرف دنیا و مافیہا سے پھیر کر اپنے مرشد کی طرف رجوع کرے اور اطاعت اور فرمان برداری اور اتباع و تقلید و پیروی مین اپنے مرشد کی اپنے کو گم کردے بجز تصور و خیال مرشد کے اور کسی کا تصور و خیال ہرگز نہ رہے مرشد کی حضوری مین غیر کی جانب متوجہ نہو اور اپنے دل اور آنکھ اور کان اور ناک وغیرہ کے ساتھ مرشد کی طرف متوجہ ہوکر خاموش باادب بیٹھے یہانتک کہ مرشد کے حضور مین کسی ذکر اور شغل مین بھی نہ مشغول ہو الاجب پیر حکم دے اور ایسے مقام پر نہ بیٹھے کہ سایہ مرید کا پیر کے جامہ پر یا اسکے سایہ پر پڑے اور پیر کی جانماز پر پیر نہ رکھے اور مرشد کی غیبت مین

اُسکی نشستگاہ کی جانب پاؤن نہ پھیلائے اور لعاب دہن اُس طرف نہ تھو
اور بغیر ضرورت اور بلا اجازت پیر کے پیر سے ہرگز جدا نہ ہو یہ خلاف اد
ہے اور پیر مرشد کی حضوری مین پانی نہ پیے اور کھانا نہ کھائے اور کسی سے
کلام نہ کرے اور جملہ امورات کلیہ و جزئیہ مین تقلید اپنے پیر مرشد کی کرے
کھانے پینے سونے بیٹھنے اُٹھنے لیٹنے آنے جانے اور عبادت کرنے مین او
وغیرہ پڑھنے مین اور مرشد کے حضور مین بلند آواز سے بات نہ کرے اور مر
کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرے اور مرشد کے ظروف خاص کو اپنے صر
اور استعمال مین نہ لاوے اور جب تک شیخ کسی معاملے مین اپنی طرف
متوجہ نہ ہو عرض و معروض نہ کرے اور کوئی کار دینوی ہو یا دینی جزوی
یا کلی بغیر ارشاد شیخ کے ہرگز شروع نہ کرے اور خدمت مین مرشد کے جا
تک عزیز نہ کرے اور جس کام سے پیر کراہت کرے مرید اُسپر اقدام نہ کرے
بقول صاحب عوارف رحمۃ اللہ علیہ آداب شیخ مرید پر واجب و لازم ہے
مرید صحبت پیر مین مؤدب رہتا ہے شیخ کے دل مین اُسکی محبت اور الفت
پیدا ہوتی ہے اور وہ منظور نظر رحمت الٰہی ہوتا ہے اور حق سبحانہ تعا
مرید مؤدب کو رحمت اور عنایت اپنی سے اپنے بندون کے دل مین ع
کر دیتا ہے الغرض ہر طالب صادق اور مرید راسخ اپنے شیخ کی تعظیم و تابعدار
مین سر مو فرق نہ کرے اگر وہ راہ معرفت کی طے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

اور جو کچھ مرشد فرمائے اُسکو گوش دل سے سُنے اور یاد رکھے بلکہ واسطے
یادداشت کے لکھ لے تاکہ فراموش نہو اور وہ اُسکو بہت فائدہ دے گا شیخ العالم
قطب الآفاق حضرت مولانا نظام الدین احمد اولیا بدایونی دہلوی قدس اللہ سرہ اپنے
شیخ سے نقل کرتے ہین کہ اُنھون نے فرمایا کہ زہے سعادت اُس مرید کی کہ جو
کچھ اپنے شیخ سے سُنے اُسکو گوش سے سُنے اور اُسکو لکھ رکھے کہ بعدد
ہر حرف کہ اُسکے قلم سے نکلے گا ثواب طاعت ہزار سالہ اُسکے نامۂ اعمال
مین ثبت ہوگا اور بعد مرنے کے اُسکی جگہ علیین مین ہوگی تو مرید اپنے شیخ
کی اطاعت صدق دل سے کرے اگرچہ اعلیٰ درجہ کا خواہشمند اور طلبگار ہے کسی
شیخ نے حضرت مولانا ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے پوچھا
کہ آپ نے یہ مرتبہ کہان سے حاصل کیا آپ نے فرمایا کہ مین مدت چالیس
برس کامل اپنے مرشد حضرت خواجہ سری سقطی رضے اللہ تعالےٰ عنہ کے
آستانہ فیض کاشانہ پر ایک پیر سے کھڑا رہا اور کشایش کار اُن سے طلب
کرتا رہا آخر الامر اُنکی برکت و فیضان صحبت سے یہ درجے مجکو ملے بہرحال
بعضے مکاتیب حضرت محبوب سبحانی مجدد الف ثانی مین آیا ہے کہ مرشد نائب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے متابعت شریعت و حفظ مراتب
مرشد کا بعینہ متابعت خدا و رسول ہے اور تعظیم نائب کی عین تعظیم منیب کی
ہے اور سلوک طریق بغیر متابعت مرشد کے محال ہے الغرض جہان تک

Marfat.com

ہو مرشد کی اطاعت و فرمان برداری مین قصور نہ کرے جب تک کہ کوئی بات خلاف شرع نہ بتاوے کہ یہی وسیلہ نجات اور ذریعہ مغفرت کا ہوگا اسواسطے کہ رضامندی مرشد کی عین رضامندی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی رضامندی عین خوشنودی ہے جناب حق تعالے جل شانہ کی اور ایسے ہی مرشد کی ناراضی ہے اور اُسکی شان مین گستاخی بھی ہے پس مرشد کی محبت سے محبت خدا اور رسولؐ کی حاصل ہوتی ہے طالب صادق کو چاہیے کہ اپنے تئین فنا فی الشیخ کرے بعدہ توجہ مرشد سے مرتبہ فنا فی الرسول کا اُسکو حاصل ہوگا بعد اُسکے بتصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ فنا فی اللہ کو انشاء اللہ تعالے پہونچے گا اور ہمیشہ کی زندگی سے سرفراز ہوگا اللہ تعالے جل شانہ اس سعادت سے سب بھائی مسلمانون کو اپنے حبیب کے طفیل سے سرفراز فرماوے اب مرشد کی حقیقت اور آداب مرید جو شیخ کے ذمہ ہین بیان ہوتے ہین۔

## باب اُنیسوان بیان مین آداب مرید کے جو شیخ کے ذمہ ہین

جاننا چاہیے کہ مرید کے اوپر جو مرشد کا حق ہے اُسکو بھی سمجھ لینا ضرور ہے اور مرشد کی تابعداری تو مرید پر واجب ہے مگر مرشد کو متبع شریعت محمدی متقی متشرع متوکل صابر اور اہل علم ہونا ضرور ہے اس زمانے مین ایسے پیر بہت کمیاب ہین اور دنیادار دغاباز خلاف شرع بے شمار ہین اسلیے مرید ہونے سے پیشتر جس کی

ت کا قصد ہو خوب سمجھ بوجھ لے تب بیعت کرے لوگوں کی دیکھا دیکھی اور لمبی چوڑی
ریفون پر فریب نہ کھا جاوے ورنہ شیطان کے پنجہ مین جا پڑے گا اور پھر اُسکو
سکے پنجہ سے نکلنا بہت مشکل اور دشوار ہوگا چنانچہ عارف باللہ مولانا جلال الدین
مدرومی رحمۃ اللہ تعالے علیہ مثنوی معنوی مین اِس طرح فرماتے ہین سہ

ے بالبیس آدم روے ہست ۞ پس بہر دستے نشاید داد دست ۞

یعنی اے صوفی بہت سے شیطان آدمی کی صورت ہین اسلیے ہر ایک کے ہاتھ
مین ہاتھ نہ دینا چاہیے یعنی بغیر سمجھے بیعت ہرگز نہ کر لینا چاہیے پس جاہل لوگ نہ دیکھین
ہ بھالین جس کسی کو دیکھا کہ رنگی پوشاک پہنے ہین اُسکے نو گادوڑکر مرید ہو گئے
اور اُس کے جال مین پھنس کر گمراہ ہو جاتے ہین اسلیے برادران مسلمانان کو
لازم و واجب ہے کہ جب بتوفیق الٰہی قصد بیعت و ارادت متعلق ہو اور جس کسی
حق پرست عارف باللہ کی طرف قلب رجوع ہو تو پہلے اُس عارف باللہ کی خدمت
سراپا برکت مین حاضر ہو کر صحبت پیدا کرے اور اسکے اوقات اور عادات کو بغور
تمام دیکھے اگر عمل اور کسب اُسکا مطابق قرآن و حدیث کے معارف و حقائق مین
پاوے تو اپنے عقیدہ کو اُس طرف مضبوط کرے اور اُس کی جانب کو اسطرح
مضبوط و مستعد ہو کہ پھر کبھی لغزش نہو پس اُس عارف باللہ کے دست حق
پرست پر بیعت کرے تو مضائقہ نہین اور یہ بات ہرگز درست نہین ہے کہ جہان
ایک دو عزیز بیعت ہونے لگے وہان آپ بھی بیعت ہو گئے اور دیکھا نہ بھالا

جیساکہ کثرت سے دیکھا جاتا ہے کہ سہنے فقیر جو ہوتے ہین وہ گانون گانون پھرتے
ہین اور جہان گھر کا ایک آدمی مرید ہوا پھر تو لڑکا بالی سبھی تو مرید ہو گئے بلکہ بہتیرے
فقیر عوام الناس کو یون کہکر بیعت پر اٰمادہ کرتے ہین کہ جو مرید نہو گا وہ قیامت کے روز
ڈانواڈول پھرے گا بے پیرے کا مددگار کوئی نہو گا اور خواہ مخواہ اپنی بیعت پر اُسکو
قائم کرتے ہین لوگون کو ایسے مکارون دغابازون سے دور رہنا چاہیے اور ایسے
شیخ یعنی پیر کی تلاش مین رہین کہ دس بیس علما بھی اُس شیخ کے مدح خوان ہون
اور خود وہ شیخ بھی علم شریعت رکھتا ہو اور علم پر عمل بھی کرتا ہو پس اُس سے بیشک
فوراً مرید ہو جائے مرشد کو لازم ہے کہ زنگ شرک و بدعت مرید کے قلب سے
پہلے دور کرے تاکہ انوار جمال احدیت اُسکے دل مین منعکس ہون اور محبت الٰہی
پیدا ہو اور مرشد مرید کے مال پر طمع ہرگز نہ کرے (سبحان اللہ ہمارے شیخ خود
مرید کی امداد فرمایا کرتے ہین) اور قول و فعل شیخ کا برابر ہونا چاہیے اور تعلیم مرید
کو موافق کتاب و سنت کے دے اور ممنوعات شرعیہ اور منہیات نبویہ سے
بچائے اور خود بھی بچے اور اگر خود موافق سنت کے نہو گا تو جتنے مرید اسکے ہونگے
سب اسکی روش و طریقہ اختیار کرکے گنہگار ہونگے اور سب کا مواخذہ اسی
پیر کے ذمہ ہو گا اور اگر کوئی بات مرشد مرید سے ناپسند دیکھے تو بہت درشتی اور
سختی نہ کرے بلکہ اشارۃً و کنایۃً سمجھا دے اور خود نوافل پڑھا کرے اور مریدون
سے بھی پڑھوایا کرے اور موافق اپنے طریقے کے تعلیم دے اور خلق نیک

اختیار کرائے اور خود بھی خلیق ہو۔

## باب بیسوان خلق کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے جل شانہ اپنے حبیب کریم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین فرماتا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی اور بے شک آپ البتہ خلق عظیم پر ہین پس معلوم ہوا کہ اچھی خصلت وعادت ایسی صفت ہے کہ اللہ پاک نے اپنے رسول کریم کو اس صفت سے مشرف فرمایا اور ظاہر ہے جسمین یہ صفت ہوگی اُس سے عمل نیک اور صالحہ ہی سرزد اور واقع ہونگے اور ہر چھوٹا بڑا نظر وقعت اور عظمت سے دیکھے گا اور جب کہ بذریعہ خلق نیک پرستش پروردگار عالم باحسن وجوہ کرے گا اللہ تعالے اُس سے راضی اور خوش ہوگا سعادت سرمدیہ مین مسطور ہے اِنَّ الْعَبْدَ لَیَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ عَظِیْمَ دَرَجَاتِ الْاٰخِرَۃِ وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ وَاِنَّہٗ لَضَعِیْفُ الْعِبَادَۃِ وَاِنَّہٗ لَیَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِہٖ اَسْفَلَ دَرْکَۃٍ فِیْ جَھَنَّمَ یعنی بندہ اپنے نیک خلق کے سبب سے آخرت کے بلند درجے اور بڑے بڑے مرتبون کو پہونچتا ہے اگرچہ وہ عبادت مین ضعیف ہو اور آدمی بدخلقی کے سبب سے جہنم کے اسفل درکات مین داخل ہوتا ہے پس آدمی اگر عبادت مین ضعیف ہے لیکن اگر خلیق ہے تو اللہ تعالے جل شانہ اُسکو جنت مین بڑے بڑے درجے مرحمت فرمائے گا جسکو اعلیٰ درجہ کا مرتبہ لینا منظور ہو وہ خلق نیک اختیار کرے اور فضائل خلق مین صدہا حدیثین منقول ہین آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین صِلَةُ الرَّحِمِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يُعَمِّرَانِ
الدِّيَارَ وَيَزِيدَانِ فِي الْعُمْرِ یعنی صلہ رحمی اور نیک خلقی آباد کرتے ہین
شہرون کو اور زیادہ کرتے ہین عمر کو اے بھائیو اگر اپنے ایمان کو کامل کرنا چاہتے ہو
تو نیک خلق اور اچھی عادت اختیار کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
ہین أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا یعنی کامل تر
ایمان مین وہ مومنان ہین جنکے اخلاق نیک ہین جو لوگ خلق نیک اختیار کرتے ہین انکی
ہر مقام پر تعریف اور ہر جگہ عزت اور توقیر ہوتی ہے اور جو بدخلق و بدخصلت ہوتے ہین
وہ آدمیون کی آنکھون مین ذلیل و خوار ہین پس اگر خلق مین گرامی اور ہر دل عزیز ہونا چاہتے
ہو تو خلق نیک اختیار اور اچھی عادت حاصل کرو اور اللہ تعالے بھی تمکو عزیز رکھے
گا اور بدخلقی بہت بُری خصلت ہے اور بڑا گناہ ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہین مَا مِنْ ذَنْبٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ سُوءِ
الْخُلُقِ وَذٰلِكَ لِأَنَّ صَاحِبَهُ لَا يَخْرُجُ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا وَقَعَ فِي
ذَنْبٍ یعنی اللہ تعالے کے نزدیک بدخلقی سے کوئی بڑا گناہ نہین ہے کیونکہ جسکے
اخلاق نیک نہین ہین وہ ایک گناہ سے نہین نکلتا کہ دوسرے گناہ مین مبتلا ہوتا ہے
اور ایک مقام پر یون فرمایا ہے حَسِّنُوا أَخْلَاقَكُمْ یعنی نیک کرو اپنی عادت
کو اے بھائیو اگر آتش جہنم سے خلاصی اور نار ذی لہب سے رہائی چاہتے ہو تو خلق
نیک اختیار کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ حق تعالیٰ

نے جسے خوشخوئی اور نیک خلقی عنایت فرمائی ہے اُسے نار دوزخ مین نہین ڈالے
گا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو چیز ترازو مین رکھی جائے گی
ان سب مین بڑی بھاری چیز خلق نیک ہے اور فرمایا کہ خوے نیک کے سبب
سے بندہ صائم الدہر اور قائم اللیل کا درجہ پاتا ہے اور قیامت مین بڑے بڑے درجے
پائے گا اگرچہ عبادت کم کی ہو حضرت فضیل ابن عیاض رضے اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہین کہ فاسق نیک خصلت کی صحبت عالم بدعادت تند خو کی صحبت سے مجھکو بہت
پسند ہے حضرت کتانی رحمۃ اللہ تعالے علیہ فرماتے ہین کہ نیک خوئی صوفی پن ہے
جو شخص تجھ سے زیادہ نیک خو ہے وہ تجھ سے زیادہ صوفی ہے حضرت امام حجۃ
الاسلام محمد بن محمد غزالی طوسی اپنی کتاب کیمیاے سعادت مین لکھتے ہین کہ حضرت
یحییے بن معاذ رحمۃ اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ خوے بد اتنا بڑا گناہ ہے کہ کوئی عبادت اُسے
سودمند نہین ہوتی اور خوے نیک اتنی بڑی عبادت ہے کہ کوئی گناہ اُسے نقصان
نہین کرتا حضرت امام المسلمین امیر المومنین علی کرم اللہ تعالے وجہہ فرماتے ہین
کہ حسن خلق کی تین خصلت ہین حرام سے بچتے رہنا اور حلال کی طلب کرنا اور اپنے
گھر والون کو فراخی سے نفقہ دینا نیک خو وہ شخص ہے جو بہت حیادار مطلق تکلیف
وایذا نہ دینے والا بہت بھلائی والا راستباز راست گو کم سخن خیر خواہ عالم ملنسار باوقار
مشفق بردبار صابر قانع شاکر نرم دل بے طمع ہو فحش بکنے اور چغلخوری و بدگوئی و حسد
و کپٹ سے دور کشادہ پیشانی خندہ رو شیرین زبان رہے اور اُسکی محبت اور

دوستی یا عداوت غصہ یا رضامندی خدا ہی کے واسطے ہووے اور حُسن
سے یہ ہے کہ بخیلی اور کنجوسی سے پرہیز کرے اور زاد اُسکا تقوے و پرہیزگ
اور ہمت اُسکی ہمہ تن عقبے کی طرف ہو اور ندیم و ہمنشین اُسکا ذکر خدا ہو اور جب
محبوب اُسکا مولےٰ اُسکا ہو اور سعی و کوشش اُسکی آخرت کے لئے ہو
تکبر اور رعونت و غصہ کرنے والا اور مستقیم ہو سنت اور جماعت پر اور یہ بات سُ
کہ جس مین بُردباری ہوگی اُس مین ان اخلاق کا اثر ہوگا لہذا حلم کا بیان لک

## باب اکیسوان حلم کے بیان مین

غصہ کو ضبط کرنا حلم یعنی بُردباری ہے اور یہ بہت بڑا کمال ہے جناب حق تعالیٰ
و عم نوالہ نے ایسے لوگون کی خوبی کو جو غصہ کو ضبط کرتے ہین یون ارشاد فرما
الکَاظِمِینَ الغَیظَ وَالعَافِینَ عَنِ النَّاسِ یعنی اور کھانے وا
کو اور معاف کرنے والے لوگون سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فر
ہین کہ جو گھونٹ آدمی پیتا ہے اُن مین سے کوئی گھونٹ غصے کے گھونٹ سے
اللہ تعالےٰ کے نزدیک دوست نہین ہے اور ایک مقام پر فرمایا ہے جو
غصے کا گھونٹ پیتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے قلب کو نور ایمان سے پُر کردیتا ہے
اے لوگو غصے کے وقت حلم کو کام فرماؤ دیکھو بڑے بڑے جلیل القدر صحابیون کی
بردباری تھی حضرت سلمان فارسی رضے اللہ تعالےٰ عنہ کو ایک شخص نے
آپ نے فرمایا کہ اگر قیامت کے دن میرے گناہون کا پلہ بھاری ہوگا تو جو کچھ کہتا

اس سے بھی مین بدتر ہون اور اگر گناہون کا پلہ ہلکا ہوگا تو تیرے بات سے مجھے کیا ڈر ہے اللہ اکبر صحابہ کرام کی یہ حالت تھی کہ جنکا مرتبہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام جہان کے قطب الاقطابون سے ایسا ہے کہ اگر تمام جہان کے قطب الاقطاب مل کر عبادت کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادنے صحابی کے مرتبے کو نہین پہونچ سکتے ہین سبحان اللہ کیا بردباری اور حلم تھا حضرت شعبی رضے اللہ تعالے عنہ کو کوئی بات ایک آدمی نے کہی آپ نے فرمایا کہ اگر تو صحیح کہتا ہے تو مجھے خدا بخشے اور اگر جھوٹ کہتا ہی تو خدا تجھے بخشے حضرت فضیل بن عیاض اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہما اور دیگر بزرگون کی ایک جماعت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ غصے کے وقت بردباری اور طمع کے وقت صبر کرنے سے زیادہ کوئی کام افضل و بہتر نہین ہے ایک آدمی نے حضرت خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالے علیہ کو سخت اور بری بات کہی انھون نے سر جھکا لیا اور فرمایا کہ تو نے چاہا تھا کہ مجھے غصہ مین لائے اور شیطان کبر سلطنت کی وجہ سے مجھے جگہ سے اٹھائے تاکہ آج تو مین تجھے غصہ کرون اور کل قیامت مین تو مجھ سے بدلا لے یہ ہرگز نہوگا اور چپ ہو رہے اللہ اکبر خلیفہ کی یہ حالت تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے اللہ تعالے جل شانہ وعم نوالہ اپنا عذاب اسپر سے اٹھا لیتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالی کی تقصیر مین عذر کرتا ہے اللہ تعالے اسکا عذر قبول فرماتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

فرماتے ہین کہ دوزخ کا ایک دروازہ ہے اُس مین سے کوئی اندر نجائے گا الا وہ شخص جس نے اپنا غصہ خلاف شرع نکالا ہے اور آپ ارشاد فرماتے ہین کہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے ایلوہ شہد کو پس اے لوگو کیون غصہ کرکے ایمان کو خراب کرتے ہو چاہیے کہ حلم اور بردباری کو اپنا رفیق بناؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر چلو صحیح روایت مین حضرت ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے آیا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھے ہوے کچھ باتین کر رہے تھے پھر وہان سے اُٹھکے مکان کو تشریف لے چلے مین بھی آپ کے ہمراہ ہو لیا راستہ مین ایک بدوی یعنی گنوار جنگل کا باشندہ ملا اُس نے آپ کی چادر آپ کے سر سے کھینچی یہان تک کہ آپ کی گردن مبارک سُرخ ہوگئی اور قریب تھا کہ آپ کا سر مبارک دیوار سے جا لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گنوار کی طرف متوجہ ہوکے فرمایا کہ تیرا کیا مقصد اور مطلب ہے تو کہ اُسنے کہا کہ یہ دونون اونٹ میرے غلہ سے بھر دیجیے اسواسطے کہ جو آپ کے پاس مال ہے وہ خدا کا ہے کچھ تمھارا اور تمھارے باپ کا نہین ہے آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مال اللہ تعالے کا ہے میرا اور میرے باپ کا نہین ہی لیکن یہ جو تو نے میری چادر زور سے کھینچی اور مجھکو رنج پہنچایا یہ تو میرا حق ہے اِس کا عوض مین تجھ سے لونگا اُس نے کہا ہرگز اس کا بدلا نہ دونگا آپ یہ کلمہ فرماتے

تھے اور نہایت خوشی سے مُسکراتے جاتے تھے اور وہ یہی جواب دیے جاتا تھا
جب اسی گفتگو مین تھوڑی دیر گذری تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک شخص کو بلاکر فرمایا کہ اُسکے ایک اونٹ پر خرمے اور دوسرے اونٹ
پر جو بھر کر اُسکے حوالے کر اِس حدیث کو ابو داؤد نے اپنے سُنن مین روایت
کیا ہے اور تمام تاریخ والے اس بات پر متفق ہین سبحان اللہ حِلم اِس کا
نام ہے اے غصہ ور لوگو ذرا شرماؤ ترمذی مین وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کسی خادم کو سخت آواز سے نہین جھڑکا اپنا بدلہ لینے کے
واسطے کسیکو ایذا نہین پہونچائی اے امتیان محمدی شرم کا مقام ہے کہ ہمارے
سرداریون خادمون سے پیش آتے تھے اور ہم کس طرح سے پیش آتے
ہین اور اُسپر طرہ یہ کہ عالم اور صوفی بنتے ہین بہرحال جب غصہ آئے فوراً حلم کو
کام فرمانا چاہیے اور ساتھ ہی اُسکے یہ بات بھی ہے کہ ایسا غصے کو نہ جمع کرو کہ وہ
کینہ ہو جائے اور کینہ غصے کا بیٹا ہے پس غصے کو نکال ڈالو کیونکہ اگر غصہ رہے گا
تو اُس سے کینہ پیدا ہوگا اور کینہ کی آٹھ اولادین ہین کینہ کے قائم رہنے سے
وہ بھی ضرور نمودار ہونگی اور یہ ہر ایک دین کی تباہی اور بربادی کا سبب ہوتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین اَلْمُؤْمِنُ لَیْسَ بِحَقُوْدٍ
یعنی مومن کینہ ور نہین ہوتا پس جسکے غصہ نہوگا وہان کینہ کا بھی گذر نہوگا اور جب کینہ
ہی پیدا نہوگا تو اُسکے بیٹے کہان سے آینگے تو پھر دین کی تباہی و بربادی کون کرے گا

Marfat.com

اب ہم کینہ کے بیٹون کا بیان لکھتے ہین کینہ کا اول بیٹا حسد ہے جسکی ہندی ڈاہ ہے
جس مین یہ صفت ہوتی ہے وہ دوسرے کی خصوصًا دشمن کی دولت وعیش دیکھ کر
جل مرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح یہ اس سے جاتی رہے اور مین ویسا مالدار
ہوجاؤن دوسرا شماتت جس سے دشمن کی تکلیف ومصیبت دیکھکر ظاہر مین رنج و
الم اور باطن مین خوشی وخرمی کرتا ہے تیسرا کبر جس کے سبب سے وہ اُس سے
کلام وسلام منقطع وترک کرتا ہے اور اُسکی ہر بات مین نقص وعیب لگاتا ہے اگرچہ
وہ کیسی ہی عمدہ واچھی بات کرے چوتھا عُجب یعنی خود بینی وخود پسندی جس سے
وہ اپنی ہی قطع ووضع اور عادات کو بہتر واچھا جانتا ہے اور اگر کوئی اُسکے عیوب پر آگاہ
وخبردار کرتا ہے تو اُسکو بے وقوف واحمق کہتا ہے پانچوان تبختر یعنی اترانا جس سے
ہمیشہ اپنی ہی ہر بات مین فوقیت چاہتا ہے چھٹا تعصب یعنی خواہ مخواہ حق ناحق
جو بات خیال مین آگئی اُسی کی گھوم پھر کے پچ کرنا اور تحقیق سے نظر پھیرنا ساتوان
افترا وبہتان یعنی دشمن کے حق مین وہ بات بیان کرنا جو اُس مین نہو آٹھوان
قطع رحم یعنی بوجہ عداوت اور دشمنی کے اُس نے اپنے رشتہ دارون اور
عزیزون سے قطع تعلق کر دیا ہے اگر موقع پاتا ہے تو اُسکو مارتا ہے ستاتا ہے
اورون کو اغوا کرتا ہے کہ تم اُسے مارو اگر کوئی شخص بڑا ہی دیانت دار وامانت
شعار ہوتا ہے اور گناہ کا کوئی فعل نہین کرتا ہے تو بھی اس سے خالی نہین
ہوتا کہ اپنا احسان اُس سے پھیر نہ لے اور اُسکے ساتھ نرمی نہ کرے اور اسکے

مین مہربانی نہ کرے اور ذکر خدا مین اُسکے ساتھ نہ بیٹھے اور اُسکے حق مین دعا
ثنا نہ کرے یہ سب باتین اُس شخص کے درجون کو گھٹا دیتی ہین اور ایمان
ضعیف کر دیتی ہین اور خداوند تعالے جل شانہ تک پہونچنے نہین دیتی ہین اب
ور کرنا چاہیے کہ ایک حلم نہ کرنے سے کس قدر نقصان واقع ہوتا ہے جب
دمی ان خوبیون سے آراستہ و پیراستہ ہو تو اُسے ترقی مدارج کے واسطے
وراد و وظائف کا اشتغال رکھے تاکہ صفاے باطن مین مدد و معاونت ہو
لہذا اب ہم وظائف کا بیان جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہین لکھتے ہین۔

## باب بائیسوان وظائف کے بیان مین

جب بندہ فرائض خمسہ باخلاص تمام ادا کر چکا تو اُسکو واجب و لازم ہے کہ کچھ وظائف بھی
پڑھا کرے احادیث مین بہت سے اوراد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول ہین چنانچہ اس کتاب مین بقدر ضرورت بیان کیے جاتے ہین تاکہ مسلمان اُس سے
مستفیض ہون عَنْ حَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهِ فَقَالَ اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ
قَبْلَ اَنْ تُكَلِّمَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ
ثُمَّ مِتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَهٗ جِوَارٌ مِّنْهَا وَاِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذٰلِكَ فَاِنَّكَ
اِذَا مِتَّ فِيْ يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جِوَارٌ مِّنْهَا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے حارث
بیٹے مسلم تمیمی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے آہستہ سے فرمایا انسے جب تو نماز مغرب سے فارغ ہو پس کہہ قبل اسکے کہ کسی سے کلام کرے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار پس جب تو نے پڑھ لیا اسکو پھر تو مرگیا اسی رات مین لکھی جاوے گی تیرے لیے رہائی اور خلاصی جہنم سے اور اسی طرح جب نماز فجر سے فارغ ہو کر سات مرتبہ تو نے پڑھ لیا اس دعا کو اور مرگیا تو اسی دن مین لکھی جاوے گی تیرے واسطے آزادی عذاب دوزخ سے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے مسلمانو کس قدر شفقت اور عنایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے حال پر ہے یہ چند الفاظ کے پڑھ لینے سے نجات ہے عذاب جہنم سے حالانکہ ان چند الفاظ کا پڑھنا کچھ مشکل و دشوار نہین ہے پس لازم ہے ہر مسلمان با ایمان پر کہ اس وظیفے سے غافل نہ رہے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰی وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلٰثًا رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّرْضِیَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ثوبان سے (راضی ہو اللہ تعالے اُن سے) کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ مسلمان پڑھے شام اور صبح تین بار رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا تو اللہ تعالے پر ذمہ ہو جاوے گا اس بات کا کہ اُسکو اللہ جل شانہ راضی و خوش کرے قیامت کے دن اس حدیث کو روایت کیا احمد اور ترمذی

نے خیال کرنے کا مقام ہے کہ ان تھوڑے لفظوں کے پڑھنے سے رضامندی پروردگار
عالم ہے اور کیوں نہو کہ بندہ نے اللہ تعالے کی ربوبیت کا اقرار کرلیا صدق دل سے اور
اسکے احکام کا فرمان بردار ہوگیا یعنی دین اسلام کا تابع ہوگیا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم جو خاتم الانبیا ہیں انکی نبوت کا سچے دل سے اقرار کیا پس بندہ نے پوری پوری اطاعت
اللہ تعالے اور اسکے رسول کریم کی کی اس وجہ سے خداوند تعالے نے اسکے راضی کرنے
کا ذمہ لے لیا وعن حفصۃ رضی اللہ تعالے عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ
ثم یقول اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلاث مرات رواہ
ابوداود اور روایت ہے حضرت بی بی حفصہ سے (راضی ہو اللہ تعالے ان سے)
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے سونے کا رکھ لیتے تھے اپنے
داہنے ہاتھ کو اپنے رخسارے کے نیچے پھر پڑھتے تے اللھم قنی عذابک
یوم تبعث عبادک تین بار روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے - چونکہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی پڑھا کرتے تھے امت کو بھی لازم ہے کہ اسکے پڑھنے سے
غافل نہ رہے عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قال حین یاوی الی فراشہ استغفر اللہ الذی لا الہ
الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ثلث مرات غفر اللہ لہ ذنوبہ
ان کانت زبد البحر او عدد رمل عالج او عدد ورق الشجر او عدد ایام

Marfat.com

الدُّنیَا دَوَاہُ التِّرمَذِیُّ۔ روایت ہے ابی سعید سے رراضی ہو اللہ تعالےٰ اُن سے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے اپنے بچھونے پر آتے وقت
سوتے وقت اَستَغفِرُ اللّٰہَ الَّذِی لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَالحَیُّ القَیُّومُ وَاَتُوبُ
اِلَیہِ تین مرتبہ پڑھا بخشیگا اللہ تعالےٰ اُسکے کل گناہ اگرچہ ہون بقدر کف سمند ریا ہون
قدر ریگ بیابان کے یا ہون بقدر پتے درختون کے یا ہون بقدر ایام دنیا کے روایت
اس حدیث کو ترمذی نے۔ مسلمانون یہ ایک نسخہ پر تاثیر متصدق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ و
کے امت کے ہاتھ آیا ہے کہ امتی کیسے ہی مبتلاے امراض جرائم ہو اس نسخہ کے
استعمال سے فوراً شفاے کلی حاصل ہوتی ہے پس اسکی مزاولت دل وجان سے کرنا چاہ
کہان تک اُس خداے پاک کا شکریہ کیا جائے جس نے ایسا نبی شفیق ہمپر مبعوث فر
کہ ہماری بہتری و نجات کے واسطے بہت ذریعے و وسیلے وظائف و اوراد تعلیم فرما کے تا
کردیے اب اگر ہم لوگ اپنے شامت اعمال سے نہ پڑھین تو سراسر قصور ہمارا ا
عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ۔ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَ
وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیلَتَانِ فِی المِیزَانِ حَبِیبَتَا
اِلَی الرَّحمٰنِ سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیمِ۔ رَوَاہُ البُخَا
وَالتِّرمِذِیُّ۔ روایت ہے حضرت ابی ہریرہ سے رراضی ہو اللہ تعالےٰ ان سے
کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہین زبان پر ہلکے پھلکے (یعنی پڑھنا انکا کچھ
دشوار نہین) بھاری ہین میزان مین محبوب و پسندیدہ ہین اللہ تعالےٰ کو سُبحَانَ اللّٰہِ وَ

Marfat.com

بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور ترمذی
اللہ تعالےٰ نے۔ یہ بات تو ظاہر وآشکارا ہے کہ آدمی جسکو محبوب ودوست
رکھتا ہے اُسکا ذکر بہت زیادہ بلکہ بار بار کرتا ہے پس جب بندہ نے اللہ عظمت والے
کی اُسی کی حمد سے مخصوص وبیان کی اور اسکی عظمت کا اقرار کرلیا تو ضرور ہے
کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ وعم نوالہ بھی اُسکو دوست ومحبوب قرار دے گا اسیوجہ
سے یہ کلمات متبرکات میزان مین گران وبھاری ہو جائینگے ہمارے حضرات
نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارہم ان کلمات زاکیات کی مزاولت کی نسبت زیادہ
تاکید فرمایا کرتے تھے چنانچہ قطب الاقطاب مقبول حضرت سبحان مولانا سید
فضل الرحمن (نور اللہ مرقدہ) مراد آبادی اپنے مریدین کو اسکے پڑھنے کی بہت تاکید
فرمایا کرتے یہان تک کہ بعض مریدون کو حکم دیا تھا کہ جس قدر ہو سکے پڑھو یعنی
چلتے پھرتے وضو بے وضو پڑھے جاؤ کسی وقت زبان اس کے ورد سے
نہ رکے۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ھَلَّلَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ وَسَبَّحَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ
وَکَبَّرَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ یَعْتِقُھُنَّ
وَسِتِّ بُدْنَاتٍ یَنْحَرُھُنَّ۔ ترغیب۔ روایت ہے حضرت انس
سے راضی ہووے اللہ تعالےٰ اُن سے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو مرتبہ سُبْحَانَ

اللہ اور سو مرتبہ اللہ اکبر اسکو ابر ملے گا بمقابلہ دس غلامون کے ازاد کرنے
اور چھ بدنے قربانی کرنے کے اس حدیث کو لکھا صاحب الترغیب والترہیب
ہر شخص جانتا ہے کہ ان الفاظ کا پڑھنا بہت آسان ہے تھوڑی دیر مین پڑھ سکتا
اور ثواب کو خیال کیجیے کہ کس قدر مقدار زیادہ ہے ہر ایماندار پر لازم ہے کہ ذکر
سے غافل نہ رہے خصوصًا وہ اذکار جس کے بیان کرنے والے مخبر صادق علیہ
ہین وہ نور علی نور ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَ
یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاہُ النَّسَ
وَالتِّرْمِذِیُّ ۔ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے راضی ہووے اللہ
ان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے کوئی پڑھنے
والا کہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِا
مگر کہ بخشدیے جاتے ہین اسکے گناہ یعنی جو شخص اسکو پڑھتا ہے اسکے گناہ معاف
کیے جاتے ہین اگرچہ اسکے گناہ ہون مثل پھین سمندر کے روایت کیا اس
حدیث کو نسائی اور ترمذی نے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَّکُ

علیہِ دَینٌ رَوَاہُ التِرمِذِیُّ روایت ہے حضرت انس بن مالک سے
راضی ہووے اللہ تعالے اُن سے) وہ روایت کرتے ہین جناب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے جس شخص نے پڑھا ہر روز قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سو بار محو ومعاف
کیے جاتے ہین یعنی اللہ تعالے مٹا دیتا ہے اُسکے پچاس برس کے گناہ اگر ہووے
قرضدار روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے - اور کیونکر اُسکے گناہ معاف نہ کیے جائین
جب بندہ نے اسکی وحدانیت کا اقرار کیا اور آلہہ مجازی سے بالکل یکسوئی اور کنارہ
کشی کی اور اسکی اُلوہیت کے نور سے اپنے دل کو منور و روشن کیا اور اُسکے غنی
اور صمد ہونے کا صدق دل سے اقرار کیا الغرض بندہ نے پورا توکل و بھروسا اُسکی ذات
پاک پر کرلیا تو اللہ تعالے بھی اُسکے گناہون سے درگذر کرتا ہے مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے
کہ قرض ایسی بلا ہے جو مانع ہوتی ہے پس آدمی کو قرض سے ڈرنا چاہیے بلکہ دوسری حدیث
مین اس سے سخت مضمون آیا ہے یعنی شہید جس نے اللہ تعالی جل شانہ کی راہ مین
اپنی جان تک تصدق کردی اُسکو جنت مین داخل ہونے سے کوئی چیز نہ روکے گی
مگر قرض اللہ تعالے سب مسلمانون کو قرض کی مصیبت و بلا سے بچاوے - اور نوافل
کی کثرت کیا کرے اور تلاوت قرآن شریف ہر روز کیا کرے کہ اس سے صفائی
قلب حاصل ہوتی ہے اور نماز تہجد کا ضرور لحاظ رکھے کسی روز ناغہ نہ کرے بارہ رکعتین
یا آٹھ رکعتین مگر اسمین قیام طویل کرنا بہتر ہے اسوجہ سے اسمین بڑی بڑی سورتین پڑھے
اور نماز اشراق کی چھ رکعتین یا چار رکعتین ہین اور نماز چاشت کی چار رکعتین ہین بارہ

تک اور صلوٰۃ الاوابین کی چھ رکعتین ہین بیش تک اور چار رکعتین سنت قبل ظہر اور چار رکعتین سنت قبل عصر اور چار سنت قبل عشا اور اگر فرصت ہو تو روز جمعہ صلوٰۃ التسبیح پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عم بزرگوار حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اسکے پڑھنے کے لیے فرمایا کہ اس سے تمام گناہ معاف کیے جاتے ہین اور دیگر اذکار مین مشغول رہے جو اُسکے شیخ نے تعلیم کیے ہون اور درود شریف کے ورد کی بکثرت کیا کرے کیونکہ درود شریف کے پڑھنے سے قربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے آپ نے فرمایا ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم سے تم مین سے بہتر وہ ہے جو کثرت درود کی مجھپر کیا کرے اور حضرات علما و صلحا کی صحبت اگر ممکن ہووے تو انکی خدمت مین جایا کرے کہ انکے ملنے سے خدا یاد آتا ہے اور دنیا سے نفرت ہوتی ہے اور زیارت قبور کو جاکر نا پائیداری عالم پر عبرت پکڑے اور بزرگان دین کی قبرون کے قریب بیٹھکر ذکر اذکار مین مصروف ہو کر فیض روحانی حاصل کرے اور شب کو جانا قبرون پر دن سے افضل واولیٰ ہے۔

## باب تیئیسوان قبر کے بیان مین

قبرون کی زیارت کرنا خاص مردون کے واسطے سنت ہے اور زیارت کرنے والے جسوقت قبرستان مین داخل ہون تو یون پڑھین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ

...نا سلف و نحن لکم تبع و انا ان شاء اللہ بکم للاحقون
...حم اللہ المستقدمین منا و المستاخرین اسئل اللہ
...نا و لکم العافیۃ یغفر اللہ لنا و لکم و یرحمنا اللہ و ایاکم

...سلامتی ہو تمپر اے قبر والو مسلمانو اور مومنو تم ہمارے واسطے سلف ہو اور ہم تمہارے تبع
...ین (یعنے تم پہلے گئے ہم بھی تمہارے پیچھے ہین) اور بے شک ہم بھی تم مین لاحق
...ونے والے ہین اللہ رحم کرے ہم سے اگلے جانے والون اور پیچھے رہنے والون
...پر خدا سے مین اپنے اور تمہارے لیے عافیت چاہتا ہون اللہ ہمکو اور تمکو بخشے
...اور ہمپر اور تمپر رحم فرما وے - اسکے بعد قل ہو اللہ شریف گیارہ بار پڑھکر مع
...اول و آخر درود شریف کے وہان کے مردون کو بخشدے اللہ تعالے غراسمہ
...وہان کے مردون کے شمار کے برابر ثواب مرحمت فرمائے گا اور حضرت
ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین نبی
کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ جو کوئی قل ہو اللہ اور الہکم التکاثر پڑھکر ثواب
ان سورتون کا مردون کو بخشیگا تو مردے اُسکے لیے شفاعت کرنے والے
ہونگے اس واسطے جسوقت کسی بزرگ کی قبر پر جاوے تو اول و آخر درود
شریف اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ اور سورۂ فاتحہ یعنی الحمد اور تکبیر عیدین
گیارہ گیارہ بار پڑھکر صاحب قبر کی روح کو بخشدے اور مراقبہ مین مشغول ہو اور
مستحب ہے گورستان مین جانا بعد نماز جمعہ یا بروز دوشنبہ اور قبرستان

مین خرید و فروخت کرنا اور مکان بنانا اور کاشتکاری کرنا منع ہے اور گورستان مین
کھانا پینا مکروہ ہے اسوجہ سے کہ وہ جگہ عبرت کی ہے نہ کہ جائے کھانے پینے کی
کیونکہ مقبرون مین کھانا پینا دل کو سخت کرتا ہے بموجب حدیث نبوی کے اَلاَکلُ
وَالشُّرْبُ فِی الْمَقَابِرِ یَقْسِی الْقَلْبَ یعنی کھانا اور پینا قبرستان مین دل
کو قسی کرتا ہے اور مستحب ہے قبرستان مین ننگے پیر جانا میت کے لیے دعاے
مغفرت کرنا جوتا پہنکر گورستان مین داخل ہونا مکروہ ہے بغیر حاجت وضرورت
کے قبرون کو روندنا اور اسپر بیٹھنا اور تکیہ لگانا یا اسپر کھڑے ہونا یہ سب
ممنوع ہے اور قبرون پر قبہ بنانا اور قبر کو پختہ بنانا اور قبر پر تربت بنانا ناجائز ہے
پس قبر کو ماہی پشت بنائے اور مربع نکرے اور قبرون پر گائے بکری مرغ جو اولیا
کے نام پر ذبح کرتے ہین ممنوع ہے حق تو یہ ہے کہ یہ بھی شرک سے خالی نہین
ہے مسلمانون کو اس سے حذر و پرہیز کرنا واجب و لازم ہے اور یہ جو تعظیم و تکریم
اس طرح قبر کی کرتے ہین کہ آتے وقت جب مقبرے سے نکلتے ہین تو پشت نہین
کرتے ہین یہ خوب نہین اور قبرون کے گرد پھرنا حرام ہے کیونکہ یہ بات مخصوص
ہے خانہ کعبہ کے لیے اور قبرون کو بت بنانا یعنی زرین غلاف سے اور پھولون
کی چادر سے آرایش و زینت دینا پاؤن پڑنا تعظیم کرنا تسلیم کرنا یہ سب منع ہے
اور بعض صوفیون نے طواف کا درست ہونا اولیاؤن کی قبرون پر ذکر کیا ہے وہ
بڑی غلطی پہ ہین ہرگز اسپر اعتماد و بھروسا نکرنا چاہیے اور بزرگان دین کے عرس

کے دن اُنکی قبرون کو دھونا اور اُس دھوئے ہوئے پانی کو تبرک جانکر پینا بلا ریب و
شک بلکہ وہ تحریمی ہے اور سماع قبر کے نزدیک حرام ہے کیونکہ جب اسکی اصل
ہی حرام ہے تو اسکا عمل قبر پر زیادہ حرام ہے الحمد للہ کہ یہ رسالہ اختتام کو پہونچا
واضح ہو کہ یہ کتاب محض چند برادران خدا پرست کی فرمایش سے معرض تحریر مین
آئی پس جملہ حضرات باریک بینان والا شان کی خدمت سراپا فیض و برکت مین
عرض یہ ہے کہ اگر احیاناً کوئی فروگذاشت یا غلطی ملاحظہ فرمائین تو بقلم اصلاح
سے مزین فرما کر اس حقیر بہ تقصیر شرمسار گنہگار امیدوار رحمت باری تعالے
عز اسمہ خادم الفقرا و العلماء و المتقین خاکسار محمد عبد الباری نقشبندی مجددی
مقبول گنجی لکھنوی تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی و الجلی کو سرفراز فرماوین زیادہ والسلام
اے اللہ رب الجلیل الصمد بطفیل حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ و
آلہ و اصحابہ وسلم کے اس کتاب کے پڑھنے والون کو توفیق عمل نیک کی عطا
فرما آمین ثم آمین برحمتک یا رب العالمین اے کریم و کارساز و اے رحیم بندہ
نواز اس کتاب کو قبول فرما کر پسندیدہ خلائق کر دے بمنہ و کرمہ

## خاتمۃ الکتاب

حمد و ثنا اُسی خدا کو سزاوار و زیبا ہے جس نے عالم ایجاد مین طرح
طرح کے نمونے اپنی قدرت کاملہ کے ظاہر فرمائے اور موت و حیات
کو پیدا فرما کر اپنے فرمانبردار اور نافرمان کی آزمایش کا سبب بنایا اور

درود نامحدود اُس کے رسول برحق محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکی آل اور اُنکے اصحاب پر ہو جو جنکی اقتدا کو نجات آخرت اور اپنی معرفت محبت کا کافی ذریعہ ٹھہرایا - امابعد خاکسار سراپا عجز و انکسار بندہ بارگاہ لم یزل شیخ محمد عبد العلی ملیح آبادی ارباب دانش و اصحاب بینش کی خدمت بابرکت مین عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ نافعہ میرے جگر گوشہ ہر دل عزیز واقف رموز خفی و جلی شیخ محمد عبد الباری حنفی نقشبندی مجددی مرحوم نے چند احباب نیک صفات کی فرمایش سے لکھا تھا مگر ابھی نظر ثانی کی نوبت نہ آنے پائی تھی کہ یکایک وہ نونہال حدیقہ کامرانی باد سموم اجل ناگہانی سے باغ ہستی سے جاتا رہا اگرچہ ہر فرد بشر کو ایک روز موت کا ذائقہ چکھنا ہے مگر ساتھ ہی اُس کے ہونہار اور جوان صالح و سعید کے مرنے کا ہر کسی کو غم و قلق جو کچھ ہوتا ہے وہ سب پر روشن و عیان ہے حاجت بیان نہین پس چونکہ یہ رسالہ میرے فرزند جوان صالح کی یادگار ہے اِس لیے یہ مناسب معلوم ہوا کہ مختصر اُس کی سوانح عمری بھی اس مقام پر درج کرون اور اسی کے ذریعہ سے اپنے زخم دل پر صبر کا مرہم رکھون - واضح ہو کہ اُس مرحوم کی پیدایش بتاریخ ۲۷ ماہ صفر المظفر سنہ ۱۲۹۹ ہجری مین بمقام لکھنؤ ہوئی جب پانچوین سال مین قدم رکھا تو اُسکی تعلیم علم کی ابتدا کی گئی چنانچہ اُس نے تھوڑے ہی عرصہ مین قرآن شریف ختم کیا اور اِس سعادت

Marfat.com

سے بہرہ ور ہوا اس کے بعد نماز و روزہ ضروریات دین کے مسائل
کی چھوٹی چھوٹی کتابیں پڑھیں رفتہ رفتہ ایسا شوق پیدا ہو گیا کہ اکثر اوقات
کتب بینی میں گذرنے لگی اور معمولی درسی فارسی کی کتابیں بہت تھوڑے عرصہ
میں پڑھ لیں مگر باایں‌ہمہ دینیات کی جانب طبیعت کا میلان زیادہ رہا علماء زہاد
کی خدمت میں حاضر ہونے کا اشتیاق از حد بڑھا حتّٰی کہ یہ نوبت ہوئی کہ سوائے
نماز و روزہ اور دین اسلام کی باتوں کے دوسری باتوں سے نفرت
ہونے لگی اس اثنا میں چند بار فرنگی محل میں مولانا محمد نعیم نور اللہ مرقدہ کی خدمت
سراپا برکت میں اپنے بعض احباب کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا اسی آمد
شد میں ایک روز جناب مجمع محاسن اخلاق یکتائے آفاق جامع علوم دینیہ
واقف رموز معنویہ سرآمد علمائے روزگار عارج معارج کاشانۂ اسرار کاشف
غوامض معرفت و حقیقت فرخندہ صفات جناب مولانا عین القضاۃ صاحب
دام فیوضہم کی تعریف و توصیف سُنکر آپ کی صحبت سراپا برکت سے
فیضیاب ہوا آپ کی توجہات بزرگانہ کا ایسا کچھ اثر اُس کے نگینۂ دل پہ
نقش پذیر ہوا کہ اُسی روز سے اُس مرحوم کو تصوف کی جانب کمال رُجحان
ہوا اور جناب مولانائے ممدوح سے دست بیعت ہونے کی تمنا میں اکثر
حصول شرف ملازمت سے بہرہ یاب ہوتا رہا مگر آپ واللہ اعلم کس
مصلحت سے تامل فرماتے رہے آخر الامر بڑے اصرار کے بعد

Marfat.com

شروع ۱۳۱۸ھ ہجری مین آپ نے اپنی غلامی مین قبول فرما کر عزت بیعت سے سرفراز فرمایا اور بہت ہی تھوڑے زمانہ مین آپ کی فیض صحبت کا یہ اثر ہوا کہ اُس مرحوم کو یکقلم تعلقات دنیا سے بے رغبتی ہوگئی اور وہ وہ معاملات اُس سے جلوہ نما ہوے کہ سواے تائید غیبی اور فیوض توجہات جناب مولانا ممدوح کے کچھ عقل مین نہین آتے افسوس کہ اُس کی حیات مستعار اسیقدر مقدر تھی اور بظاہر یہی سبب غالباً خیال مین گذرتا ہے کہ جو اتنی جلد اُسکو اس قدر کمال حاصل ہوا جو دوسرون کو مدت مدید اور جد وجہد شدید مین حاصل ہوتا ہے الحق دنیا سے وہی چیز جلد اُٹھ جاتی ہے جو عمدہ ہوتی ہے چنانچہ وہ مرحوم ۲۲ سال کی عمر مین اس عالم فانی سے راہی ملک بقا ہو کر تکیہ انگاراشاہ واقع شہر لکھنؤ مین مدفون ہوا اور ہم لوگون کو اپنی جدائی کا ایسا داغ دے گیا کہ تا بزیست نہین جائے گا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون مگر ساتھ ہی اسکے اُسکی سعادتمندی اور خداشناسی پر نظر کرکے دل کو تسکین ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ جو مقدر تھا وہی ہوا لیکن طریق ایمان پر جانے سے فوز عظیم نعیم مقیم رضوان رب کریم کی امید صبر دلاتی ہے اللہ تعالے جل شانہ وعم نوالہ اُسکو مغفور اور اُسکی سعی مشکور فرماوے

آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین

تمت

تاریخ وفات حسرت آیات شاہ محمد عبد الباری نقشبندی مجددی لکھنوی مقبول گنجی نور اللہ مرقدہ از عالم علوم عقلی و نقلی واقف رموز خفی و جلی مقبول بارگاہ ازلی مولوی شیخ احمد علی عم فیضہ صدر پورہ تحصیل ملیح آباد ضلع لکھنؤ

| | |
|---|---|
| حیف عبد الباری فرخ لقا | لکھنوی مقبول گنجی پارسا |
| نور چشم منشی عبد العلی | نوجوان مرد طریقت آشنا |
| نقشبندی خادم عین القضاۃ | شاہباز اوج تسلیم و رضا |
| ماہ عاشورہ کی جب پچیس کو | ناگہاں ملک عدم میں جا بسا |
| سال رحلت اسکا احمد نے کہا | چیدہ صوفی اٹھ گیا واحسرتا |

۱۳۲۱ ہجری

تاریخ طبع رسالہ ہذا از مولانای موصوف

| | |
|---|---|
| طبع شد چون بفضل رب جہان | خوش کتابے مکمل الایمان |
| یادگاریست از مصنف خود | کاو نماندہ است و این بماند ازان |
| سال طبعش چنین بگفت احمد | خوش برات رسالہ ایمان |

۶۱۹ ـ ۷ ـ

دیگر طبعزاد واقف علوم شریعت و طریقت ماہر رموز حقیقت و معرفت انتخاب زمن مولانا مولوی ابو الطاہر الدعو باحمد حسن صانہ اللہ عن الفتن

| | |
|---|---|
| خفے تالیف نادر عبد باری | کہ شد ہادی بایصال طریقت |
| پئے تاریخ احمد سال طبعش | بگو عقدہ کشا بر راہ حقیقت |

ھ ۱۳ ۲ ۴

Marfat.com

قطعہ تاریخ انتقال پرملال مولوی عبد الباری نقشبندی نور اللہ مرقدہ
از تصنیف سخن سنج معنی شناس عارف باللہ شیخ احمد بخش متخلص
بصحاف حنفی چشتی قادری وارثی لکھنوی عفی اللہ ذنوبہ الجلی والخفی

عبد باری ازین جہان چو گذشت — دلِ ما را ہجومِ غم بگرفت
داد ہاتف ندا بگوشِ صحاف — عبدِ آلہ سوی جنت رفت

دیگر تاریخ طبع کتاب مکمل الایمان فی حصول العرفان از مولانای موصوف

چشم حق بین مین ہیچ ہی دنیا — زندگی اس جہان مین ہی تا کی
عبدِ باری بھی چل بسے افسوس — سب جنکے مرنے کا غم ہی پیلے دریغ
اونکی تالیف سے چھپی یہ کتاب — اہل عرفان کو ہے صدا بے نی
عیسوی سن کی جستجو جو ہوئی — ہاتفِ غیب نے کہا کہدے
بہ سر ہوش اے صحاف صاف — کیا ہی مرغوب دل نصیحت ہی

دیگر تاریخ کتاب مکمل الایمان مؤلفہ مولوی عبد الباری نقشبندی رح

طبع زاد عالم علم معقول و منقول واقف رموز فروع و اصول عزیز
زمن مولانا مولوی محمد یوسف المکنے بابی الحسن صانہ اللہ عن شر الدہور والفتن

عبد باری چہ خوش کتابی گفت — در تصوف مکمل الایمان
از کلام خدا و رسول خدا — بہ صراحت بیان نمود عرفان
عام فہم و عبارت است سلیس — رہبر راہِ حق یقیناً دان

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| سنہ ہجری نحیف بی کم و کاست | | یک زیادہ تو بہ فضیلت دان ۱۳۱۳ھ |

## اعلان

حمد للہ علی احسانہ کہ درین زمان فیض اقتران بفضل ایزد منان کتاب برکت انتساب
مکمل الایمان فی حصول العرفان مؤلفہ و مصنفۂ عالم علوم شریعت واقف رموز
معرفت مقبول بارگاہ لم یزلی مولوی محمد عبد الباری نقشبندی مجددی لکھنوی
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ خادم خاص حضرت عالم منقول و معقول واقف رموز
فروع و اصول عارف معارف حقیقت و معرفت مولانا بالفضل اولنا
جناب مولوی حاجی سید محمد عین القضات صاحب نقشبندی مجددی
حیدرابادی ثم اللکنوی فرنگی محلی دام افضالہ و برکاتہ جسے اُس مرحوم نے
کوشش بلیغ و کمال جانفشانی سے بہت ہی قلیل عرصہ مین بطور یادگار
فضائل علم و علماے دین و ایمان و روزہ و نماز و حج و زکوۃ و
تصوف و وظائف و اوراد مین مثل دستور العمل اہل عرفان عین
زمانہ قرب انتقال خود مرتب کیا تھا الحق دریا کو کوزہ مین بھرا ہے
باہتمام و انصرام اپنے بندہ ناچیز حقیر پر تقصیر شیخ محمد عبد العلی
نقشبندی قادری ملیح آبادی لکھنوی مقبول گنجی والد مولف نے بصرف
زر کثیر محض بغرض اشاعت و نفع عام مطبع خاص سیٹھ کندن لال
واقع محلہ مقبول گنج لکھنؤ مین بماہ جنوری سنہ ۱۹ عیسوی مطابق ماہ ذیقعدہ

۱۳۲۴ھ ہجری زیور طبع کا پہنایا واضح رہے خدمت بابرکت حضرات ناظرین باتمکین ہو کہ حق تالیف کتاب ہذا محفوظ بوالد مؤلف ہے کوئی صاحب بغیر اجازت والد مؤلف قصد طبع کا نفرمائیں بطبع نفع ضرر محض ہاں جس قدر نسخہ مطلوب ہوں بارسال قیمت فی جلد ۱۲ نقد علاوہ محصول ڈاک خواہ بذریعۂ ویلوپے ایبل یا منی آرڈر تجربہ کارڈ احقر حسب پتہ مندرجۂ ذیل طلب فرماوین انشاء اللہ تعالے تعمیل ارشاد کیجاوے گی الالتماس گزارش خدمت عالی مین یہ ہے کہ اپنا پتہ ونام بقید ڈاکخانہ بخط صاف تحریر فرماوین وخط بیرنگ دلپ

پتہ یہ ہے

شہر لکھنؤ خاص نمبرا کلائیڈ روڈ خواہ محلہ کٹرہ مقبول گنج پاس منشی عبد العلی محرر سینٹ جارج ایچ اس جیکس صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا کے پہونچے ۔

## المشتہر

بندہ شیخ عبد العلی محرر جیکسن صاحب بہادر بیرسٹرایٹ لا

# کتب قابل دید و لائق خرید

**جواہر التفاسیر** یہ تفسیر زبان اردو مین لائق دید ہے اسمین تین پارہ اور تیرہ سورتون کی تفسیر ہے جنکی تفصیل یہ ہے پارہ الم۔ تفسیر سورۂ یوسف سورۂ مریم سورۂ یسین سورۂ والصافات سورۂ حم سجدہ۔ سورۂ دخان۔ سورۂ فتح۔ سورۂ نجم سورۂ رحمن۔ سورۂ واقعہ سورۂ جمعہ سورۂ تغابن۔ سورۂ طلاق۔ پارۂ تبارک الذی۔ پارۂ عم۔ عا

**کلید آخرت** معروف بہ توشۂ جنت مصنفہ مولانا مولوی محمد حسین صاحب کاکوروی اس کتاب مین مسائل شرعیہ اہل سنت جسکی ضرورت ہر شخص کو ہر وقت رہتی ہے کتب معتبرہ سے اقتباس کرکے ایکجا لکھدیے ہین تاکہ ہر مسلمان فائدہ حاصل کرسکے قیمت ۶؍

**انوار الایمان** مصنفۂ جناب مولوی خوب علی صاحب یہ کتاب دیکھنے مین مختصر ہے لیکن اسمین عمدہ مضامین و بکارآمد مسائل نماز روزہ و حج و زکوۃ و فضیلت تلاوت قرآن شریف و فضائل درود شریف نہایت عمدہ طریقہ سے لکھے ہین ۳؍

**راہ جنت** مع احکام نماز و جماعت اس کتاب مین فضائل نماز و جماعت و ذکر الٰہی مع عبارت نظم و نثر اسطرح لکھے ہین کہ ہر خاص و عام اسکے مطالعہ سے خوش ہوجاتا ہے جو شخص اسپر عمل کرے گا ضرور مستحق جنت ہوجاۓ گا قیمت ۴؍

**سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار** آجتک ایسی کتاب جامع کرامات حضرت غوث الاعظم حضرت محی الدین جیلانی قدس سرہ کی اردو مین تصنیف نہین ہوئی مصنفہ حضرت شاہ محمد علم الیقین صاحب کرسوی بارہ صفحات خوب ہین قیمت ۱۲؍

**تنقیح الشہادتین** معروف بہ تذکرۂ حسنین عاشق اہلبیت نبوی جناب مولوی محمد عبد الغنی صاحب قادری اسمین پورا حال شہادت حضرت امام حسن سے تا سید الشہدا مظلوم دشت کربلا تفصیل ذیل مع فضائل و مناقب حضرات مظلومین مع اعزا اور رفقا وغیرہ و تباہی گروہ اشقیا مفصل درج ہے ۸؍

**مثنوی مظہر عشق** اسمین قصے عاشقان خدا کے مثل حکایات الصالحین کے عمدہ طور سے نظم کیے ہین جسکے پڑھنے سے اللہ پاک کی محبت دل مین پیدا ہوتی ہے۔ یہ کتاب مقبول خاص و عام ہے۔ قیمت فی جلد۔ ۶؍

**تحفۂ مقبول در فضائل رسول** اس کتاب مین مصنف نے فضائل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت عمدگی سے لکھے ہین اور جو فضیلت انبیاے سابقین اور آپکی امت کو ملی ہے وہ تحریر کیا ہے

**دیوان امانت** معروف بہ خزائن فصاحت شاعران خوش تدبیر و شائقین خوش تقدیر کی خدمت مین التماس ہے کہ دیوان امانت معروف بہ خزائن الفصاحت مصنفۂ استاد موجد رعایت لفظی سید آغا حسن صاحب لکھنوی پہلے عاجز کے اہتمام سے طبع ہوا تھا شائقین کی قدر افزائی سے ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا اکثر احباب نے طبع ثانی کے واسطے مجبور کیا لہذا نیازمند نے بصرف زر کثیر نہایت صحت عمدگی سے بار دیگر چھپوایا قیمت فی جلد۔ ۸؍

**افضل المقال فی احوال اطبای ماضی والحال** اسمین اطبای ماضی و حال کی ابتدا و تاریخی حال مفصل طور سے بیان کیا ہے۔ اور عرق نکالنے کی ترکیب مع نقشہ دالون کے لکھدی ہے کہ ہر خاص و عام نہایت آسانی سے عرق نکال سکتا ہے۔ قیمت فی جلد ۴؍

المشتہر محمد حافظ خان خلف حافظ محمد عبد الستار خان تاجر کتب بازار چوک لکھنؤ ۲۱

# فہرست اسباب چکن و اشیای ساخت لکھنؤ دکان محمد حافظ خان لکھنؤ چوک

کلاہ دوپلی چکن جسکو دوپلیہ ودوکلی کہتے ہیں کام پھندا وبخیہ و تیپچی ڈوری ۱۰ر سے ۱۲ر تک

کلاہ چوگوشیہ چکن کام پھندا وبخیہ و تیپچی ڈوری ۱ر سے للعہ تک

کلاہ گول چکن کام دھنیا پھندا بخیہ و تیپچی ڈوری ۱ر سے صہ تک

کلاہ دوپلی برپارچہ ادھی دیا ریپ گرنٹ ہر رنگ کی صہ سے عہ تک

کلاہ گول برپارچہ گرنٹ ومخمل وساٹن وغیرہ جس رنگ کی مطلوب ہو ۱۲ر سے عہ تک

تھان چکن کام تیپچی مع جالی و بغیر جالی بوٹہ دار وبیلدار پارچہ شربتی و تنزیب ولایتی ۱۲ر سے عہ تک

تھان کامدانی بغیر چکن کے دیا پارچہ شربتی پر بیلدار و بوٹہ دار صہ سے صہ تک

پائجامہ چکن کے ڈھیلے پائنچے کے پارچہ فین سکھ و چھالٹین بیلدار و بوٹہ دار ۱۲ر سے ۱۲ر تک

کرتہ چکن بیلدار و بوٹہ دار کام بخیہ و تیپچی ۱ر سے عہ تک

ساری زنانی چکن کام تیپچی بوٹہ دار و بیلدار عہ سے عہ تک

ساری زنانی کامدانی کی بیلدار و بوٹہ دار صہ سے صہ تک

دوپٹہ چکن برپارچہ تنزیب بیلدار و بوٹہ دار ۱۲ر سے ۱ر تک

دوپٹہ کامدانی برپارچہ تنزیب بوٹہ دار و بیلدار مع ترنج عہ سے عہ تک۔

فرد رضائی موسم سرما کے واسطے ۔ ۱ر سے للعہ تک

لحاف ۔ ۱ر سے للعہ تک۔

پلنگ پوش ۔ ۱ر سے ۱ر تک

عینک ساخت لکھنؤ ہر قسم کے ۔ ۱ر سے عہ تک

عطریات ہر قسم کے عطر گلاب ۸ر تولہ سے عہ تولہ تک

عطر حنا ۔ ۸ر سے للعہ تک

عطر موتیا ۸ر سے للعہ تک

عطر چمبیلی ۔ ۸ر سے ۱ر تک

عطر روح خس عہ تولہ ۔ عطر یاسمن ۱ر تولہ عطر جوہی عطر عروس ۔ عطر شہناز ۔ عطر خوشبو عہ ۔ عطر سہاگ ۔ عطر خس عطر چنبیلی ۔ عطر مولسری ۔ عطر سنگترہ ۔ ایک روپیہ تولہ سے للعہ تولہ تک عطر شمامۃ العنبر عہ تولہ ۔ روغن حنا ۔ ۱ر ۔ روغن کیوڑہ ۱ر سیر عہ تک ۔ روغن چمبیلی ۔ روغن کیوڑہ ۱ر سیر عہ تک

گولی تنباکو خوردنی مشکی ۔ ۸ر تولہ ۔

غیر مشکی ۴ر تولہ ۔ قوام تنباکو خوردنی ۲ر تولہ ۔

مربع واچار ہر قسم کے انگشتریاں نقرئی ہر قسم کی ۲ر سے ۱ر تک ۔

کیل طلائی عورتوں کے واسطے ۔ ۸ر سے ۱ر تک

پاپوش وبوٹ بوٹ دار انگریزی جیسو کے دار وکامدار سلمہ ستارے کے بچکانے خورد وکلاں ہر قسم کے ملسکتے ہیں ۔ گوٹہ ۔ وپٹہ وٹھپہ وچکی وغیرہ سنہری ورو پہلی ۔ یچی ۔ ۱ر تولہ سے ۱ر تولہ تک اور بانکڑی بنت ہر قیمت کی ٹوپیاں ۔ چرمی ومخملی وکامدار ہر قسم کی سلیپر جو کہ نیا فیشن ایجاد ہوا چرمی مع گلدار وارنش ولایتی مخملی وکامدار دادی ظروف مسی و برنجی خاصدان پاندان حقہ دان لگن وسینی تسلا ولوٹا و پتیلیاں وکٹورہ کٹوریاں وحقہ وغیرہ علاوہ اسکے جملہ قسم کی کتابیں بمبئی ۔ کانپور ۔ دہلی ۔ لاہور ۔ وغیرہ موجود ہیں جن صاحب کو ضرورت ہو طلب فرمائیں ۔

فہرست کلاں موجودہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیجائیگی ۔ ورنہ بیرنگ روانہ ہوگی ۔ روپیہ فرمایش کا بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیے ورنہ بذریعہ ویلیو روانہ ہوگی جو لوگ ایک روپیہ کا مال طلب کریں انکو چار آنہ ضرور بھیجنا چاہیے ہیں ۔

المشتہر ۔ محمد حافظ خان خلف حافظ محمد عبد الستار خان صاحب تاجر کتب لکھنؤ چوک

Marfat.com